Postal Reg.No.GDP/001/2016-18

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ نَحۡمَدُہٗ وَنُصَلِّیۡ عَلٰی رَسُوۡلِہِ الۡکَرِیۡمِ وَعَلٰی عَبۡدِہِ الۡمَسِیۡحِ الۡمَوۡعُوۡد

وَلَقَدۡ نَصَرَکُمُ اللّٰہُ بِبَدۡرٍ وَّاَنۡتُمۡ اَذِلَّۃٌ

جلد 65

ایڈیٹر
منصور احمد

نائبین
قریشی محمد فضل اللہ
تنویر احمد ناصر ایم اے

ہفت روزہ بدر قادیان
The Weekly
BADAR Qadian

شمارہ 32

شرح چندہ
سالانہ 550 روپے
بیرونی ممالک
بذریعہ ہوائی ڈاک
50 پاؤنڈ
یا 80 ڈالر امریکن
80 کینیڈین ڈالر
یا 60 یورو

www.akhbarbadrqadian.in

7 ذی القعدۃ 1437 ہجری قمری | 11 ظہور 1395 ہجری شمسی | 11 اگست 2016ء

اخبار احمدیہ

الحمد للہ سیدنا حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز بخیر وعافیت ہیں۔

حضور انور نے 5 اگست 2016 کو مسجد بیت الفتوح، لندن میں خطبہ جمعہ ارشاد فرمایا جس کا خلاصہ اسی شمارہ کے صفحہ نمبر 20 پر ملاحظہ فرمائیں۔

احباب کرام حضور انور کی صحت و تندرستی، درازئ عمر، مقاصد عالیہ میں کامیابی اور خصوصی حفاظت کے لئے دُعائیں جاری رکھیں۔ اللہ تعالیٰ حضور انور کا ہر آن حافظ و ناصر ہو اور تائید و نصرت فرمائے۔ آمین۔

قرآن شریف میں یہ وعدہ ہے کہ جو شخص سچے دل سے خدا تعالیٰ پر ایمان لائے گا خدا اُس کو ضائع نہیں کرے گا اور حق اُس پر کھول دے گا

خدا تعالیٰ کی ذات وسیع الرحمت ہے اگر کوئی ایک قدم اس کی طرف آتا ہے تو وہ دو قدم آتا ہے اور جو شخص اُس کی طرف جلدی سے چلتا ہے تو وہ اُس کی طرف دوڑتا آتا ہے اور نابینا کی آنکھیں کھولتا ہے

ارشاداتِ عالیہ سیّدنا حضرت مسیح موعود و مہدی معہود علیہ الصّلوٰۃ و السّلام

قرآن شریف میں یہ وعدہ ہے کہ جو شخص سچے دل سے خدا تعالیٰ پر ایمان لائے گا خدا اُس کو ضائع نہیں کرے گا اور حق اُس پر کھول دے گا اور راہ راست اُسکو دکھائے گا جیسا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

وَالَّذِیۡنَ جَاھَدُوۡا فِیۡنَا لَنَھۡدِیَنَّھُمۡ سُبُلَنَا

پس اس آیت کے یہ معنی ہوئے کہ اللہ تعالیٰ پر ایمان لانے والا ضائع نہیں کیا جاتا آخر اللہ تعالیٰ پوری ہدایت اُس کو کر دیتا ہے چنانچہ صُوفیوں نے صدہا مثالیں اس کی لکھی ہیں کہ بعض غیر قوم کے لوگ جب کمال اخلاص سے خدا تعالیٰ پر ایمان لائے اور اعمال صالحہ میں مشغول ہوئے تو خدا تعالیٰ نے اُن کو اُن کے اخلاص کا یہ بدلہ دیا کہ اُن کی آنکھیں کھول دیں اور خاص اپنی دستگیری سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی سچائی اُن پر ظاہر کر دی۔ یہی معنی اس آیت کے آخری فقرہ کے ہیں فَلَھُمۡ اَجۡرُھُمۡ عِنۡدَ رَبِّھِمۡ خدا تعالیٰ کا اجر جب تک دنیا میں ظاہر نہیں ہوتا آخرت میں بھی ظاہر نہیں ہوتا۔ پس دنیا میں خدا تعالیٰ پر ایمان لانے کا یہ اجر ملتا ہے کہ ایسے شخص کو خدا تعالیٰ پوری ہدایت بخشتا ہے اور ضائع نہیں کرتا۔ اسی کی طرف یہ آیت بھی اشارہ کرتی ہے۔ وَاِنۡ مِّنۡ اَھۡلِ الۡکِتٰبِ اِلَّا لَیُؤۡمِنَنَّ بِہٖ قَبۡلَ مَوۡتِہٖ یعنی وہ لوگ جو درحقیقت اہل کتاب ہیں اور سچے دل سے خدا پر اور اُس کی کتابوں پر ایمان لاتے اور عمل کرتے ہیں وہ آخر کار اِس نبی پر ایمان لے آئیں گے۔ چنانچہ ایسا ہی ہوا۔ ہاں خبیث آدمی جن کو اہل کتاب نہیں کہنا چاہئے وہ ایمان نہیں لاتے۔ ایسا ہی سوانح اسلام میں اس کی بہت سی مثالیں پائی جاتی ہیں جس سے معلوم ہوتا ہے کہ خدا تعالیٰ ایسا کریم و رحیم ہے اگر کوئی ایک ذرّہ بھی نیکی کرے تب بھی اُس کی جزا میں اسلام میں اُس کو داخل کر دیتا ہے جیسا کہ ایک حدیث میں بھی ہے کہ کسی صحابی نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں عرض کی کہ میں نے کُفر کی حالت میں محض خدا تعالیٰ کے خوش کرنے کے لئے بہت کچھ مال مساکین کو دیا تھا۔ کیا اس کا ثواب بھی مجھ کو ہوگا۔ تو آپ نے فرمایا کہ وہی صدقات ہیں جو تجھ کو اسلام کی طرف کھینچ لائے۔ پس اِسی طرح جو شخص کسی غیر مذہب میں خدا تعالیٰ کو واحد لا شریک جانتا ہے اور اُس سے محبت کرتا ہے تو خدا تعالیٰ بموجب آیت فَلَھُمۡ اَجۡرُھُمۡ عِنۡدَ رَبِّھِمۡ آخر اُس کو اسلام میں داخل کر دیتا ہے............

کتاب بحر الجواہر میں لکھا ہے کہ ابو الخیر نام ایک یہودی تھا جو پارسا طبع اور راستباز آدمی تھا۔ اور خدا تعالیٰ کو واحد لاشریک جانتا تھا۔ ایک دفعہ وہ بازار میں چلا جاتا تھا تو ایک مسجد سے اُس کو آواز آئی کہ ایک لڑکا قرآن شریف کی یہ آیت پڑھ رہا تھا:

الٓمّٓ ○ اَحَسِبَ النَّاسُ اَنۡ یُّتۡرَکُوۡۤا اَنۡ یَّقُوۡلُوۡۤا اٰمَنَّا وَھُمۡ لَا یُفۡتَنُوۡنَ ○

یعنی کیا لوگ گمان کرتے ہیں کہ یونہی وہ نجات پا جاویں گے صرف اس کلمہ سے کہ ہم ایمان لائے۔ اور ابھی خدا کی راہ میں اُن کا امتحان نہیں کیا گیا کہ کیا ان میں ایمان لانے والوں کی سی استقامت اور صدق اور وفا بھی موجود ہے یا نہیں؟ اِس آیت نے ابو الخیر کے دل پر بڑا اثر کیا اور اُس کے دل کو گداز کر دیا۔ تب وہ مسجد کی دیوار کے ساتھ کھڑا ہو کر زار زار رویا۔ رات کو حضرت سیّدنا و مولانا محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وسلم اُس کی خواب میں آئے اور فرمایا یَا اَبَا الۡخَیۡرِ اَعۡجَبَنِیۡ اَنَّ مِثۡلَکَ مَعَ کَمَالِ فَضۡلِکَ یُنۡکِرُ بِنُبُوَّتِیۡ۔ یعنی اے ابو الخیر مجھے تعجب آیا کہ تیرے جیسا انسان باوجود اپنے کمال فضل اور بزرگی کے میری نبوت سے انکار کرے۔ پس صبح ہوتے ہی ابو الخیر مسلمان ہو گیا اور اپنے اسلام کا اعلان کر دیا۔

خلاصہ یہ کہ میں اِس بات کو بالکل سمجھ نہیں سکتا کہ ایک شخص خدا تعالیٰ پر ایمان لاوے اور اُس کو واحد لاشریک سمجھے اور خدا اُس کو دوزخ سے تو نجات دے مگر نابینائی سے نجات نہ دے حالانکہ نجات کی جڑھ معرفت ہے جیسا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ مَنۡ کَانَ فِیۡ ھٰذِہٖۤ اَعۡمٰی فَھُوَ فِی الۡاٰخِرَۃِ اَعۡمٰی وَاَضَلُّ سَبِیۡلًا۔ یعنی جو شخص اِس جہان میں اندھا ہے وہ دُوسرے جہان میں بھی اندھا ہی ہوگا یا اِس سے بھی بدتر۔ یہ بات بالکل سچ ہے کہ جس نے خدا کے رسولوں کو شناخت نہیں کیا اُس نے خدا کو بھی شناخت نہیں کیا۔ خدا کے چہرے کا آئینہ اُس کے رسول ہیں۔ ہر ایک جو خدا کو دیکھتا ہے اسی آئینہ کے ذریعہ سے دیکھتا ہے۔ پس یہ کس قسم کی نجات ہے کہ ایک شخص دنیا میں تمام عمر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا مکذّب اور منکر رہا اور قرآن شریف سے انکاری رہا اور خدا تعالیٰ نے اُس کو آنکھیں نہ بخشیں اور دل نہ دیا اور وہ اندھا ہی رہا اور اندھا ہی مر گیا اور پھر نجات بھی پا گیا۔ یہ عجیب نجات ہے اور ہم دیکھتے ہیں کہ خدا تعالیٰ جس شخص پر رحمت کرنا چاہتا ہے پہلے اُس کو آنکھیں بخشتا ہے اور اپنی طرف سے اُس کو علم عطا کرتا ہے۔ صدہا آدمی ہمارے سلسلہ میں ایسے ہوں گے کہ وہ محض خواب یا الہام کے ذریعہ سے ہماری جماعت میں داخل ہوئے ہیں اور خدا تعالیٰ کی ذات وسیع الرحمت ہے اگر کوئی ایک قدم اس کی طرف آتا ہے تو وہ دو قدم آتا ہے۔ اور جو شخص اُس کی طرف جلدی سے چلتا ہے تو وہ اُس کی طرف دوڑتا آتا ہے اور نابینا کی آنکھیں کھولتا ہے۔ پھر کیونکر قبول کیا جائے کہ ایک شخص اُس کی ذات پر ایمان لایا اور سچے دل سے اُس کو وحدہٗ لاشریک سمجھا اور اُس سے محبت کی اور اس کے اولیاء میں داخل ہوا۔ پھر خدا نے اُس کو نابینا رکھا اور ایسا اندھا رہا کہ خدا کے نبی کو شناخت نہ کر سکا۔ اسی کی مؤید یہ حدیث ہے کہ مَنۡ مَاتَ وَلَمۡ یَعۡرِفۡ اِمَامَ زَمَانِہٖ فَقَدۡ مَاتَ مِیۡتَۃَ الۡجَاھِلِیَّۃِ یعنی جس نے اپنے زمانہ کے امام کو شناخت نہ کیا وہ جاہلیت کی موت مر گیا اور صراطِ مستقیم سے بے نصیب رہا۔

(روحانی خزائن، جلد 22، حقیقۃ الوحی، صفحہ 149 تا 151)

جمیل احمد ناصر، پرنٹر وپبلشر نے فضل عمر پرنٹنگ پریس قادیان میں چھپوا کر دفتر اخبار بدر قادیان سے شائع کیا۔ پروپرائٹر: نگران بدر بورڈ قادیان

اپنے اعمال پہ نظر رکھو، ہماری زندگیوں میں بہت سے مسائل اس لئے ہوتے ہیں کہ ہم اپنے اعمال دیکھنے کی بجائے دوسرے کی طرف دیکھتے ہیں

جب اپنے اعمال پہ انسان نظر رکھتا ہے تو پھر دوسرے کی برائیاں نظر نہیں آتیں، اپنی اصلاح کی طرف توجہ پیدا ہوتی رہتی ہے

جب ہر ایک بجائے دوسرے کو الزام دینے کے اپنے اوپر الزام لیتا جائے تو معاشرے کی اصلاح ہوتی چلی جاتی ہے

خطبہ نکاح اور حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی اہم نصائح

سیّدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے 24 رمئی 2014ء بروز ہفتہ مسجد فضل لندن میں درج ذیل نکاحوں کا اعلان فرمایا۔ تشہد، تعوذ اور مسنون آیات قرآنیہ کی تلاوت کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

اس وقت میں تین نکاحوں کا اعلان کروں گا۔ اللہ تعالیٰ نے ہمیں اس طرف توجہ دلائی ہے کہ جو سیئات اعمال ہیں ان کی طرف نظر رکھو اور اعمال کی برائیوں سے بچنے کی کوشش کرو۔ یہی چیزیں ہیں جو اللہ تعالیٰ کا قرب دلانے والی ہوتی ہیں اور اللہ تعالیٰ کے فضلوں کا وارث بناتی ہیں۔ انسانی زندگی میں مختلف معاملات معاشرتی زندگی میں ہوتے رہتے ہیں اور کسی بھی خاندان کی ابتداء کیلئے سب سے پہلا جو تعلق ہے وہ نکاح کے موقعہ پر قائم ہوتا ہے، شادی کے موقعہ پر قائم ہوتا ہے۔ لڑکے لڑکی کی شادی ہوتی ہے اور پھر نسلیں آگے چلتی ہیں، خاندان بنتے ہیں، خاندانوں میں وسعت پیدا ہوتی ہے، نئے رشتے قائم ہوتے ہیں۔ پس ان حالات میں بھی اس طرف توجہ دلائی گئی کہ اپنے اعمال پہ نظر رکھو۔ ہماری زندگیوں میں بہت سے مسائل اس لئے ہوتے ہیں کہ ہم اپنے اعمال دیکھنے کی بجائے دوسرے کی طرف دیکھتے ہیں۔

حضور انور نے فرمایا: شادی شدہ جوڑوں میں اگر پہلے چند سال اچھے گزر بھی جائیں تو بعد میں بعض ایسی باتیں غلط فہمیاں پیدا کرنی شروع کر دیتی ہیں۔ مرد کہتا ہے کہ میں فلاں کام میں ٹھیک ہوں میری مانو۔ عورت کہتی ہے نہیں تم فلاں کام میں غلط ہو اور اپنی اصلاح کرو۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ اگر تم نے اچھی زندگی گزارنی ہے، تم نے میرے سے تعلق قائم کرنا ہے، تعلق کو جاری رکھنا ہے، میرے فضلوں کا وارث بننا ہے تو اپنے اعمال پر نظر رکھو نہ کے دوسرے کے۔ اور جب اپنے اعمال پہ انسان نظر رکھتا ہے تو پھر دوسرے کی برائیاں نظر نہیں آتیں، اپنی اصلاح کی طرف توجہ پیدا ہوتی رہتی ہے۔ پس اس بات کو ہم میں سے ہر ایک کو یاد رکھنا چاہیئے کہ اگر بجائے اس کے کہ دوسرے کی خامیوں، کمزوریوں اور کمیوں کی طرف توجہ دلائی جائے اور اس کو اصلاح کیلئے کہا جائے۔ اگر اپنی نظر میں اپنے اندر کوئی برائیاں نہیں بھی ہیں تب بھی ان برائیوں کو اپنے سر لے لیں تا کہ اللہ تعالیٰ نے بیشمار نصائح کے ساتھ ایک مسلمان کی زندگی کی جو بنیاد شروع فرمائی ہے نکاح، شادی کے موقعہ پر اس کو احسن رنگ میں جاری رکھ سکیں۔ جب ہر ایک بجائے دوسرے کو الزام دینے کے اپنے اوپر الزام لیتا جائے تو معاشرے کی اصلاح ہوتی چلی جاتی ہے۔ جھگڑے اور فساد ختم ہوتے ہیں۔ آپس میں رنجشیں جو ہیں دور ہو جاتی ہیں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: بہت سے معاملات آتے ہیں، بعض تو ابتداء میں ہی اور بعض کچھ سالوں کے بعد (آتے ہیں) جب میاں بیوی کے تعلقات صرف اس لئے خراب ہو رہے ہوتے ہیں کہ میں نے فلاں برائی نہیں کی اور میری بیوی نے مجھے الزام لگا دیا یا بیوی کہتی ہے کہ میں نے فلاں کام نہیں کیا اور خاوند نے الزام لگا دیا۔ برائیوں سے کوئی پاک نہیں ہے، یہ ہمیشہ یاد رکھنا چاہیئے۔ اس لئے دعا سکھائی گئی ہے کہ اعمال کی برائیوں سے اللہ تعالیٰ بچائے۔ ہر بشر میں برائیاں ہیں، کمزوریاں ہیں، خامیاں ہیں، چھوٹی ہیں یا بڑی ہیں۔ اس لئے اگر برائیوں سے انسان پاک ہو، اگر اپنے اوپر ہی انسان نظر رکھے، اپنے گریبان میں جھانکتا رہے تو کبھی مسائل پیدا نہ ہوں۔ پس اس شادی کے موقعہ پہ بھی، نکاح کے موقعہ پہ بھی اللہ تعالیٰ جب ہمیں اس طرف توجہ دلاتا ہے تو اس لئے کہ اگر اچھی زندگی گزارنی ہے، اپنی آئندہ نسلوں کی بھی صحیح نہج پہ تربیت کرنی ہے تو پھر ہمیشہ یہ یاد رکھو کہ اللہ تعالیٰ سے توبہ اور استغفار کرتے رہو، اپنی برائیوں پر نظر رکھو، اپنے گناہوں کی معافی مانگو، اپنی اصلاح کرو، اپنے آپ کو نمونہ بناؤ تو آئندہ نسلیں بھی اس نمونہ پہ چلنے والی ہوں گی اور اپنی اصلاح کرنے والی ہوں گی۔ ان چند الفاظ کے بعد اب میں نکاحوں کا اعلان کروں گا۔

حضور انور نے فرمایا: پہلا نکاح عزیزہ زارا احمد بنت مکرم ڈاکٹر مبشر احمد شیخ صاحب شہید کا ہے جو عزیزم عثمان خان ابن مکرم سعید احمد چوہدری صاحب مانچیسٹر کے ساتھ آٹھ ہزار پاؤنڈ حق مہر پر طے پایا ہے اور جیسا کہ میں نے بتایا کہ بچی شہید کی بیٹی ہے اس لئے انکے ولی ان کے بھائی عمیر احمد صاحب ہیں۔

حضور انور نے فرمایا: دوسرا نکاح عزیزہ مریم ہادی (واقفہ نو) بنت مکرم عبدالہادی صاحب کراچی کا ہے جو عزیزم عمیر احمد ابن مکرم ڈاکٹر مبشر احمد شیخ صاحب شہید کے ساتھ پندرہ ہزار پاؤنڈ حق مہر پر طے پایا ہے۔ دلہن کے وکیل رفیق حیات صاحب ہیں۔

حضور انور نے فرمایا: تیسرا نکاح عزیزہ قاصدہ مبارک بنت مکرم مبارک احمد صاحب کا ہے جو عزیزم فراز احمد (واقف نو) کے ساتھ جو امتیاز احمد صاحب جرمنی کے بیٹے ہیں، سات ہزار یورو حق مہر پر طے پایا ہے۔

نکاحوں کے اعلان اور فریقین کے درمیان ایجاب وقبول کروانے کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے رشتوں کے بابرکت ہونے کیلئے دعا کروائی اور فریقین کو شرف مصافحہ بخشتے ہوئے مبارک باد دی۔

(مرتبہ: ظہیر احمد خان مربی سلسلہ، انچارج شعبہ ریکارڈ دفتر پی ایس لندن)

......☆......☆......☆......

نماز جنازہ

سیّدنا حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے 15/جون 2016 بروز بدھ 12 بجے دوپہر مسجد فضل لندن کے باہر تشریف لاکر درج ذیل مرحومین کی نماز جنازہ حاضر وغائب پڑھائی۔

نماز جنازہ حاضر

☆مکرم شیخ منصور احمد ملہن صاحب

(ابن مکرم شیخ محمد اسحاق صاحب مرحوم، نیو مالڈن، یوکے)

11/جون 2016 کو 68 سال کی عمر میں وفات پاگئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ آپ حضرت شیخ مشتاق احمد صاحبؓ صحابی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے پوتے اور جسٹس شیخ بشیر احمد صاحب مرحوم آف لاہور کے بھتیجے تھے۔ آپ 1971 میں لاہور سے یوکے منتقل ہوئے۔ یہاں آکر محنت سے اپنی والدہ اور بہن بھائیوں کی کفالت کی ذمہ داری پوری کی۔ مرحوم ضرورت مندوں کی دل کھول کر مدد کرنے والے نہایت نیک انسان تھے۔ مالی قربانی میں بھی نمایاں تھے۔ پسماندگان میں بیوہ کے علاوہ دو بیٹے اور ایک بیٹی یادگار چھوڑی ہے۔

نماز جنازہ غائب

(1) مکرمہ طاہرہ تبسم صاحبہ

(اہلیہ مکرم چوہدری عزیز احمد صاحب آف قلعہ کالروالا)

15/اپریل 2016 کو 61 سال کی عمر میں وفات پاگئیں۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ آپ حضرت چوہدری عبد اللہ خان صاحبؓ کی نواسی تھیں۔ نیک سیرت، تہجد گزار، خلافت کے ساتھ اخلاص ووفا کا تعلق رکھنے والی، مہمان نواز اور جماعت کی اطاعت کرنے والی خاتون تھیں۔ مالی قربانی میں پیش پیش اور جماعتی کاموں میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیتی تھیں۔ لمبا عرصہ لجنہ میں بطور صدر، نائب صدر اور نگران حلقہ مختلف جماعتی خدمات کی توفیق ملی۔ آپ خدا کے فضل سے موصیہ تھیں۔ مرحومہ نے پسماندگان میں خاوند کے علاوہ ایک بیٹا اور تین بیٹیاں یادگار چھوڑی ہیں۔ دو داماد مربی سلسلہ ہیں۔

(2) مکرمہ زبیدہ ناہید صاحبہ

(اہلیہ مکرم سید محمد ریاض صاحب آف جرمنی)

10/مارچ 2016 کو بقضائے الٰہی وفات پاگئیں۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ آپ حضرت احمد دین صاحب زرگر کی پوتی تھیں۔ مرحومہ تہجد گزار، پنجوقتہ نمازوں کی پابند، دعا گو، متوکل علی اللہ اور خلافت سے گہرا تعلق رکھنے والی نیک خاتون تھیں۔ مہمان نواز اور نہایت حوصلہ والی خاتون تھیں۔ دوسروں کی تکلیف کا بڑا احساس کرتیں اور عزیز واقارب کی خاموشی سے مدد کیا کرتی تھیں۔ آپ موصیہ تھیں۔ پسماندگان میں خاوند کے علاوہ تین بیٹے اور ایک بیٹی یادگار چھوڑے ہیں۔

(3) مکرم ڈاکٹر ارشد محمود صاحب

(ڈینٹل سرجن آف ملتان)

18/اپریل 2016 کو بقضائے الٰہی وفات پاگئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ آپ نے دس سال تک بطور صدر جماعت اور ایک طویل عرصہ تک بطور سیکرٹری تحریک جدید ضلع خدمت کی توفیق پائی۔ آپ کے اندر خدمت کا بے حد جذبہ تھا۔ ضرورت مندوں کی حسب استطاعت امداد کیا کرتے تھے۔ بہت سے احمدی بچوں کے تعلیمی اخراجات برداشت کیا کرتے تھے اور چند بچیوں کی شادیاں بھی اپنے اخراجات سے کروائیں۔ بہت خوش اخلاق، مہمان نواز، مخلص اور باوفا انسان تھے۔ ہمیشہ دین کو دنیا پر مقدم رکھا۔

(4) مکرمہ خالدہ مبشرہ صاحبہ

(اہلیہ مکرم سید مبشر احمد صاحب، آف کینیڈا)

27/اپریل 2016 کو 68 سال کی عمر میں وفات پاگئیں۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ آپ حضرت مولوی شیر علی صاحبؓ کی پوتی اور حضرت حکیم مولوی شیر محمد صاحب یکے از 313 صحابہ کی نواسی تھیں۔ گیارہ سال جدہ میں رہیں۔ پھر 1989 میں خاوند اور بچوں کے ساتھ کینیڈا آئیں۔ مسی ساگا میں چھ سال بطور صدر لجنہ نہایت محنت اور اخلاص سے خدمت کی توفیق پائی۔ خلیفہ وقت کی محبت واطاعت، جماعتی خدمت کی تڑپ، قرآن کریم سے محبت آپ کے نمایاں اوصاف تھے جو اپنے بچوں میں بھی منتقل کئے۔ تہجد گزار، پنجوقتہ نمازوں کی پابند، تلاوت میں باقاعدہ، مالی قربانی میں پیش پیش، محنتی، سادہ مزاج اور بلند حوصلہ خاتون تھیں۔ آپ خدا کے فضل سے موصیہ تھیں۔ پسماندگان میں خاوند کے علاوہ تین بیٹے اور ایک بیٹی یادگار چھوڑے ہیں۔

(5) مکرم میاں عبدالشکور صاحب (آف سویٹزرلینڈ)

19/مئی 2016 کو 76 سال کی عمر میں وفات پاگئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ آپ حضرت مستری

باقی صفحہ نمبر 19 پر ملاحظہ فرمائیں

خطبہ جمعہ

یہ جماعتی عہدیداران کے انتخاب کا سال ہے اب اکثر جگہوں پر انتخاب ہو چکے ہیں ملکوں میں بھی اور مقامی جماعتوں میں بھی امراء، صدران و دیگر عہدیداران و مبلغین کے لئے نہایت اہم ہدایات

یہ ایک بنیادی امتیاز ہونا چاہئے خاص طور پر اُن لوگوں کا جو جماعتی کاموں کی ذمہ داری سنبھالتے ہیں کہ وہ ہمیشہ سچائی پر قائم رہتے ہوئے اور اپنے تقویٰ کے معیار کو بڑھاتے ہوئے اپنے کام سرانجام دیں

اگر شعبہ تربیت فعال ہو جائے تو بہت سے دوسرے شعبوں کے کام خود بخود ہو جاتے ہیں

تربیت کا کام پہلے اپنے گھر سے شروع کریں اور یہ گھر صرف سیکرٹری تربیت کا گھر نہیں ہے بلکہ عاملہ کے ہر ممبر کا گھر ہے اور مجلس عاملہ سب سے بڑھ کر ہے کہ وہ اپنی تربیت کرے۔ امیر جماعت، صدر جماعت اور سیکرٹری تربیت جو بھی پروگرام بناتے ہیں ان کو سب سے پہلے اپنی عاملہ کو دیکھنا چاہئے کہ وہ ان پروگراموں پر عمل کر رہی ہے کہ نہیں۔ خدا تعالیٰ کے جو بنیادی احکام ہیں اور انسان کی پیدائش کا جو مقصد ہے اسے عاملہ کے ممبران پورا کر رہے ہیں؟

اللہ تعالیٰ کے حقوق میں سب سے بڑا حق عبادت کا ہے اور اس کے لئے مردوں کو یہ حکم ہے کہ نماز کا قیام کرو اور نمازوں کا قیام باجماعت نماز کی ادائیگی ہے پس امراء، صدران، عہدیداران اپنی نمازوں کی حفاظت کر کے اس کے قیام اور باجماعت ادائیگی کی بھرپور کوشش کریں۔ ہمارے ہر عہدیدار میں نماز باجماعت کی ادائیگی کا احساس ہونا چاہئے ورنہ امانتوں کا حق ادا کرنے والے نہیں ہوں گے جس کی قرآن کریم میں بار بار تلقین کی گئی ہے

اس کے علاوہ بھی بعض باتیں ہیں جن کا عہدیداروں کو خاص طور پر خیال رکھنا چاہئے اور یہ باتیں لوگوں کے حقوق اور افراد جماعت کے ساتھ عہدیداروں کے رویّوں سے تعلق رکھتی ہیں

پھر ایک وصف جو خاص طور پر عہدیداروں کے اندر ہونا چاہئے وہ عاجزی ہے

اپنے اپنے دائرہ کار کو سمجھنے کیلئے عہدیداران کیلئے ضروری ہے کہ قواعد وضوابط کو پڑھیں اور سمجھیں۔ پھر ایک خصوصیت عہدیداران کی یہ بھی ہونی چاہئے کہ وہ ماتحتوں سے حسن سلوک کریں

کسی کے دل میں یہ خیال نہیں ہونا چاہئے کہ میرا تجربہ اور میرا علم جماعت کے کاموں کو چلا رہا ہے، یا میرا تجربہ اور علم جماعت کے کاموں کو چلا سکتا ہے جماعت کے کاموں کو خدا تعالیٰ کا فضل چلا رہا ہے

پھر ایک وصف عہدیداران میں جو ہونا چاہئے وہ بشاشت ہے اور خوش اخلاقی سے پیش آنا ہے

عہدیداروں کی اور خاص طور پر امراء، صدران اور تربیت کے شعبوں اور فیصلہ کرنے والے اداروں کی بہت بڑی ذمہ داری ہے کہ لوگوں کے لئے آسانیاں پیدا کرنے کے طریق سوچیں۔ لیکن یہ بھی خیال رہے کہ اللہ تعالیٰ کے احکامات کے اندر رہتے ہوئے یہ طریق اختیار کرنے ہیں

امراء اور صدران اور جماعتی سیکرٹریان کا یہ بھی بہت اہم کام ہے کہ مرکز سے جو ہدایات جاتی ہیں یا سرکلر جاتے ہیں ان پر فوری اور پوری توجہ سے عملدرآمد کریں اور اپنی جماعتوں کے ذریعہ بھی کروایا جائے

موصیان کو پہلی بات تو یہ یاد رکھنی چاہئے کہ اپنے چندے کی باقاعدہ ادائیگی اور اس کا حساب رکھنا ہر موصی کی اپنی ذمہ داری ہے لیکن مرکزی دفتر اور متعلقہ سیکرٹریان کا بھی کام ہے کہ ہر موصی کا حساب مکمل رکھیں اور جب ضرورت ہو انہیں یاد دہانی بھی کروائیں کہ ان کے چندے کی کیا صورتحال ہے؟ ملکی جماعت کا کام ہے کہ مقامی جماعتوں کے سیکرٹریان کو فعال کریں اور ہر موصی ان کے رابطے میں ہو

اللہ تعالیٰ تمام عہدیداروں کو توفیق دے کہ اللہ تعالیٰ نے ان کو جو آئندہ تین سال کے لئے خدمت کا موقع دیا ہے اس میں وہ اپنی تمام تر صلاحیتوں کے ساتھ زیادہ سے زیادہ کام سرانجام دے سکیں اور اپنے ہر قول و فعل سے جماعت میں نمونہ بننے والے ہوں

محترمہ صاحبزادی طاہرہ صدیقہ صاحبہ اہلیہ مکرم صاحبزادہ مرزا منیر احمد صاحب کی وفات، مرحومہ کا ذکر خیر اور نماز جنازہ غائب

خطبہ جمعہ سیدنا امیر المومنین حضرت مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ مورخہ 15 رجولائی 2016ء بمطابق 15 وفا 1395 ہجری شمسی بمقام مسجد بیت الفتوح، مورڈن۔ لندن

(خطبہ جمعہ کا یہ متن ادارہ بدر ادارہ الفضل انٹرنیشنل لندن کے شکریہ کے ساتھ شائع کر رہا ہے)

أَشْهَدُ أَنْ لَّا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيْكَ لَهُ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُوْلُهُ
أَمَّا بَعْدُ فَأَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ۔
بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ۔ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ۔
مٰلِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ۔ إِيَّاكَ نَعْبُدُ وَإِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُ۔ اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ۔
صِرَاطَ الَّذِيْنَ أَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ غَيْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّآلِّيْنَ۔

کچھ عرصہ پہلے میں ایک خطبہ میں ذکر کر چکا ہوں کہ یہ جماعتی عہدیداران کے انتخاب کا سال ہے۔ اب

اکثر جگہوں پر انتخاب ہو چکے ہیں ملکوں میں بھی اور مقامی جماعتوں میں بھی اور نئے عہدیداروں نے اپنا کام سنبھال لیا ہے۔ عہدیداروں میں بعض جگہوں پر بعض امراء، صدران اور دوسرے عہدیدار نئے منتخب ہوئے ہیں لیکن بہت سی جگہوں پر پہلے سے کام کرنے والوں کا ہی دوبارہ انتخاب کیا گیا ہے۔ نئے آنے والوں کو بھی اللہ تعالیٰ کا جہاں شکر ادا کرنا چاہئے کہ انہیں اللہ تعالیٰ نے جماعت کی خدمت کے لئے چنا وہاں عاجزی سے اللہ تعالیٰ کے حضور جھکتے ہوئے اللہ تعالیٰ سے مدد مانگنی چاہئے کہ اللہ تعالیٰ انہیں اس امانت کا حق ادا کرنے کی توفیق دے جو اُن کے سپرد کی گئی ہے۔ اسی طرح جو عہدیدار دوبارہ منتخب ہوئے ہیں وہ بھی جہاں اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کریں کہ اللہ تعالیٰ نے انہیں دوبارہ خدمت کی توفیق دی وہاں اللہ تعالیٰ سے یہ عاجزانہ دعا بھی مانگیں کہ اللہ تعالیٰ انہیں تمام تر صلاحیتوں کے ساتھ ان امانتوں کا حق ادا کرنے کی توفیق عطا فرمائے اور گزشتہ عرصۂ خدمت کے دوران ان سے جو کوتاہیاں، سستیاں اور غفلتیں ہو گئیں جس کی وجہ سے ان کے سپرد کی گئی امانتوں کا حق ادا نہیں کیا گیا یا حق ادا نہیں ہو سکا اللہ تعالیٰ ایک تو اس سے صَرفِ نظر فرمائے اور پھر اپنا فضل فرماتے ہوئے اس نے آئندہ تین سال کے لئے جو دوبارہ خدمت کا موقع عطا فرمایا ہے اور جو امانتیں اس کے سپرد کی ہیں ان میں آئندہ سستیاں اور کوتاہیاں اور غفلتیں نہ ہوں اور اللہ تعالیٰ ان امانتوں کا حق ادا کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔

یاد رکھنا چاہئے کہ جماعتی خدمت کو کوئی معمولی خدمت نہیں سمجھنا چاہئے۔ سرسری طور پر نہیں لینا چاہئے۔ ہم میں سے ہر ایک نے چاہے وہ عہدیدار ہے یا ایک عام احمدی ہے اس نے یہ عہد کیا ہے کہ وہ دین کو دنیا پر مقدم کرے گا اور جب ایک شخص دین کی خدمت یا بحیثیت عہدیدار کسی خدمت کے کرنے کو قبول کرتا ہے یا اس خدمت پر مامور کیا جاتا ہے تو اس پر دوسروں سے زیادہ بڑھ کر یہ ذمہ داری ہے کہ وہ اپنے عَہد کو پورا کرے اور یاد رکھے کہ یہ عَہد اس نے اللہ تعالیٰ سے کیا ہے اور اللہ تعالیٰ نے اپنے عَہدوں کو پورا کرنے کا کئی جگہ قرآن کریم میں ذکر فرمایا ہے۔ پس ہمیشہ یاد رکھیں اللہ تعالیٰ نے یہ بڑا واضح فرمایا ہے کہ تمہارے سپرد کی گئی امانتیں جن کو تم قبول کرتے ہو تمہارے عَہد ہیں پس اپنی امانتوں اور اپنے عَہدوں کو پورا کرو۔ ایک جگہ اللہ تعالیٰ نے اپنے قول کے سچے اور تقویٰ پر چلنے والوں کی یہ نشانی بتائی ہے کہ وَالْمُوْفُوْنَ بِعَهْدِهِمْ اِذَا عٰهَدُوْا۔ (البقرۃ:178) یعنی اپنے عہد کو جب کوئی عہد کرلیں پورا کرنے والے ہیں۔

پس یہ خاص طور پر اُن لوگوں کا ایک بنیادی امتیاز ہونا چاہئے جو جماعتی کاموں کی ذمہ داری سنبھالتے ہیں کہ وہ ہمیشہ سچائی پر قائم رہتے ہوئے اور اپنے تقویٰ کے معیار کو بڑھاتے ہوئے اپنے کام سرانجام دیں۔ اگر ان کے سچائی کے معیار میں ذرا سا بھی جھول ہے، کمی ہے، اگر ان کے تقویٰ کے معیار ایک عام فرد جماعت کے لئے نمونہ نہیں تو وہ اپنے عَہد، اپنے عُہدے، اپنی امانت کے حق کو ادا کرنے کی طرف توجہ نہیں دے رہے۔ پس امراء، صدران سب سے پہلے اپنی عاملہ کے سامنے بھی اور افراد جماعت کے سامنے بھی اپنے نمونے قائم کریں۔

سیکرٹریان تربیت ہیں جن کے سپرد تربیت کا کام ہے اور تربیت کا کام اسی وقت صحیح رنگ میں ہو سکتا ہے جب نمونے قائم ہوں۔ جو کام کرنے والا ہے، جس کی ذمہ داری ہے، دوسروں کو نصیحت کرنے والا ہے تو خود بھی ان کاموں پر عمل کرنے والا ہو۔ پس سیکرٹریان تربیت بھی افراد جماعت کے سامنے اپنے نمونے قائم کریں کہ جماعت کی تربیت کی ذمہ داری ان پر عائد ہوتی ہے۔

مَیں کئی موقعوں پر ذکر کر چکا ہوں کہ اگر شعبہ تربیت فعال ہو جائے تو بہت سے دوسرے شعبوں کے کام خود بخود ہو جاتے ہیں۔ جتنا افرادِ جماعت کی تربیت کا معیار اونچا ہو گا اتنا ہی دوسرے شعبوں کا کام آسان ہو گا۔ مثلاً سیکرٹری مال کا کام آسان ہو گا۔ سیکرٹری امور عامہ کا کام آسان ہو گا۔ سیکرٹری تبلیغ کا کام آسان ہو گا۔ اسی طرح دوسرے شعبوں کا، قضاء کا کام آسان ہو گا۔

میں اکثر مختلف جگہوں پر عاملہ کی میٹنگ میں کہا کرتا ہوں کہ تربیت کا کام پہلے اپنے گھر سے شروع کریں اور یہ گھر صرف سیکرٹری تربیت کا گھر نہیں ہے بلکہ عاملہ کے ہر ممبر کا گھر ہے اور مجلس عاملہ سب سے بڑھ کر ہے کہ وہ اپنی تربیت کرے۔ امیر جماعت، صدر جماعت اور سیکرٹری تربیت جو بھی پروگرام بناتے ہیں ان کو سب سے پہلے اپنی عاملہ کو دیکھنا چاہئے کہ وہ ان پروگراموں پر عمل کر رہی ہے کہ نہیں۔ خدا تعالیٰ کے جو بنیادی احکام ہیں اور انسان کی پیدائش کا جو مقصد ہے اسے عاملہ کے ممبران پورا کر رہے ہیں؟ اگر نہیں تو پھر تقویٰ نہیں۔

اللہ تعالیٰ کے حقوق میں سب سے بڑا حق عبادت کا ہے اور اس کے لئے مردوں کو یہ حکم ہے کہ نماز کا قیام کرو اور نمازوں کا قیام باجماعت نماز کی ادائیگی ہے۔ پس امراء، صدران، عہدیداران اپنی نمازوں کی حفاظت کر کے اس کے قیام اور باجماعت ادائیگی کی بھرپور کوشش کریں تو اس سے جہاں ہماری مسجدیں آباد ہوں گی، نماز سینٹر آباد ہوں گے وہاں وہ اللہ تعالیٰ کے فضلوں کو بھی حاصل کرنے والے ہوں گے اور اپنے عملی نمونے سے افراد جماعت کی بھی تربیت کرنے والے ہوں گے۔ اللہ تعالیٰ کے فضلوں کے وارث بھی ہوں گے۔ ان کے کاموں میں آسانیاں بھی پیدا ہوں گی۔ صرف باتیں کرنے والے نہیں ہوں گے۔ پس کام کرنے والے پہلے اپنے جائزے لیں کہ کس حد تک ان کے قول و فعل ایک ہیں۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لِمَ تَقُوْلُوْنَ مَا لَا تَفْعَلُوْنَ۔ (الصّف:3) یعنی اے مومنو وہ باتیں کیوں کہتے ہو جو کرتے نہیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں کہ ''یہ آیت ہی بتلاتی ہے کہ دنیا میں کہہ کر خود نہ کرنے والے بھی موجود تھے اور ہیں اور ہوں گے''۔ فرمایا کہ ''تم میری بات سن رکھو اور خوب یاد کر لو کہ انسان کی گفتگو سچے دل سے نہ ہو اور عملی طاقت اس میں نہ ہو تو وہ اثر پذیر نہیں ہوتی''۔ (ملفوظات جلد اول صفحہ 67۔ ایڈیشن 1985ء مطبوعہ انگلستان)

پھر فرمایا ''یاد رکھو کہ صرف لفّاظی اور لسّانی کام نہیں آ سکتی جب تک عمل نہ ہو''۔ اَور ''محض باتیں عند اللہ کچھ بھی وقعت نہیں رکھتیں۔'' (ملفوظات جلد اول صفحہ 77۔ ایڈیشن 1985ء مطبوعہ انگلستان)

عمل کے علاوہ اگر اور باتیں ہیں تو اللہ تعالیٰ کے نزدیک ان کی کوئی اہمیت نہیں۔ پس حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اللہ تعالیٰ کے اس حکم کے مطابق کھول کر بتایا کہ ہمارے عمل اور قول میں تضاد نہیں ہونا چاہئے۔ پس اس بات کو سامنے رکھ کر اپنے جائزے لینے والے سب سے زیادہ ہمارے عہدیدار ہونے چاہئیں۔

جہاں فاصلے زیادہ ہیں یا چند گھر ہیں اور مسجد یا سینٹر کی سہولت موجود نہیں وہاں گھروں میں نمازوں کا اہتمام ہو سکتا ہے اور عملاً یہ مشکل نہیں ہے۔ بہت سے احمدی ہیں جو اس کی پابندی کرتے ہیں۔ ان کے پاس کوئی باقاعدہ خدمت بھی نہیں ہے۔ کسی عاملہ کے ممبر بھی نہیں ہیں لیکن اپنے گھروں میں اردگرد کے احمدیوں کو جمع کر کے نماز باجماعت کا اہتمام کرتے ہیں۔ پس اگر احساس ہو تو سب کچھ ہو سکتا ہے اور ہمارے ہر عہدیدار میں نماز باجماعت کی ادائیگی کا احساس ہونا چاہئے ورنہ امانتوں کا حق ادا کرنے والے نہیں ہوں گے جس کی قرآن کریم میں بار بار تلقین کی گئی ہے۔

پس ہمیشہ عہدیداران کو یہ بات سامنے رکھنی چاہئے کہ اللہ تعالیٰ نے حقیقی مومن کی نشانی ہی یہ بتائی ہے کہ وہ اپنی امانتوں اور اپنے عہدوں کا خیال رکھنے والے ہیں۔ ان کی نگرانی کرنے والے ہیں۔ یہ دیکھنے والے ہیں کہ کہیں ہمارے سپرد جو امانتیں کی گئی ہیں اور جو ہم نے خدمت کرنے کا عہد کیا ہے اس میں ہماری طرف سے کوئی کمی اور کوتاہی تو نہیں ہو رہی؟ کیونکہ یہ کوئی معمولی بات نہیں ہے۔ اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں یہ بھی فرمایا ہے کہ اِنَّ الْعَهْدَ كَانَ مَسْـُٔوْلًا۔ (بنی اسرائیل:35) کہ ہر عہد کے متعلق ایک نہ ایک دن جواب طلبی ہو گی۔ یہ عبادت تو ایک بنیادی چیز ہے اور یہی انسان کی پیدائش کا مقصد ہے اور اس کا حق تو ہم نے ادا کرنا ہی ہے۔ اس میں سستی تو، خاص طور پر عہدیداروں کی طرف سے بالکل نہیں ہونی چاہئے بلکہ کسی بھی حقیقی مومن کی طرف سے نہیں ہونی چاہئے۔

اس کے علاوہ بھی بعض باتیں ہیں جن کا عہدیداروں کو خاص طور پر خیال رکھنا چاہئے اور یہ باتیں لوگوں کے حقوق اور افراد جماعت کے ساتھ عہدیداروں کے رویّوں سے تعلق رکھتی ہیں اور اسی طرح یہ باتیں عہدیداروں کے عَہدوں سے بھی تعلق رکھتی ہیں۔

کوئی عہدیدار افسر بننے کے تصور سے یا بنائے جانے کے تصور سے کسی خدمت پر مامور نہیں کیا جاتا بلکہ اسلام میں تو عہدیدار کا تصور ہی بالکل مختلف ہے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو اس طرح بیان فرمایا ہے کہ قوم کا سردار قوم کا خادم ہوتا ہے۔ (کنز العمال کتاب السفر، الفصل الثانی فی آداب السفر، جزء 6 صفحہ 302 حدیث 17513 مطبوعہ دار الکتب العلمیۃ بیروت 2004ء)

پس ایک عہدیدار کا لوگوں کے معاملے میں اپنی امانت کا حق ادا کرنا اس کا قوم کا خادم بن کر رہنا ہے۔ اور یہ حالت اس وقت پیدا ہو سکتی ہے جب انسان میں قربانی کا مادہ ہو۔ اس میں عاجزی اور انکساری ہو۔ اس کا صبر کا معیار دوسروں سے اونچا ہو۔ بعض دفعہ عہدیداروں کو بعض باتیں بھی سننی پڑتی ہیں۔ اگر سننی پڑیں تو سن لینی چاہئیں۔ اپنا یہ جائزہ تو عہدیدار خود ہی لے سکتے ہیں کہ ان کا برداشت کا یہ پیمانہ کتنا اونچا ہے، کس حد تک ہے اور عاجزی کی حالت ان کی کس حد تک ہے۔ بعض دفعہ ایسے عہدیداران کے معاملات بھی سامنے آ جاتے ہیں جن میں برداشت بالکل بھی نہیں ہوتی اور اگر کوئی دوسرا بدتمیزی کر رہا ہے تو یہ بھی تُوتکار شروع کر دیتے ہیں۔ اگر کوئی عام شخص بدتمیز ہے تو اس سے اسے تو کوئی فرق نہیں پڑتا۔ اس کے اخلاق تو یہی کہیں گے بڑا بد اخلاق ہے۔ اس کے اخلاق گرے ہوئے ہیں۔ لیکن جب عہدیدار کے منہ سے غلط الفاظ لوگوں کے سامنے نکلتے ہیں تو عہدیدار کی اپنی عزت اور وقار پر حرف آتا ہے اور ساتھ ہی جماعت کے افراد پر بھی اثر پڑتا ہے۔ جماعت کا جو معیار ہونا چاہئے اور جس معیار پر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام ہمیں دیکھنا چاہتے ہیں اس میں اگر کہیں بھی ایک بھی ایسی مثال ہو جائے تو جماعت کی بدنامی کا موجب بنتی ہے اور بن سکتی ہے اور یہ مثالیں بعض جگہوں پہ ملتی ہیں۔ مسجدوں میں بھی جھگڑے شروع ہو جاتے ہیں اور یہ باتیں بچوں اور نوجوانوں پر انتہائی برا اثر ڈالتی ہیں۔

اللہ تعالیٰ ہم سے کیا چاہتا ہے اور قربانی کے اعلیٰ معیار قائم کرنے والوں کا اللہ تعالیٰ نے کس طرح ذکر فرمایا ہے۔ ایک جگہ فرمایا کہ وَيُؤْثِرُوْنَ عَلٰۤى اَنْفُسِهِمْ۔ (الحشر:10) کہ مومن جو ہیں اپنے دینی بھائیوں کو اپنے نفسوں پر ترجیح دیتے ہیں۔ یہ مثال انصار نے مہاجرین کے لئے قائم کی۔ اور یہی ایک نمونہ ہے ہمارے لئے۔ یہ نفسوں کو ترجیح دینا تو بڑی دُور کی بات ہے اور بڑی بات ہے، بعض دفعہ تو کسی کا جو حق ہے وہ بھی پوری طرح ادا نہیں کیا جاتا۔ لوگوں کے بعض معاملات عہدیداروں کے پاس یا مرکز میں رپورٹ بھجوانے کے لئے آتے ہیں یا مرکز سے رپورٹ بھجوانے کے لئے بعض معاملات بھیجے جاتے ہیں تو بڑی بے احتیاطی سے معاملے کی رپورٹ دی جاتی ہے۔ صحیح رنگ میں تحقیق نہیں کی جاتی اور رپورٹ بھجوائی جاتی ہے یا معاملے کو اتنا لٹکا دیا جاتا ہے کہ اگر کسی ضرورتمند کی ضرورت پوری کرنے کے لئے کوئی درخواست ہے تو وقت پر ضرورت پوری نہ ہونے کی وجہ سے اس ضرورتمند کو نقصان ہو جاتا ہے یا تکلیف برداشت کرنی پڑتی ہے۔ بعض عہدیداران اپنی مصروفیت کا بھی عذر پیش کر دیتے ہیں۔ بعض کے پاس کوئی عذر نہیں ہوتا صرف عدم توجہگی ہوتی ہے۔ اگر ان کے اپنے معاملے ہوں یا کسی قریبی کے معاملے ہوں تو ترجیحات مختلف ہوتی ہیں۔

پس حقیقی خدمت کا جذبہ، قربانی کا جذبہ، اپنی امانت کا صحیح حق ادا کرنا تو یہ ہے کہ ایک فکر کے ساتھ دوسرے کے کام آیا جائے اور جب یہ قربانی کا مادہ ہو اور دوسرے کی تکلیف کو اپنی تکلیف سمجھ کر کام کیا جائے گا تو جماعت کے افراد کا بھی معیار قربانی بڑھے گا۔ ایک دوسرے کے حق مارنے کی بجائے حق دینے کی طرف توجہ ہو گی۔ ہم

غیروں کے سامنے تو یہ کہتے ہیں کہ دنیا میں امن تب قائم ہوسکتا ہے جب ہر سطح پر حق لینے اور حق غصب کرنے کی بجائے حق دینے اور قربانی کا جذبہ پیدا ہو لیکن ہمارے اندر اگر یہ معیار نہیں تو ہم ایک ایسا کام کر رہے ہوں گے جو اللہ تعالیٰ کو ناپسند ہے۔

پھر ایک وصف جو خاص طور پر عہدیداروں کے اندر ہونا چاہئے وہ عاجزی ہے۔ اللہ تعالیٰ نے عباد الرحمن کی یہ نشانی بتائی ہے کہ یَمۡشُوۡنَ عَلَی الۡاَرۡضِ ھَوۡنًا۔ (الفرقان:64) کہ وہ زمین پر عاجزی سے چلتے ہیں۔ پس اس کی بھی اعلیٰ مثال ہمارے عہدیداروں میں ہونی چاہئے۔ جتنا بڑا کسی کے پاس عہدہ ہے اتنی ہی زیادہ اسے خدمت کے جذبے سے لوگوں کے ملنے کے لحاظ سے عاجزی دکھانی چاہئے اور یہی بڑا پن ہے۔ لوگ دیکھتے بھی ہیں اور محسوس بھی کرتے ہیں کہ عہدیداروں کے رویّے کیا ہیں۔ بعض دفعہ لوگ مجھے لکھ بھی دیتے ہیں کہ فلاں عہدیدار کا رویّہ ایسا تھا لیکن آج مجھے بڑی خوشی ہوئی کہ اس عہدیدار نے مجھے نہ صرف سلام کیا بلکہ میرا حال بھی پوچھا اور بڑی خوش اخلاقی سے پیش آیا اور اس کے رویّے کو دیکھ کر خوشی ہوئی اور اس سے اس عہدیدار کا بڑا پن ظاہر ہوا۔

پس اکثریت افراد جماعت کی تو ایسی ہے کہ وہ عہدیداروں کے پیار، نرمی اور شفقت کے سلوک سے ہی خوش ہو کر ہر قربانی کے لئے تیار ہو جاتے ہیں۔ اگر کسی عہدیدار کے دل میں اپنے عہدے کی وجہ سے کسی بھی قسم کی بڑائی پیدا ہوتی ہے یا تکبر پیدا ہوتا ہے تو اسے یاد رکھنا چاہئے کہ یہ چیز اللہ تعالیٰ سے دور کرتی ہے اور جب خدا تعالیٰ سے انسان دور ہو جاتا ہے تو پھر کام میں برکت نہیں رہتی۔ اور دین کا کام تو ہے ہی خالصۃً خدا تعالیٰ کی رضا کے لئے اور جب خدا تعالیٰ کی رضا ہی نہیں رہی تو پھر ایسا شخص جماعت کے لئے بجائے فائدے کے نقصان کا موجب بن جاتا ہے۔

پس ہمیشہ عہدیداروں کو خاص طور پر اس لحاظ سے اپنے جائزے لینے چاہئیں کہ ان میں عاجزی ہے یا نہیں۔ اور ہے تو کس حد تک ہے؟ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جتنا زیادہ کوئی عاجزی اور خاکساری اختیار کرتا ہے اللہ تعالیٰ اتنا ہی اسے بلند مرتبہ عطا کرتا ہے۔

(صحیح مسلم کتاب البر والصلۃ والآداب باب استحباب العفو والتواضع حدیث 6487)

پس ہر عہدیدار کو یاد رکھنا چاہئے کہ اس کو اگر اللہ تعالیٰ نے جماعت کی خدمت کا موقع دیا ہے تو یہ اللہ تعالیٰ کا احسان ہے اور اس احسان کی شکرگزاری اس میں مزید عاجزی اور انکساری کا پیدا ہونا ہے۔ اگر یہ عاجزی اور انکساری مزید پیدا نہیں ہوتی تو اللہ تعالیٰ کے احسان کا شکر ادا نہیں ہوتا۔

بسا اوقات دیکھنے میں آتا ہے کہ بعض لوگ عام حالات میں اگر ملیں تو بڑی عاجزی کا اظہار کرتے ہیں۔ لوگوں سے بھی صحیح طریق سے مل رہے ہوتے ہیں۔ لیکن جب کسی کا اپنے ماتحت یا عام آدمی سے اختلاف رائے ہو جائے تو فوراً ان کی افسرانہ رَگ جاگ جاتی ہے اور بڑے عہدیدار ہونے کا زعم اپنے ماتحت کے ساتھ متکبرانہ رویے کا اظہار کروا دیتا ہے۔ پس عاجزی یہ نہیں کہ جب تک کوئی جی حضوری کرتا رہے، کسی نے اختلاف نہیں کیا تو اس وقت تک عاجزی کا اظہار ہو۔ یہ بناوٹی عاجزی ہے۔ اصل حقیقت اس وقت کھلتی ہے جب اختلاف رائے ہو یا ماتحت مرضی کے خلاف بات کر دے تو پھر انصاف پر قائم رہتے ہوئے اس رائے کا اچھی طرح جائزہ لے کر فیصلہ کیا جائے۔ پس اس عاجزی کے ساتھ بلند حوصلگی کا بھی اظہار ہوگا اور جب یہ ہوگا تو یہ عاجزی حقیقی عاجزی کہلائے گی۔

ہمیشہ عہدیدار کو اللہ تعالیٰ کا یہ حکم سامنے رکھنا چاہئے کہ وَلَا تُصَعِّرۡ خَدَّکَ لِلنَّاسِ وَلَا تَمۡشِ فِی الۡاَرۡضِ مَرَحًا۔ (لقمان:19) اور اپنے گال لوگوں کے سامنے غصہ سے مت پھلاؤ۔ (اپنا منہ نہ پھلاؤ غصہ سے) اور زمین میں تکبر سے مت چلو۔

اختلاف رائے کی میں نے بات کی ہے تو اس بارے میں یہ بھی بتا دوں کہ قواعد بیشک امیر جماعت کو یہ اجازت دیتے ہیں کہ بعض دفعہ وہ عاملہ کی رائے کو ردّ کر کے اپنی رائے کے مطابق فیصلہ کرے لیکن ہمیشہ یہ کوشش کرنی چاہئے کہ سب کو ساتھ لے کر چلا جائے اور مشورے سے، اکثریت رائے سے ہی فیصلے ہوں اور کام ہوں۔ بعض جگہ امراء اس حق کو ضرورت سے زیادہ استعمال کرنے لگ جاتے ہیں۔ اس حق کا استعمال انتہائی صورت میں ہونا چاہئے۔ جہاں یہ پتا ہو کہ جماعت کا یہ مفاد ہے تو پھر وہاں عاملہ پہ واضح بھی کر دیا جائے۔ وسیع تر جماعتی مفاد کو سامنے رکھتے ہوئے یہ ہونا چاہئے۔ اس کے لئے دعا سے اللہ تعالیٰ کی مدد بھی لینی چاہئے۔ صرف اپنی عقل پر بھروسہ نہ کریں۔ واضح ہو کہ یہ حق صدرانِ جماعت کو نہیں۔ جہاں نیشنل صدر ہیں وہاں بھی ان کو نہیں کہ عاملہ کی رائے کو ردّ کرتے ہوئے اپنی رائے کے مطابق فیصلہ کریں۔ اپنے اپنے دائرہ کار کو سمجھنے کے لئے عہدیداران کے لئے ضروری ہے کہ قواعد وضوابط کو پڑھیں اور سمجھیں۔ اگر قواعد وضوابط کے مطابق عمل کریں گے تو بعض چھوٹے چھوٹے مسائل جو عاملہ کے اندر یا افراد جماعت کے لئے بے چینی کا باعث بن جاتے ہیں وہ نہیں بنیں گے۔

پھر ایک خصوصیت عہدیداران کی یہ بھی ہونی چاہئے کہ وہ ماتحتوں سے حسن سلوک کریں۔ جماعت کے اکثر کام تو رضاکارانہ ہوتے ہیں۔ افراد جماعت جماعتی کام کے لئے وقت دیتے ہیں۔ اس لئے وقت دیتے ہیں کہ وہ خدا تعالیٰ کی رضا چاہتے ہیں۔ اس لئے وقت دیتے ہیں کہ ان کو جماعت سے تعلق اور محبت ہے۔ پس عہدیداروں کو بھی اپنے کام کرنے والوں کے جذبات کا خیال رکھنا چاہئے اور ان سے حسن سلوک سے پیش آنا چاہئے اور یہی اللہ تعالیٰ کا بھی حکم ہے۔

پھر اس حسن سلوک کے ساتھ اپنے نائبین اور ماتحتوں کو کام سکھانے کی بھی کوشش کرنی چاہئے تاکہ جماعتی کام بہتر طور پر چلانے کے لئے ہمیشہ کارکن مہیا ہوتے رہیں۔ اس میں تو کوئی شک نہیں ہے کہ جماعت کے کاموں کو اللہ تعالیٰ چلاتا ہے۔ لیکن اگر افسران عہدیداران جن کو کام کا تجربہ ہے کام کرنے والوں کی دوسری لائن تیار کرتے ہیں تو ان کو اس کام کا بھی ثواب مل جائے گا۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے نہ ہی مجھے، نہ پہلے خلفاء کو کبھی یہ فکر ہوئی کہ جماعتی کام کیسے چلیں گے۔ یہ تو اللہ تعالیٰ کا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام سے وعدہ ہے۔ وہ انشاء اللہ تعالیٰ کام کرنے والے مخلصین مہیا کرتا رہے گا۔ (ماخوذ از براہین احمدیہ، روحانی خزائن جلد اول صفحہ 267 حاشیہ)

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث کے وقت میں ایک عہدیدار کا خیال تھا کہ میری حکمت عملی اور میری محنت کی وجہ سے مالی نظام بہت عمدہ طور پر چل رہا ہے۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث کو جب یہ پتا چلا تو آپ نے اس کو ہٹا کر ایک ایسے شخص کو اس کام پر مقرر کر دیا جس کو مال کی الف ب بھی نہیں پتا تھی۔ لیکن کیونکہ یہ اللہ تعالیٰ کا کام ہے اور خلیفہ وقت کے ساتھ اللہ تعالیٰ کا جو سلوک ہے اس وجہ سے نئے آنے والے افسر جس کو کچھ بھی نہیں پتا تھا اس کے کام میں اتنی برکت پڑی کہ اس سے پہلے کبھی تصور بھی نہیں تھا۔

پس عہدیداروں کو تو اللہ تعالیٰ موقع دیتا ہے۔ جماعتی کارکنوں کو تو اللہ تعالیٰ موقع دیتا ہے۔ واقفین زندگی کو تو خدا تعالیٰ موقع دیتا ہے کہ وہ جماعت کی اور دین کی خدمت کر کے اللہ تعالیٰ کے فضلوں کے وارث بنیں ورنہ کام تو خود اللہ تعالیٰ کر رہا ہے اور یہ اس کا وعدہ ہے۔ اس لئے کسی کے دل میں یہ خیال نہیں ہونا چاہئے کہ میرا تجربہ اور میرا علم جماعت کے کاموں کو چلا رہا ہے یا میرا تجربہ اور علم جماعت کے کاموں کو چلا سکتا ہے۔ جماعت کے کاموں کو خدا تعالیٰ کا فضل چلا رہا ہے۔ ہماری بہت ساری کمزوریاں، کمیاں ایسی ہیں کہ اگر دنیاوی کام ہو تو ان میں وہ برکت پڑ ہی نہیں سکتی۔ ان کے وہ اچھے نتیجے نکل ہی نہیں سکتے۔ لیکن اللہ تعالیٰ پردہ پوشی فرماتا ہے اور خود فرشتوں کے ذریعہ سے مدد فرماتا ہے۔

تبلیغ کے مثلاً کام ہیں۔ اس میں ہی ان مغربی ممالک میں بھی اللہ تعالیٰ نے یہاں پلے بڑھے ایسے نوجوان کارکن مہیا کر دیئے ہیں جنہوں نے اپنے طور پر دینی علم حاصل کیا ہے اور پھر مخالفین احمدیت کا منہ بند کرتے ہیں اور ایسے جواب دیتے ہیں کہ انسان حیران رہ جاتا ہے اور پھر بہت سارے ایسے نوجوان ہیں جن کے اس طرح کے جوابوں سے مخالفین کو راہِ فرار کے علاوہ کوئی راستہ نظر نہیں آتا۔ پس عہدیدار خدمت دین کے موقع کو فضل الٰہی سمجھیں، نہ کہ اپنے کسی تجربے یا لیاقت اور قابلیت کی وجہ۔

پھر ایک وصف عہدیداران میں جو ہونا چاہئے وہ بشاشت ہے اور خوش اخلاقی سے پیش آنا ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے وَقُوۡلُوۡا لِلنَّاسِ حُسۡنًا۔ (البقرۃ:84) یعنی اور لوگوں کے ساتھ نرمی سے بات کیا کرو۔ اور ان سے خوش اخلاقی سے پیش آؤ۔ پس یہ بھی ایک بنیادی خُلق ہے جو عہدیداروں میں بہت زیادہ ہونا چاہئے۔ اپنے ماتحتوں سے، اپنے ساتھ کام کرنے والوں سے بھی جب بات چیت کریں اور اسی طرح جب دوسرے لوگوں سے بھی بات کریں تو اس بات کا خیال رکھیں کہ ان کے اعلیٰ اخلاق کا مظاہرہ ہونا چاہئے۔ بعض دفعہ انتظامی معاملات کی وجہ سے سختی سے بات کرنے کی ضرورت پڑ جاتی ہے لیکن یہ ضرورت انتہائی قدم ہے اور اگر پیار سے کسی کو سمجھایا جائے اور عہدیدار لوگوں کو یہ احساس دلا دیں کہ ہم تمہارے ہمدرد ہیں تو ننانوے فیصد ایسے لوگ ہیں جو سمجھ جاتے ہیں اور جماعت سے اس لئے تعاون کرنے پر آمادہ ہوتے ہیں کہ جماعت سے ان کو ایک تعلق ہے۔ لیکن بڑی اور اہم شرط یہی ہے کہ لوگوں میں یہ احساس پیدا کیا جائے یا لوگوں کو یہ احساس ہو جائے کہ عہدیدار ہمارے ہمدرد ہیں۔ نرمی سے لوگوں سے بات کریں۔ کسی کی غلطی پر شروع میں ہی اس طرح پکڑ نہ کر لیں کہ دوسرے کو اپنی صفائی کا صحیح طرح موقع ہی نہ ملے۔ ہاں جو عادی ہیں، بار بار کرنے والے ہیں، بات بات پر فتنہ اور فساد پیدا کرنے کی کوشش کرتے ہیں ان کے ساتھ سختی بھی کرنی پڑتی ہے لیکن اس کے لئے پوری طرح تحقیق ہونی چاہئے۔ اور پھر ساتھ ہی یہ سختی بھی ذاتی عناد کی شکل اختیار کرنے والی نہیں ہونی چاہئے بلکہ اصلاح کے لئے ہونی چاہئے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک موقع پر اپنے مقرر کردہ یمن کے والیوں کو یہ نصیحت فرمائی تھی کہ لوگوں کے لئے آسانی پیدا کرنا۔ مشکلیں نہ پیدا کرنا۔ اور محبت اور خوشی پھیلانا۔ نفرت کو نہ پنپنے دینا۔

(مسند احمد بن حنبل جلد 6 صفحہ 638 حدیث 19935 مسند ابوموسیٰ الاشعری مطبوعہ عالم الکتب بیروت 1998ء)

پس یہ ایسی نصیحت ہے جو عہدیداروں اور افراد جماعت کے درمیان بھی تعلقات میں خوبصورتی پیدا کرتی ہے اور پھر اس کے نتیجہ میں آپس میں افراد جماعت میں بھی ایک دوسرے کے جذبات کا خیال رکھنے کی روح پیدا ہوتی ہے۔

ارشاد حضرت امیر المومنین

”ہمارا پہلا اور سب سے بڑا فرض جو بنتا ہے وہ یہ کہ خدا تعالیٰ سے تعلق میں بڑھیں اور اسے مضبوط کریں۔“

(خطبہ جمعہ فرمودہ 25 مارچ 2016)

طالبِ دُعا: بشیر احمد مشتاق (صدر جماعت احمدیہ حلقہ اِرم لین) سری نگر، جموں اینڈ کشمیر

ارشاد حضرت امیر المومنین

”ہر ایسی چیز جو اللہ تعالیٰ کو ناپسند ہے وہ منکر ہے، جب تک کل اخلاق رذیلہ کو نہ ترک کیا جاوے تزکیہ نفس حاصل نہیں ہوسکتا ہے۔“

(خطبہ جمعہ بیان فرمودہ 11 مارچ 2016)

طالب دعا: برہان الدین چراغ ولد چراغ الدین صاحب مرحوم مع فیملی، افراد خاندان ومرحومین، ننگل باغبانہ، قادیان

پس عہدیداروں کی اور خاص طور پر امراء، صدران اور تربیت کے شعبوں اور فیصلہ کرنے والے اداروں کی بہت بڑی ذمہ داری ہے کہ لوگوں کیلئے آسانیاں پیدا کرنے کے طریق سوچیں۔ لیکن یہ بھی خیال رہے کہ اللہ تعالیٰ کے احکامات کے اندر رہتے ہوئے یہ طریق اختیار کرنے ہیں۔ دنیاداروں کی طرح نہیں کہ آسانیاں پیدا کرنے کیلئے خدا تعالیٰ کے حکموں کو بھول جائیں۔ ہم نے شریعت کے دائرے کے اندر رہتے ہوئے، خدا تعالیٰ کی رضا کو مقدم رکھتے ہوئے بندوں کے بھی حق ادا کرنے ہیں اور اپنے عہدوں اور اپنی امانتوں کی بھی حفاظت کرنی ہے۔

پھر جیسا کہ میں نے کہا کہ قواعد وضوابط کی کتاب کو ہر عہدیدار کو دیکھنا چاہئے اور اپنے شعبے کے کاموں کا علم حاصل کرنا چاہئے۔ ہر ایک کو اپنی حدود کا علم ہونا چاہئے۔ بعض دفعہ عہدیداروں کو اپنی حدود کا بھی پتا نہیں ہوتا۔ ایک شعبہ ایک کام کر رہا ہوتا ہے جبکہ قواعد وضوابط میں دوسرے شعبہ میں وہ کام لکھا ہوتا ہے۔ یا بعض دفعہ ایسا باریک فرق کاموں کے بارے میں ہوتا ہے جس پر غور نہ کرتے ہوئے دو شعبے ایک دوسرے کی حد میں داخل ہو رہے ہوتے ہیں۔

گزشتہ دنوں میں میری یہاں یوکے (UK) کی مجلس عاملہ سے بھی میٹنگ تھی وہاں بھی مجھے احساس ہوا کہ اس باریک فرق کو نہ سمجھنے کی وجہ سے بلا وجہ کی بحث شروع ہو جاتی ہے۔ اگر قواعد کو پڑھیں تو اس طرح وقت ضائع نہ ہو۔ مثلاً تبلیغ کے شعبہ نے تبلیغی مہم بھی چلانی ہے اور رابطے بھی کرنے ہیں۔ رابطوں سے ہی تبلیغ آگے پھیلے گی۔ اسی طرح شعبہ امور خارجہ ہے اس نے بھی رابطے کرنے ہیں اور جماعت کا تعارف بھی کروانا ہے۔ دونوں کا دائرہ علیحدہ ہے۔ ایک نے تبلیغی مقصد کے لئے کام کرنا ہے۔ دوسرے نے اپنی پبلک ریلیشن (Public Relation) کے لئے یہ کام کرنا ہے۔ تعلقات بڑھانے کے لئے یہ کام کرنا ہے۔ اصل مقصد تو جماعت کا تعارف اور دین کی طرف رہنمائی ہے تاکہ دنیا کو خدا تعالیٰ کی طرف لا کر ہم ان کی دنیا و عاقبت بھی سنوارنے کی کوشش کریں اور دنیا کے امن کی صورتحال کی طرف بھی توجہ دلائی جائے۔ دنیاوی طور پر کوئی کریڈٹ لینا تو ہمارا مقصد نہیں ہے۔ اصل مقصد تو خدا تعالیٰ کو خوش کرنا اور اس کی رضا حاصل کرنا ہے۔ اگر شعبے آپس میں تعاون سے کام کریں تو نتیجہ کئی گنا بہتر نکل سکتا ہے۔

پھر اکثر جگہوں سے اس بات کا بھی اظہار کیا جاتا ہے کہ شعبوں کے بجٹ صحیح طرح مختص نہیں کئے جاتے۔ ہر شعبے کو بجٹ جو شوریٰ میں پاس ہوا ہوتا ہے وہ بجٹ دیا جانا چاہئے اور اس کے خرچ کا متعلقہ سیکرٹری کو اختیار ہونا چاہئے۔ ہاں یہ ضروری ہے کہ سیکرٹری سال کے کام کا منصوبہ عاملہ میں پیش کرے اور اس منظور شدہ منصوبے کے مطابق خرچ ہو اور پھر کام کا جائزہ ہر عاملہ میٹنگ میں لیا جائے اور اگر منظور شدہ منصوبے میں یا کام کے طریق میں کسی تبدیلی کی ضرورت ہو یا بہتری کی گنجائش کی طرف کسی کی توجہ ہو اور دلائی جائے تو اس پر دوبارہ غور کر لیا جائے۔

پھر امراء اور صدران اور جماعتی سیکرٹریان کا یہ بھی بہت اہم کام ہے کہ مرکز سے جو ہدایات جاتی ہیں یا سرکلر جاتے ہیں ان پر فوری اور پوری توجہ سے عملدرآمد کریں اور اپنی جماعتوں کے ذریعہ بھی کروایا جائے۔ بعض جماعتوں کے بارے میں یہ شکایات ملتی ہیں کہ مرکزی ہدایات پر پوری طرح عمل نہیں کیا جاتا۔ اگر کسی ہدایت کے بارے میں کسی خاص ملک یا جماعت کو ملکی حالات کی وجہ سے کچھ تحفظات ہوں تو پھر بھی فوری طور پر مرکز سے رابطہ کر کے حالات کے مطابق اس میں تبدیلی کرنے کی درخواست کرنی چاہئے اور یہ کام امیر جماعت اور صدر کا ہے۔ لیکن یہ کسی طور پر بھی مناسب نہیں کہ اپنی عقل لڑاتے ہوئے اس ہدایت کو ایک طرف رکھ کر دبا دیا جائے اور اس پر عمل نہ کروایا جائے اور نہ ہی مرکز کو اطلاع کی جائے۔ کسی بھی امیر یا صدر جماعت کی جو یہ حرکت ہے یہ مرکز گریز رویّہ سمجھی جائے گی اور اس بارہ میں پھر مرکز کارروائی بھی کر سکتا ہے۔

موصیان کے بارہ میں بھی مَیں یہ کہنا چاہتا ہوں کہ پہلی بات تو موصیان کو یہ یاد رکھنی چاہئے کہ اپنے چندے کی باقاعدہ ادائیگی اور اس کا حساب رکھنا ہر موصی کی اپنی ذمہ داری ہے۔ لیکن مرکزی دفتر اور متعلقہ سیکرٹریان کا بھی کام ہے کہ ہر موصی کا حساب مکمل رکھیں اور جب ضرورت ہو انہیں یاددہانی بھی کروائیں کہ ان کے چندے کی کیا صورتحال ہے؟ ملکی جماعت کا کام ہے کہ مقامی جماعتوں کے سیکرٹریان کو فعّال کریں اور ہر موصی ان کے رابطے میں ہو۔ بعض دفعہ دیکھنے میں آتا ہے کہ کسی معاملے میں کسی شخص کے بارے میں رپورٹ منگوائی جاتی ہے اور وہ شخص موصی ہوتا ہے۔ رپورٹ میں ذکر کر دیا جاتا ہے کہ اس نے اتنے عرصے سے وصیت کا چندہ نہیں دیا۔ جب پوچھا جائے کہ وصیت کا چندہ نہیں دیا تو وصیت کس طرح قائم ہے؟ تو پھر تحقیق کرنے پر پتا چلتا ہے کہ موصی کا قصور نہیں تھا۔ اس نے تو چندہ دیا تھا۔ لیکن ریکارڈ رکھنے والوں نے، دفتر نے صحیح ریکارڈ نہیں رکھا۔ ایک تو ایسی رپورٹ بلا وجہ موصی کو پریشان کرنے کا موجب بنتی ہے۔ دوسرے جماعتی نظام کی کمزوری کا بھی برا اثر پڑتا ہے۔ اب تو ٹھوس حسابات کا انتظام ہو چکا ہے۔ بڑا systematic طریقہ ہے۔ کمپیوٹر ہیں، سب کچھ ہیں۔ ایسی غلطی ہونی نہیں چاہئے۔ ہر ملک کے سیکرٹریان وصایا اور سیکرٹریان مال اپنے ملک کی ہر جماعت کے متعلقہ سیکرٹریان کو فعّال کریں اور امرائے جماعت کا بھی یہ کام ہے کہ اس کا وقتاً فوقتاً جائزہ لیتے رہا کریں۔ صرف چندہ جمع کرنا اور اس کی رپورٹ کرنا ان کا کام نہیں ہے بلکہ اس نظام کو قابل اعتماد بنانا اور مرکز اور مقامی جماعتی نظام میں مضبوط ربط پیدا کرنا بھی امراء کا کام ہے۔

اسی طرح ایک بات مبلغین اور مربیان کے حوالے سے بھی کہنا چاہتا ہوں۔ بعض جگہ مربیان مبلغین کی باقاعدہ ہر ماہ میٹنگز نہیں ہوتیں۔ مبلغ انچارج اس بات کے ذمہ دار ہیں کہ یہ میٹنگز باقاعدہ ہوں۔ جماعتی تربیتی اور تبلیغی کاموں کا بھی جائزہ ہو۔ جو بہتر کام کسی نے کیا ہے اس کے بارہ میں تبادلہ خیال ہو اور کسی کی طرف سے اس بہتر کام کا جو طریقہ کار اپنایا گیا تھا اُس سے دوسرے بھی فائدہ اٹھانے کی کوشش کریں۔ اسی طرح جو جماعتی سیکرٹریان جماعتوں کو ہدایت دیتے ہیں یا مرکز کی ہدایت پر جماعتوں کو ہدایت بھجوائی جاتی ہے اس بارے میں بھی رپورٹ دیں۔ مربیان یہ بھی دیکھا کریں کہ ہر جماعت میں اس سلسلے میں کتنا کام ہوا ہے اور جہاں سیکرٹریان فعّال نہیں ہیں۔ خاص طور پر تبلیغ اور تربیت اور مالی قربانی کے معاملے میں وہاں مربیان اور مبلغین انہیں توجہ دلائیں۔

اللہ تعالیٰ تمام عہدیداروں کو توفیق دے کہ ان کو اللہ تعالیٰ نے جو آئندہ تین سال کے لئے خدمت کا موقع دیا ہے اس میں وہ زیادہ سے زیادہ کام اپنی تمام تر صلاحیتوں کے ساتھ سرانجام دے سکیں اور اپنے ہر قول و فعل سے جماعت میں نمونہ بننے والے ہوں۔

نماز کے بعد میں ایک جنازہ بھی پڑھاؤں گا۔ یہ غائب جنازہ ہے جو محترمہ صاحبزادی طاہرہ صدیقہ صاحبہ اہلیہ مکرم صاحبزادہ مرزا منیر احمد صاحب کا ہے۔ 13 رجولائی 2016ء کو شام چھ بجے ان کی وفات ہوئی تھی۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّآ اِلَیۡہِ رَاجِعُوۡنَ۔ آپ حضرت نواب عبداللہ خان صاحب اور نواب امۃ الحفیظ بیگم صاحبہ کے ہاں پیدا ہوئیں۔ حضرت نواب محمد علی خان صاحب کی پوتی تھیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام کی نواسی تھیں۔ حضرت مرزا بشیر احمد صاحب کی بہو تھیں۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے موصیہ تھیں۔ 95 سال آپ نے عمر پائی۔ قادیان میں ابتدائی تعلیم میٹرک تک حاصل کی۔ حضرت امّاں جان رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے انہیں اپنی بیٹی بنایا ہوا تھا اور ان کے ساتھ بڑا خاص محبت اور شفقت کا سلوک تھا۔ جہلم میں مکرم صاحبزادہ مرزا منیر احمد صاحب کے ساتھ رہیں۔ جہاں ان کی (مرزا منیر احمد صاحب کی) چِپ بورڈ فیکٹری تھی جو چند ماہ پہلے جلائی گئی تھی۔ وہاں یہ صدر لجنہ کی خدمات بھی بجالاتی رہیں۔ پھر 1974ء کے جو فساد ہوئے تو جہلم کی جماعت کا بہت بڑا حصہ یہاں چِپ بورڈ فیکٹری میں جمع ہو گیا تھا اور ان دنوں میں وہاں پر مرحومہ نے افرادِ جماعت کی بڑے اچھے رنگ میں مہمان نوازی بھی کی۔ آپ کی ایک صاحبزادی ہیں امۃ الحسیب بیگم جو مکرم مرزا انس احمد صاحب جو حضرت خلیفۃ المسیح الثالث کے بیٹے ہیں ان کی بیوی ہیں۔ اور ایک بیٹے مرزا نصیر احمد صاحب ہیں۔ یہ جہلم کے امیر جماعت رہے ہیں۔ ابھی تک تھے لیکن جب ان کی فیکٹری گئی تو وہاں سے جہلم چھوڑنا پڑا۔ اسی طرح مرزا سفیر احمد حضرت خلیفۃ المسیح الرابع کے داماد ہیں یہ بھی ان کے بیٹے ہیں۔ مرحومہ بہت خوش اخلاق، ہنس مکھ اور ملنسار تھیں۔ صابر اور شاکر، دعا گو، تہجد گزار، عبادت میں شغف رکھنے والی خاتون تھیں۔ خلافت کے ساتھ بھی بڑا گہرا تعلق تھا۔ مالی تحریکات میں بڑھ چڑھ کر حصہ لینے والی تھیں۔ مہمان نوازی بھی ان کا وصف تھا۔ یہ نظام جماعت اور سلسلہ کی بہت غیرت رکھنے والی خاتون تھیں۔ نظام خلافت کے خلاف کوئی بھی بات برداشت نہیں تھی۔ اگر کوئی نظام کے خلاف، خلافت کے خلاف بات کرتا تو فوراً روک دیتیں۔ حضرت امّاں جان نے جیسا کہ میں نے کہا ان کو بیٹی بنایا ہوا تھا۔ حضرت اماں جان نے اپنا ذاتی بہت سارا جہیز کا سامان ان کو دے دیا تھا جس پہ حضرت امّاں جان کا نام بھی لکھا ہوا ہے۔

اللہ تعالیٰ مرحومہ کے درجات بلند فرمائے۔ مغفرت کا سلوک فرمائے۔ رحم کا سلوک فرمائے اور ان کی اولاد کو بھی ان کی نیکیوں پر چلنے کی توفیق عطا فرمائے اور خلافت سے ہمیشہ وابستہ رکھے۔

……☆……☆……☆……

سٹڈی ابراڈ
10 Years Quality Service 2003-2013
Study Abroad
All Services free of Cost
Prosper Overseas is the India's Leading Overseas Education Company.
About Us
Prosper Overseas is a One STOP SOLUTION to all International Study Needs. Representing over 500 Universities / Colleges in 9 countries since last 10 years
Achievements
• NAFSA Member Association , USA.
• Certified Agent of the British High Commission
• Trusted Partner of Ireland High Commission
• Nearly 100 % success Rate in Student Admissions in various institutions abroad, Training Classes, and Student Visas.
Corporate Office
Prosper Education Pvt Ltd.
1-7-27/6, Behind Green Park Hotel, Green Lands, Ameerpet, Hyderabad - 500 16, Andhra Pradesh, Phone : +91 40 49108888.

Study Abroad
10 Offices Across India
بیرون ممالک میں
اعلیٰ پڑھائی کرنے کیلئے رابطہ کریں
CMD: Naved Saigal
Website:www.prosperoverseas.com
E-mail: info@prosperoverseas.com
National helpline: 9885560884

خطبہ جمعہ

واقفین زندگی جن کے سپرد جماعت کی خدمت کا کام ہے جن میں مربیان پہلے نمبر پر ہیں
اپنی صحت کے قائم رکھنے اور سخت جانی پیدا کرنے کیلئے ورزش یا سیر کی باقاعدہ عادت ڈالیں
دوسرے ان مغربی ممالک میں غیر صحتمند غذا بھی بڑی عام ہے جس کو یہ لوگ خود بھی junk food کہتے ہیں۔ اس سے پرہیز کرنا چاہئے

بہرحال ہمیں صحتمند واقفین زندگی اور مربیان چاہئیں
اس لحاظ سے انہیں اس بات کا خیال رکھنا چاہئے کہ وہ اپنی صحت کے حوالے سے لاپرواہ اور سست نہ ہوں تاکہ اپنے کام کو احسن رنگ میں سرانجام دے سکیں

بعض دفعہ دینی خدمت کے لئے آواز کو بلند کرنا پڑتا ہے اس لئے اس لحاظ سے بھی جن کے سپرد یہ کام ہے ان کو اس طرف خاص طور پر توجہ دینی چاہئے

حقیقت میں نیکیوں میں بڑھنے والے اور اپنی حالتوں کو اللہ تعالیٰ کے حکموں کے مطابق قائم رکھنے والے وہی لوگ ہوتے ہیں جو ماں کی طرح فکرمند رہتے ہیں کہ ان کی نمازوں میں، دعاؤں میں کمی کہیں ان کی کسی کمزوری اور معصیت کے نتیجہ میں نہ ہو اس وجہ سے انہیں ایسا روحانی مریض نہ بنادے جو ناقابل علاج ہو جس کی بیماری بہت پھیل چکی ہو

اس بات کو یاد رکھنا چاہئے کہ اپنے محسنوں اور ان کی اولادوں کے لئے خاص طور پر دعائیں کرنی چاہئیں
خوشی اور غمی کے موقع پر ان کو محسوس کرنا چاہئے اور افراد جماعت کے لئے عمومی طور پر بھی ہمارے خوشی اور غمی کے اظہار ہونے چاہئیں کیونکہ جماعت بھی ایک وجود ہے اور اسی وقت احساس پیدا ہوتا ہے جب ہم ہر فرد جماعت کے درد کو اور اس کی خوشی کو محسوس بھی کریں اور یہ چیز ہے جو جماعت میں اکائی پیدا کرنے کا بھی ذریعہ ہے

بعض لوگ بعض دفعہ کہہ دیتے ہیں کہ اخباروں میں اشتہار دینے کا کیا فائدہ۔ اشتہار دینے کا فائدہ ہوتا ہے کیونکہ ان اخباروں کی سرکولیشن سے جماعت کا تعارف لوگوں میں پہنچتا ہے جبکہ لٹریچر آپ بڑی مشکل سے دو مہینے میں جتنا تقسیم کرتے ہیں بعض دفعہ ایک اخبار سے ایک دن میں وہ خبر اس سے زیادہ لوگوں تک پہنچ جاتی ہے۔ آجکل اللہ تعالیٰ کے فضل سے اخباروں کے ذریعہ جماعت کا تعارف ہوتا ہے جیسا کہ میں نے کہا بہت جگہ پہ ہو رہا ہے

حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام سے متعلق حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ کی بیان فرمودہ بعض روایات کا تذکرہ اور اسی حوالہ سے احباب کو نصائح

مکرم ڈاکٹر ادریس بنکورا صاحب نائب امیر اوّل سیرالیون اور مکرمہ منصورہ بیگم صاحبہ اہلیہ مکرم خالد سیف اللہ خان صاحب نائب امیر آسٹریلیا کی وفات
مرحومین کا ذکر خیر اور نماز جنازہ غائب

خطبہ جمعہ سیدنا امیر المومنین حضرت مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ مورخہ 22رجولائی 2016ء بمطابق 22 وفا 1395 ہجری شمسی بمقام مسجد بیت الفتوح، مورڈن۔ لندن

(خطبہ جمعہ کا یہ متن ادارہ بدر ادارہ الفضل انٹرنیشنل لندن کے شکریہ کے ساتھ شائع کر رہا ہے)

أَشْهَدُ أَنْ لَّا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ
أَمَّا بَعْدُ فَأَعُوذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ۔ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ۔ اَلرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ۔ مٰلِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ۔ إِيَّاكَ نَعْبُدُ وَإِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُ۔ اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ۔ صِرَاطَ الَّذِيْنَ أَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ غَيْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّآلِّيْنَ۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی محنت و مشقت کی عادت اور صحت کے قائم رکھنے اور جسم کو چست رکھنے کے لئے کیا آپ کا معمول تھا۔ اس کا ذکر کرتے ہوئے حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ آپ سست ہرگز نہ تھے بلکہ نہایت محنت کش تھے اور خلوت کے دلدادہ ہونے کے باوجود مشقت سے نہ گھبراتے تھے اور بارہا ایسا ہوتا تھا کہ آپ کو جب کسی سفر پر جانا پڑتا تو سواری کا گھوڑا نوکر کے ہاتھ آگے روانہ کر دیتے اور آپ پا پیادہ بیس پچیس میل کا سفر طے کر کے منزل مقصود پر پہنچ جاتے بلکہ اکثر اوقات آپ پیادہ ہی سفر کرتے۔ پیدل سفر کرتے تھے اور سواری پر کم چڑھتے اور یہ عادت پیادہ چلنے کی آپ کو آخر عمر تک تھی اور ستّر سال سے متجاوز عمر میں جبکہ بعض سخت بیماریاں آپ کو لاحق تھیں اکثر روزانہ ہوا خوری کے لئے جاتے اور چار پانچ میل روزانہ پھر آتے اور بعض اوقات سات میل پیدل پھر لیتے تھے اور بڑھاپے سے پہلے کا حال آپ بیان فرمایا کرتے تھے کہ بعض اوقات صبح کی نماز سے پہلے اٹھ کر سیر کے لئے چل پڑتے تھے اور وڈالہ تک پہنچ کر (جو بٹالہ کی سڑک پر قادیان سے تقریباً ساڑھے پانچ میل پر ایک گاؤں ہے وہاں جا کر) صبح کی نماز کا وقت ہوتا۔

(ماخوذ از ریویو آف ریلیجنز اردو نومبر 1916ء جلد 15 نمبر 11 صفحہ 402)

پس یہ نمونہ ہے ہمارے لئے، خاص طور پر واقفین زندگی کے لئے جن کے سپرد جماعت کی خدمت کا کام ہے جن میں مربیان پہلے نمبر پر ہیں کہ اپنی صحت کے قائم رکھنے اور سخت جانی پیدا کرنے کے لئے ورزش یا سیر کی باقاعدہ عادت ڈالیں۔ اگر وقت کی کمی کی وجہ سے یا کسی بھی وجہ سے سیر نہیں کر سکتے تو کچھ وقت ورزش کے لئے ضرور نکالنا چاہئے۔ بعض مربیان جو ابھی نوجوان ہیں ان کے جسم بتا رہے ہوتے ہیں کہ ورزش نہیں کرتے۔ جب پوچھو تو کہتے ہیں کہ ورزش کرتے تھے۔ کچھ عرصے سے چھوڑی ہوئی ہے۔ جتنے بڑے کام ہمارے مبلغین کے سپرد ہیں، مربیان کے سپرد ہیں انہیں اپنے آپ کو چست اور صحتمند رکھنے کے لئے ورزش کی طرف باقاعدہ توجہ دینی چاہئے۔ ہمارے باہر کے جامعات کے مربیان اپنی تعلیم مکمل کر کے کچھ عرصہ ٹریننگ کے لئے ربوہ بھی جاتے ہیں وہاں ان کے طبی معائنے بھی ہوتے ہیں۔ ڈاکٹر نوری صاحب جو وہاں دل کے سپیشلسٹ ہیں انہوں نے مجھے لکھا کہ ماشاء اللہ ہر لحاظ سے بڑے اچھے مربیان ہیں لیکن ان میں بہت سے ایسے تھے جو وزن کے لحاظ سے خطرناک حد تک زائد وزن رکھتے ہیں۔ ان کو اس طرف توجہ دینی چاہئے۔ میدان عمل میں جا کر تو اور بھی زیادہ اس لحاظ سے عدم توجہ کا شکار ہو جاتے ہیں۔

پس ایک تو ہمارے مربیان اور واقفین زندگی کو کسی نہ کسی قسم کی ورزش ضرور کرنی چاہئے اور دوسرے ان مغربی ممالک میں غیر صحت مند غذا بھی بڑی عام ہے جس کو یہ لوگ خود بھی جنک فوڈ (junk food) کہتے ہیں۔ اس سے پرہیز کرنا چاہئے۔ پس اس کا بھی خیال رکھیں۔ اگر اکیلے ہیں اگر فیملیاں ساتھ نہیں بھی تو بعض دفعہ جہاں جہاں مشن ہاؤس میں ہیں وہاں اتنا وقت تو مل ہی جاتا ہے کہ تھوڑا بہت کھانا پکانا بھی مربی کو آنا چاہئے۔ بہرحال اس طرف توجہ دینی چاہئے۔ یہ میں صرف آپ کو نصیحت نہیں کر رہا بلکہ مَیں خود بھی اللہ کے فضل سے باقاعدہ ورزش کرتا ہوں۔ سائیکل ایکسرسائز یہ یا دوسری مشینوں پہ۔ خدا تعالیٰ ابھی تک تو توفیق دے رہا ہے۔ بہرحال ہمیں صحتمند واقفین زندگی اور مربیان چاہئیں۔ اس لحاظ سے انہیں اس بات کا خیال رکھنا چاہئے کہ وہ اپنی صحت کے حوالے سے لاپرواہ اور سست نہ ہوں تاکہ اپنے کام کو احسن رنگ میں سرانجام دے سکیں۔

ایک اور واقعہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے حوالے سے حضرت مصلح موعود نے بیان کیا ہے۔ آجکل تو لاؤڈ سپیکر وغیرہ کے ذریعہ سے ہم اپنی آواز ہر جگہ پہنچا لیتے ہیں اور اس وجہ سے ہم میں سے بہت سوں کو زیادہ اونچا بولنے کی عادت نہیں رہی یا ایک حد تک اونچا بول سکتے ہیں۔ خاص طور پر جو واعظین ہیں، مربیان ہیں جب میدان عمل میں جاتے ہیں تو بعض دفعہ تبلیغ کرنی پڑتی ہے ان کو بھی یاد رکھنا چاہئے کہ ان کو اونچا بولنے کی پریکٹس کرنی چاہئے۔ بعض دفعہ ساؤنڈ سسٹم مہیا نہیں ہوتے خاص طور پر غریب ممالک میں۔ پرانے زمانے میں آواز پہنچانے کا ذریعہ نہیں تھا۔ مجمع کو آواز پہنچانے کے لئے بڑی کوشش کرنی پڑتی تھی۔ بڑا مشکل تھا۔ اور اس لئے لوگ پریکٹس بھی کرتے تھے تاکہ آواز اونچی کریں۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام عام حالات میں تو بڑا دھیمی آواز میں مخاطب ہوا کرتے تھے لیکن بوقت ضرورت جب دنیا کو اسلام کی تعلیم سے آگاہ کرنا ہو اس وقت آپ کی کیا کیفیت ہوتی تھی اس کا ایک نقشہ حضرت مصلح موعود نے یہ بیان فرمایا ہے کہ ''حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام لاہور میں جب تقریر کرنے کے لئے کھڑے ہوئے تو لاہور کا سب سے وسیع ہال (جہاں لیکچر دینا تھا) آدمیوں سے بھرا ہوا تھا اور اس قدم اژدہام تھا کہ دروازے کھول دیئے بلکہ باہر قناتیں لگائی گئیں اور وہ بھی سامعین سے بھر گئیں۔ فرماتے ہیں کہ شروع میں تو جیسا کہ عام قاعدہ ہے آپ کی آواز ذرا مدھم تھی اور بعض لوگوں نے کچھ شور بھی کیا مگر بعد میں جب آپ بول رہے تھے تو ایسا معلوم ہوتا تھا جیسے آسمان سے کوئی بگل بجایا جا رہا ہے اور لوگ مبہوت بنے بیٹھے تھے۔ تو فرماتے ہیں کہ آواز کی بلندی دینی خدمات کے اہم حالات میں سے ہے۔''

(الفضل 2مارچ 1960ء جلد 46/14 نمبر 49 صفحہ 2)

بعض دفعہ دینی خدمت کے لئے آواز کو بلند کرنا پڑتا ہے۔ اس لئے اس لحاظ سے بھی جن کے سپرد یہ کام ہے ان کو اس طرف خاص طور پر توجہ دینی چاہئے۔

بعض دفعہ بعض لوگ بڑی فکر کا اظہار کرتے ہیں کہ ہماری نیکی کی حالت ایک جیسی نہیں رہتی۔ بڑی فکر ہے یہ اس لحاظ سے بڑی اچھی بات ہے کہ انسان اپنا جائزہ لیتا رہے کہ یہ حالت جو مجھ میں نیکی کی کمی کی ہے یا نیکی میں جوشوق یا عبادات میں جوشوق پہلے تھا اس میں جو کمی ہے اس کا یہ جائزہ لیتا رہے کہ یہ کیوں ہوئی اور یہ فکر ہو کہ زیادہ دیر نہ رہے اور اس کے علاج کی فکر کرے۔ تو بہرحال یہ بڑی اچھی بات ہے۔ لیکن بعض دفعہ یہ بھی ہوتا ہے کہ یہ کوئی برائی نہیں ہوتی بلکہ زیادہ نیکی اور کم نیکی کی جو حالت ہے وہ آتی جاتی رہتی ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بھی ایک شخص آیا۔ آپ کے ایک صحابی آئے۔ انہوں نے کہا کہ یارسول اللہ! میں تو منافق ہوں۔ میں جب آپ کے پاس مجلس میں بیٹھتا ہوں تو میری حالت اور ہوتی ہے اور جب آپ کی مجلس سے اٹھ کر چلا جاتا ہوں تو میری حالت اور ہوتی ہے۔ یعنی نیکی کی اور دلی پاکیزگی کی حالت وہ نہیں رہتی جو آپ کی صحبت میں ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ یہی تو مومن کی علامت ہے۔ تم منافق نہیں ہو۔

(ماخوذ از سنن الترمذی ابواب القیامۃ والرقائق باب منہ حدیث 2514)

تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی صحبت کا جو اثر ہے ظاہر ہے آپ کی قوت قدسی اور آپ کی صحبت نے وہ اثر تو ڈالنا تھا اور ڈالا کہ آپ کے پاس بیٹھنے والے جو پاک دل ہو کر آ کر بیٹھتے تھے، کچھ سیکھنے کے لئے بیٹھتے تھے، اللہ تعالیٰ سے تعلق کے درجے بلند کرنے کے لئے بیٹھتے تھے ان پر اثر ہوتا تھا۔ اور پھر باہر جا کر اس میں کمی بھی ہوتی تھی۔ لیکن بہرحال ان صحابی کے دل میں خدا تعالیٰ کا خوف تھا۔ اخلاص تھا۔ اس لئے ان کو فکر پیدا ہوئی کہ نیکی میں کمی کی حالت کہیں لمبی نہ ہوتی چلی جائے اور ہوتے ہوتے مجھے دین سے دور نہ کر دے۔ میرے اندر کوئی منافقت نہ پیدا ہو جائے۔ یہ سوچ تھی صحابہ کی اور جب یہ احساس ہوتا ہے تو پھر انسان دعا اور استغفار سے اپنی حالت بہتر کرنے کی طرف توجہ کرتا ہے۔

حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اس مضمون کو بیان کرتے ہوئے ایک جگہ فرمایا کہ ''حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرمایا کرتے تھے کہ بعض بچوں کی صحت عموماً ماؤں کے وہم کی وجہ سے ٹھیک رہتی ہے۔ بچے کو ذرا سی بھی تکلیف ہو تو ماں اسے انتہائی سمجھ لیتی ہے کہ پتا نہیں کیا ہو گیا اور اس کا نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ وہ اس کا توجہ سے علاج کرواتی ہے اور بچہ بیماری کے مزمن ہو جانے سے بچ جاتا ہے۔ (زیادہ بڑھنے سے اور خطرناک ہونے سے بچ جاتا ہے۔) لیکن بعض مائیں ایسی ہوتی ہیں جنہیں بچہ کی بیماری کا اس وقت علم ہوتا ہے جب وہ مزمن شکل اختیار کر لیتی ہے اور علاج مشکل ہو جاتا ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں کہ غرض ماں کا وہم بھی بچے کی صحت کے لئے بہت مفید ہوتا ہے۔ اسی طرح اپنی ذات میں اس قسم کا وہم کہ شاید یہ کوئی بیماری نہ ہو بہت مفید ہے۔ (مثلاً روحانیت کا جہاں تک تعلق ہے اگر روحانیت میں کوئی کمی پیدا ہوتی ہے، عبادات میں کمی پیدا ہوتی ہے، کسی نیکی کے کرنے میں کمی پیدا ہوتی ہے اور یہ وہم ہو جائے کہ مَیں خدا تعالیٰ سے بالکل دُور تو نہیں ہٹ رہا تو ایسا وہم بھی مفید ہوتا ہے۔) فرمایا کہ اس طرح انسان خطرے کے مقابلے کے لئے تیار ہو جاتا ہے اور اپنے آپ کو اس کے حملے سے محفوظ کر لیتا ہے۔''

(ماخوذ از الفضل 7 اگست 1949ء جلد 3 نمبر 180 صفحہ 4)

پس حقیقت میں نیکیوں میں بڑھنے والے اور اپنی حالتوں کو اللہ تعالیٰ کے حکموں کے مطابق قائم رکھنے والے وہی لوگ ہوتے ہیں جو ماں کی طرح فکرمند رہتے ہیں کہ ان کی نمازوں میں دعاؤں میں کمی کہیں ان کی کسی کمزوری اور معصیت کے نتیجہ میں نہ ہو۔ اس وجہ سے انہیں ایسا روحانی مریض نہ بنا دے جو ناقابل علاج ہو جس کی بیماری بہت پھیل چکی ہو۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ تو وہ خوش قسمت تھے کہ جب اپنی حالت پر غور کر کے فکرمند ہوتے تو آپ کی صحبت میں چلے جاتے تھے اور پھر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی قوت قدسی کی وجہ سے اپنا علاج کر لیتے تھے۔ لیکن ہمیں تو اس فکر میں رہتے ہوئے اپنی عبادتوں، دعاؤں اور استغفار کے ذریعہ کو ہمیشہ اختیار کئے رکھنا چاہئے اور اس ذریعہ سے اپنا علاج کرتے رہنا چاہئے۔ اگر ہمارا وہم بھی ہو تو یہ وہم بھی لاپرواہی کی نسبت بہتر ہے کیونکہ بعض دفعہ ایسا ہوتا ہے کہ لاپرواہی خدا تعالیٰ سے دور لے جاتی ہے اور پھر آہستہ آہستہ دین سے بھی ہم دور ہٹ جاتے ہیں۔ پھر ناقابل علاج روحانی مریض بن جاتے ہیں۔ پس اس لحاظ سے بہت توجہ کی ضرورت ہوتی ہے۔

حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ ایک دفعہ یہ مضمون بیان فرما رہے تھے کہ خوشی اور غمی کا تعلق احساسات سے ہے۔ مثلاً اگر کسی گھر میں شادی ہے تو وہ شادی کی اس خوشی کے لئے اگر قرض بھی لینا ہو تو قرض لے کر وہ خوشی کرنے کی کوشش کرتا ہے اور اس کے قریبی بھی اس خوشی میں شامل ہوتے ہیں۔ لیکن جن کو اس سے کوئی تعلق نہیں ہوتا ان کے لئے اس شخص کا خوشی کرنا یا اس کے خاندان والوں کا خوشی کرنا یا اس کے قریبیوں کا خوشی کرنا اور اس کے لئے اپنے آپ کو تکلیف میں ڈالنا یا قرض لینا کوئی حیثیت نہیں رکھتا۔ ان کو اس سے کیا غرض ہے کہ کوئی خوشی مناتا ہے یا نہیں یا قرض لے کے مناتا ہے یا نہیں مناتا۔ اسی طرح کوئی شخص اپنے خاندان کا کفیل ہو اگر وہ مر جائے تو گھر میں ایک ماتم ہوتا ہے لیکن دوسرے جن کا اس سے کوئی تعلق نہیں ہوتا ان کے لئے اس کا فوت ہونا کوئی حیثیت نہیں رکھتا۔ ہزاروں لوگ روزانہ مرتے ہیں، وفاتیں ہوتی ہیں، اطلاعیں آتی ہیں لیکن جن کو ہم جانتے نہیں باوجود ان کے بارے میں علم میں آنے کے ان کا احساس نہیں ہوتا۔ جبکہ اپنا اگر کوئی قریبی فوت ہو تو بڑی شدت سے اس کا احساس ہوتا ہے۔ پھر بعض ایسے بھی ہوتے ہیں جو لوگوں کے لئے بڑی تکلیف کا باعث بنے ہوتے ہیں۔ ظالم ڈاکو ہیں، دہشت گرد ہیں جن کے مرنے سے ایک طبقے کو افسوس کے بجائے خوشی ہو رہی ہوتی ہے لیکن ان کے قریبیوں کو اس کا غم بھی ہوتا ہے۔ حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ ''یہ احساسات کا عجیب سلسلہ ہے اس پر غور کرنے سے عجیب کیفیت طاری ہوتی ہے۔ ایک بات ایک کے لئے خوشی کی گھڑی اور راحت کی واحد ساعت ہوتی ہے مگر دوسرے کے لئے ماتم کا اثر رکھتی ہے اور بہت سے ایسے ہوتے ہیں کہ ان کو نہ کسی کی خوشی میں حصہ ہوتا ہے نہ غم میں۔ (فرماتے ہیں کہ) یہ مضمون مجھے حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے ایک فقرے میں سکھایا تھا۔ (فرماتے ہیں کہ) حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام باقاعدہ اخبار پڑھا کرتے تھے۔ (اس میں بھی ہمارے ان لوگوں کے لئے جن کے سپرد دین کے کاموں کی ذمہ داری ہے ایک سبق یہ بھی ہے کہ ان کو باقاعدہ اخبار بھی پڑھنے چاہئیں اور چھوٹی چھوٹی خبروں کو بھی دیکھ لینا چاہئے۔ بہرحال فرماتے ہیں آپ باقاعدہ اخبار پڑھا کرتے تھے۔) ایک دن 1907ء کی بات ہے۔ اخبار پڑھتے ہوئے مجھے آواز دی۔ ''محمود!'' یہ آواز اس طرح دی کہ جیسے کوئی جلدی کا کام ہوتا ہے۔ (حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے حضرت مصلح موعود کو آواز دی اور ایسی آواز تھی جیسے کوئی جلدی کا کام ہوتا ہے۔ کہتے ہیں) جب میں حاضر ہوا تو آپ نے مجھے خبر سنائی۔ ایک شخص (مجھے اس کا نام یاد نہیں کہ وہ) مر گیا ہے۔ (حضرت مصلح موعود کہتے ہیں) اس پر میری ہنسی نکل گئی اور میں نے کہا مجھے اس سے کیا۔ حضرت صاحب نے فرمایا اس کے گھر میں تو ماتم پڑا ہو گا اور تم کہتے ہو مجھے کیا؟۔ (حضرت مصلح موعود فرماتے ہیں) اس کی کیا وجہ ہے۔ وجہ یہ ہے کہ جس کے ساتھ تعلق نہ ہو اس کے رنج کا اثر نہیں ہوتا''۔ اور اسی طرح اگر کوئی خوشی کی بات ہے تو اس خوشی کا اثر نہیں ہوتا۔ یہ بات حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے جب بیان فرمائی تو یہ اس موقع کی بات ہے جب حضرت خلیفۃ المسیح الاولؓ کے بیٹے میاں عبدالسلام صاحب کے نکاح کا موقع تھا اور پھر حضرت مصلح موعود نے اپنے جذبات کا اظہار اس طرح فرمایا کہ اگر حضرت خلیفۃ المسیح الاولؓ زندہ ہوتے تو کس طرح خوشی مناتے۔ خود کس قدر دعائیں کرتے اور اس وجہ سے دوسروں کو بھی کس قدر دعاؤں کی تحریک ہوتی۔ فرمایا یہ موقع اور یہ سوچ ہمارے دلوں میں خاص حرکت پیدا کرتی ہے۔ کسی پیارے کے قریبی کی خوشی کا موقع ہو تو یہ خاص حرکت پیدا کرتی ہے۔ یہ سوچ خاص حرکت پیدا کرتی ہے۔ کس طرح وہ ہمارا پیارا اپنے قریبیوں کے لئے دعا کرتا ہو گا اور فرماتے ہیں کہ یہ بات خوشی کی لہر ہمارے جسم میں سر سے پیر تک دوڑاتی ہے۔

(الفضل 2 نومبر 1922ء جلد 10 نمبر 35 صفحہ 5)

پس اس بات کو یاد رکھنا چاہئے کہ اپنے محسنوں اور ان کی اولادوں کے لئے خاص طور پر دعائیں کرنی چاہئیں۔ خوشی اور غمی کے موقع پر ان کو محسوس کرنا چاہئے اور افراد جماعت کے لئے عمومی طور پر بھی ہمارے خوشی اور غمی

کلامُ الامام

حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:

''اسلام کی حفاظت اور سچائی کے ظاہر کرنے کیلئے سب سے اوّل تو وہ پہلو ہے کہ تم سچے مسلمانوں کا نمونہ بن کر دکھاؤ'' (ملفوظات جلد4، صفحہ615)

طالبِ دعا: امیر جماعت احمدیہ بنگلور، کرناٹک

کلامُ الامام

''زندہ نبی وہی ہوسکتا ہے جس کے برکات اور فیوض ہمیشہ کیلئے جاری ہوں۔''

(ملفوظات جلد4، صفحہ629)

طالبِ دعا: سکینۃ الہ دین صاحبہ، اہلیہ مکرم سلطان محمد الدین صاحب آف سکندر آباد

کے اظہار ہونے چاہئیں کیونکہ جماعت بھی ایک وجود ہے اور اسی وقت احساس پیدا ہوتا ہے جب ہم ہر فرد جماعت کے درد کو اور اس کی خوشی کو محسوس بھی کریں اور یہ چیز ہے جو جماعت میں اکائی پیدا کرنے کا بھی ذریعہ ہے۔

حضرت خلیفۃ المسیح الاول ؓ کی اطاعت کا ایک واقعہ بیان فرماتے ہوئے حضرت مصلح موعود فرماتے ہیں کہ ’’حضرت خلیفہ اول رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے متعلق مجھے یاد ہے (کہ) وہ عبدالحکیم مرتد پٹیالوی سے جب وہ احمدی تھا بہت محبت کیا کرتے تھے اور وہ بھی آپ سے بہت تعلق رکھتا تھا یہاں تک کہ جب اس نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی مخالفت کی تو اس وقت بھی اس نے یہی لکھا کہ آپ کی جماعت میں (یعنی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی جماعت میں) سوائے مولوی نورالدین صاحب کے اور کوئی نہیں جو صحابہ کا نمونہ ہو۔ یہ شخص بیشک ایسا ہے جو جماعت کے لئے قابل فخر ہے۔ (حضرت مصلح موعود ؓ فرماتے ہیں کہ) عبدالحکیم پٹیالوی نے ایک تفسیر بھی لکھی تھی اور اس میں بہت کچھ حضرت خلیفہ اول رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے پوچھ کر لکھا تھا۔ جب عبدالحکیم نے اپنے ارتداد کا اعلان کیا تو میں نے دیکھا آپ نے گھبرا کر اپنے شاگردوں کو بلایا (یعنی حضرت خلیفہ اول نے فوری طور پر اس کے ارتداد کے اعلان پہ اپنے شاگردوں کو بلایا) اور ان سے فرمایا کہ جاؤ اور جلدی میرے کتب خانے میں سے عبدالحکیم کی تفسیر نکال دو۔ (جو تفسیر اس نے لکھی تھی وہ آپ کی لائبریری میں پڑی ہوئی تھی ان سے کہا وہاں سے فوراً نکال دو۔ فرمایا کہ) ایسا نہ ہو کہ اس کی وجہ سے مجھ پر خدا کی ناراضگی نازل ہو۔ (حضرت مصلح موعود فرماتے ہیں کہ) حالانکہ وہ قرآن کریم کی تفسیر تھی اور اس کی بہت سی آیات کی تفسیر اس (شخص) نے خود آپ سے (یعنی حضرت خلیفہ اول سے) پوچھ کر لکھی تھی مگر اس وجہ سے کہ اس پر خدا کا غضب نازل ہوا (اس نے ارتداد اختیار کیا) اس کی لکھی ہوئی تفسیر کو بھی آپ نے اپنے کتب خانے سے نکلوا دیا اور اپنے ذوق کے مطابق سمجھا کہ یہ کتاب دوسری کتب کے ساتھ مل کر ان کو پلید کر دے گی۔‘‘

(الفضل 21 جون 1944ء جلد 22 نمبر 143 صفحہ 1)

پس یہ دینی غیرت اور خدا تعالیٰ کا خوف ہے جو ہمارے لئے ایک نمونہ ہے۔

پھر بعض لوگ اعتراض کر دیتے ہیں کہ جماعتی طور پر مثلاً کسی کو سزا ملی ہے یا کسی شخص کے خلاف کارروائی ہوئی ہے تو وہ اپنے متعلق کہتا ہے کہ میرے خلاف جو فلاں کارروائی ہوئی ہے غلط ہوئی ہے اور فلاں شخص کے خلاف نہیں ہوئی اور اس کی حمایت کی گئی ہے۔ اس قسم کے اعتراض کوئی نئی چیز نہیں ہے۔ ہر زمانے میں ایسے اعتراض ملتے ہیں۔ آج بھی یہ لوگ کرتے ہیں۔ پہلے بھی کیا کرتے تھے۔ چنانچہ ایسے ہی لوگوں کا ذکر کرتے ہوئے حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ ’’حقیقت یہ ہے کہ نظام کی درستی کے لئے اتحاد خیالات کا ایک دائرہ ہوتا ہے۔ ہوسکتا ہے کہ ایک اختلاف بڑا نظر آئے لیکن اگر وہ کسی فتنے کا موجب نہ ہو تو اس اختلاف رکھنے والے کو جماعت میں شامل ہونے کی اجازت دے دی جائے۔ لیکن ایک دوسرا شخص خواہ اس سے کم اختلاف رکھتا ہو لیکن اس کا اختلاف کسی فتنے کا موجب ہو تو اسے جماعت سے نکال دیا جائے۔ فرماتے ہیں کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام سے ایک دفعہ ایک دوست نے پوچھا کہ میں ابھی شیعیت سے نکل کر (شیعہ تھا میں۔ اور شیعیت سے نکل کر) آیا ہوں اور حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے افضل سمجھتا ہوں (کیونکہ میرے پہ شیعیت کا اثر زیادہ ہے۔) پس کیا اس عقیدے کے ہوتے ہوئے مَیں آپ کی بیعت کر سکتا ہوں۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے انہیں لکھا کہ آپ بیعت کر سکتے ہیں۔ لیکن اس کے مقابلہ میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے ایک دفعہ چند آدمیوں کو (سزا کے طور پر) قادیان سے باہر چلے جانے کا حکم دے دیا اور ان کے بارے میں اشتہار بھی شائع کیا مگر وجہ صرف یہ تھی کہ وہ پنجوقتہ نماز میں حاضر نہیں ہوتے تھے اور بعض ایسے تھے کہ ان کی مجلسوں میں حقہ نوشی اور فضول گوئی کا شغل رہتا تھا۔‘‘ (حضرت مصلح موعود لکھتے ہیں کہ) اب بتاؤ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے افضل سمجھنے اور حقہ پینے میں کونسی بات بڑی ہے۔ لازماً ہر شخص یہی کہے گا کہ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے افضل سمجھنا بڑی بات ہے اور حقہ پینا چھوٹی بات ہے۔ مگر حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے ایک بڑا اختلاف رکھنے کے باوجود ایک شخص کو اپنی بیعت کی اجازت دے دی اور حقہ پینے اور ہنسی ٹھٹھا میں مشغول رہنے پر دوسروں کو مرکز سے چلے جانے کی ہدایت فرمائی۔ حالانکہ (آپ بیان فرماتے ہیں) ایک دعوت کے موقع پر خود حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اس کا انتظام کیا تھا۔ چنانچہ ترکوں کا سفیر حسین کامی جب قادیان میں آیا اور اس کے لئے دعوت کا انتظام کیا گیا۔ (حضرت مصلح موعود کہتے ہیں کہ) میں اس وقت چھوٹا تھا مگر مجھے خوب یاد ہے کہ ایک مجلس میں مولوی عبدالکریم صاحب مرحوم نے ذکر کیا کہ یہ لوگ سگریٹ کے عادی ہوتے ہیں۔ اگر ہم نے کوئی انتظام نہ کیا تو اسے تکلیف ہوگی۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا کوئی حرج نہیں کیونکہ یہ ایسی حرام چیزوں میں سے نہیں جیسے شراب وغیرہ ہوتی ہے۔ پس آپ نے وہ چیز جو اس قسم کی حرمت نہیں رکھتی جیسی شراب اپنے اندر حرمت رکھتی ہے استعمال کرنے پر تو ایک شخص کو جماعت سے خارج کر دیا اور وہ جس نے یہ کہا تھا کہ میں حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے حضرت علی کو افضل سمجھتا ہوں باوجود اس کے کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا اپنا عقیدہ یہ تھا کہ حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے افضل ہیں اسے بیعت کرنے کی اجازت دے دی۔ (آپ فرماتے ہیں کہ) درحقیقت بعض باتیں وقتی فتنے کے لحاظ سے بڑی ہوتی ہیں حالانکہ وہ اصل میں چھوٹی ہوتی ہیں اور بعض باتیں وقتی فتنے کے لحاظ سے چھوٹی ہوتی ہیں حالانکہ اصل میں وہ بڑی ہوتی ہیں۔

پس وقتی فتنے کے لحاظ سے کبھی بڑی بات کو نظرانداز کر دیا جاتا ہے اور چھوٹی بات پر ایکشن لے لیا جاتا ہے مگر ان لوگوں نے (جو اعتراض کرنے والے ہیں) کبھی عقل سے کام نہیں لیا۔ ان کا مقصد صرف اعتراض کرنا ہوتا ہے۔‘‘ (الفضل 13 ستمبر 1961ء جلد 50/15 نمبر 211 صفحہ 4)

اور بہت سارے لوگ دوسرے کے لئے کہہ دیتے ہیں۔ ان کے کچھ حمایتی پیدا ہو جاتے ہیں جن کو سزا ملتی ہے۔ ان کو پتا نہیں ہوتا کہ اصل بات کیا ہے کس وجہ سے سزا مل رہی ہے؟ تو اس لحاظ سے بلاوجہ دخل اندازیاں نہیں کرنی چاہئیں یا کسی کی سفارشیں نہیں کرنی چاہئیں۔ ہاں جب نظام سمجھتا ہے جائزہ لیا جاتا ہے تو پھر ان کی معافی بھی ہو جاتی ہے۔ اس قسم کے معترضین جیسا کہ میں نے کہا آجکل بھی ہیں۔ غلط کام کرتے ہیں اور سزا ملے تو بجائے اصلاح کے مزید نظام کے خلاف بھی بولتے ہیں اور پھر یہ بھی مطالبہ ہوتا ہے کہ ہم جیسے بھی ہیں ویسے ہی رہیں گے اس کے باوجود نظام جماعت ہمیں اپنا حصہ بنائے، ہم نے اصلاح نہیں کرنی۔

یہاں دوبارہ بھی واضح کر دوں کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے بیشک ترک سفیر کے لئے تو اس کی ضرورت کی چیز منگوا دی جو حرام تو نہیں جیسا کہ واقعہ میں بھی لکھا ہوا ہے لیکن حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو حقہ نوشی وغیرہ بڑی ناپسند تھی اور بعض دفعہ آپ نے اس سے بڑی نفرت کا اظہار کیا ہے۔

تبلیغ کے لئے کیا ذرائع استعمال کرنے چاہئیں اور کس طرح کرنی چاہئے اس بارے میں ایک موقع پر حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ ’’اس وقت نظارت دعوت و تبلیغ پمفلٹ کے ذریعہ تبلیغ کرتی ہے۔ (پمفلٹ تقسیم کئے جاتے ہیں، بروشر تقسیم کئے جاتے ہیں) لیکن پمفلٹ ایسی چیز ہے جس کا بوجھ زیادہ دیر تک نہیں اٹھایا جا سکتا۔‘‘ آپ فرماتے ہیں کہ ’’حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے زمانے میں تبلیغ اشتہارات کے ذریعہ ہوتی تھی۔ وہ اشتہارات دو چار صفحات پر مشتمل ہوتے تھے اور ان سے ملک میں تہلکہ مچ جاتا تھا۔ ان کی کثرت سے اشاعت کی جاتی تھی۔ اس زمانے کے لحاظ سے کثرت کے معنی ایک دو ہزار کی تعداد کے ہوتے تھے۔ بعض اوقات دس دس ہزار کی تعداد میں بھی اشتہارات شائع کئے جاتے تھے لیکن (فرماتے ہیں کہ) اب ہماری جماعت بیسیوں گنا زیادہ ہے۔ اب اشتہاری پروپیگنڈہ یہ ہوگا کہ اشتہارات پچاس پچاس ہزار بلکہ لاکھ لاکھ کی تعداد میں شائع ہوں پھر دیکھو کہ یہ اشتہارات کس طرح لوگوں کی توجہ کو اپنی طرف کھینچتے ہیں۔‘‘

اللہ تعالیٰ کا فضل ہے اب تو بعض جگہ بعض خبریں کئی کئی لاکھ تک پہنچ جاتی ہیں، ملینز تک پہنچ جاتی ہیں اور اس کا اثر دوسرے ملکوں پر بھی ہوتا ہے۔ اب امریکہ سے ہی ایک اطلاع تھی کہ سویڈن کی نیوز ایجنسی ہے یا ٹیلیویژن ہے انہوں نے وہاں ہمارے نمائندے سے رابطہ کیا کہ سویڈن میں اسلام کے بارے میں اب کافی توجہ پیدا ہو رہی ہے تو ہم نے بھی اس لحاظ سے آپ کا انٹرویو لینا ہے کہ سنیں یہ کیا چیز ہے۔ یہ کس وجہ سے ہے؟ یہ بھی اللہ جانتا ہے۔ تو اس طرح بھی توجہ پیدا ہو رہی ہے۔ میرے دورے کے دوران بھی وہاں لاکھوں لوگوں تک پیغام پہنچا۔ تو بہرحال اشتہارات کے ذریعہ سے یا خبروں کے ذریعہ سے یا پریس کے ذریعہ سے بہت وسیع پیمانے پر پیغام پہنچتا ہے جو عام لٹریچر کے ذریعہ سے (انسان) نہیں پہنچا سکتا۔

حضرت مصلح موعود فرماتے ہیں کہ ’’اگر اشتہارات پہلے سال میں بارہ دفعہ شائع ہوتے تھے تو اب خواہ سال میں تین دفعہ کر دیا جائے اور صفحات دو چار پر لے آئیں لیکن وہ لاکھ لاکھ دو دو لاکھ کی تعداد میں شائع ہوں تو پتا لگ جائے گا کہ انہوں نے کس طرح حرکت پیدا کی ہے‘‘۔ (الفضل 11 جنوری 1952 جلد 40/6 نمبر 10 صفحہ 4)

اور اب ہم دیکھتے بھی ہیں کہ لاکھوں کی تعداد میں شائع ہوتے ہیں تو حرکت پیدا ہوتی ہے۔ اس لئے بعض لوگ جو بعض دفعہ کہہ دیتے ہیں کہ اخباروں میں اشتہار دینے کا کیا فائدہ؟۔ (انہیں بتا رہا ہوں کہ) اشتہار دینے کا فائدہ ہوتا ہے کیونکہ ان اخباروں کی سرکولیشن سے جماعت کا تعارف لوگوں میں پہنچتا ہے جبکہ لٹریچر آپ بڑی مشکل سے دو مہینے میں جتنا تقسیم کرتے ہیں ایک اخبار سے ایک دن میں وہ خبر بعض دفعہ اس سے زیادہ لوگوں تک پہنچ جاتی ہے۔ آجکل اللہ تعالیٰ کے فضل سے اخباروں کے ذریعہ جماعت کا تعارف ہوتا ہے اور جیسا کہ میں نے کہا بہت جگہ یہ ہو رہا ہے۔

جماعت کا پریس اور میڈیا کا جو شعبہ ہے یہ بھی اللہ تعالیٰ کے فضل سے اس میں بڑا کردار ادا کر رہا ہے اور یہ وسیع پیمانے پر دنیا میں ہر جگہ ہو رہا ہے۔ پس شعبہ تبلیغ کا بھی کام ہے کہ اس تعارف سے بھرپور فائدہ اٹھائیں اور اسلام کے حقیقی پیغام کو اس ذریعہ سے پھر آگے پہنچاتے رہیں۔ یہ نہ ہو کہ ایک دفعہ اخبار میں آ گیا اور ختم ہو جائے

کلامُ الامام

’’یہ زندگی جس پر فخر کیا جاتا ہے ہیچ ہے اور
ہمیشہ کی خوشی کی وہی زندگی ہے جو مرنے کے بعد عطا ہوگی۔‘‘
(ملفوظات جلد 4، صفحہ 616)

طالب دُعا: قریشی محمد عبداللہ تیماپوری مع فیملی، افراد خاندان و مرحومین۔ صدر و امیر ضلع جماعت احمدیہ گلبرگہ، کرناٹک

کلامُ الامام

’’تم اس بات کو کبھی مت بھولو کہ
خدا تعالیٰ کے فضل و کرم کے بغیر جی ہی نہیں سکتے۔‘‘
(ملفوظات جلد 4، صفحہ 616)

طالب دُعا: الہ دین فیملیز، انکے بیرون ممالک کے عزیز رشتہ دار و دوست نیز مرحومین کرام

بلکہ آگے پھر شعبہ تبلیغ کا بھی کام ہے کہ اس ذریعہ کو تبلیغ کے لئے بھی استعمال کریں۔ اس تعارف کو تبلیغ کے لئے بھی استعمال کریں اور اس کے لئے نئے نئے راستے ڈھونڈیں۔

حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ایک دفعہ بچوں کی تربیت کے لئے ایک مضمون لکھا جس میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی ایک کہانی کا ذکر کیا۔ آپ لکھتے ہیں کہ ’’جناب امام ہمام علیہ الصلوٰۃ والسلام نے 5/ستمبر 1898ء کو بعد نماز عصر میری درخواست پر مجھے مندرجہ ذیل کہانی سنائی جس سے معلوم ہوتا ہے کہ اللہ تعالیٰ پر توکل اور بھروسہ کرنا اور سچا تقویٰ انسان کو اس قابل بنا دیتا ہے کہ خدا تعالیٰ خود اس کا کفیل ہو جاتا ہے اور ایسے طور اس کی ضرورتوں کو پورا کرتا ہے کہ کسی کو خبر بھی نہیں ہوتی۔ چنانچہ حضرت (یعنی حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام) نے فرمایا کہ ایک بزرگ کہیں سفر پر جا رہے تھے اور ایک جنگل میں ان کا گزر ہوا جہاں ایک چور رہتا تھا اور جو ہر آنے جانے والے مسافر کو لُوٹ لیا کرتا تھا۔ اپنی عادت کے موافق اس بزرگ کو بھی لُوٹنے لگا۔ بزرگ موصوف نے اسے فرمایا کہ وَفِي السَّمَآءِ رِزْقُكُمْ وَمَا تُوْعَدُوْنَ (الذاریات:23)‘‘ (یعنی آسمان میں تمہارا رزق ہے اور جس کا تم وعدہ دیئے جاتے ہو بشرطیکہ نیکیوں پہ قائم رہو۔) فرمایا کہ ’’تمہارا رزق آسمان پر موجود ہے۔ تم خدا پر بھروسہ کرو اور تقویٰ اختیار کرو۔ چوری چھوڑ دو خدا تعالیٰ خود تمہاری ضرورتوں کو پورا کر دے گا۔ چور کے دل پر اثر ہوا۔ اس نے بزرگ موصوف کو چھوڑ دیا اور ان کی بات پر عمل کیا۔ (آگے کہانی کا قصہ یہ ہے کہ) یہاں تک کہ سونے چاندی کے برتنوں میں اسے عمدہ عمدہ قسم کے کھانے ملنے لگے۔ (کہاں تو وہ چوریاں کیا کرتا تھا اور کہاں چوری چھوڑ کے جب اللہ تعالیٰ پر توکّل کیا تو کہانی یہ ہے کہ سونے چاندی کے برتنوں میں اسے کھانا ملنے لگا۔) وہ کھانے کھا کر برتنوں کو اپنی جھونپڑی کے باہر پھینک دیتا تھا۔ اتفاقاً پھر وہی بزرگ کبھی ادھر سے گزرے تو اس چور نے جو اَب بڑا نیک بخت اور متقی ہو گیا تھا اس بزرگ سے ساری کیفیت بیان کی اور کہا کہ مجھے کوئی اور آیت بتلاؤ۔ تو بزرگ موصوف نے فرمایا کہ فَوَرَبِّ السَّمَآءِ وَالْاَرْضِ اِنَّهٗ لَحَقٌّ (الذاریات:24) کہ یعنی آسمان اور زمین کے ربّ کی قسم یقیناً یہ حق ہے۔ یہ پاک الفاظ سن کر اس پر ایسا اثر ہوا کہ خدا تعالیٰ کی عظمت وجلال کا خیال کر کے تڑپ اٹھا اور اسی میں جان دے دی۔‘‘

تو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے آٹھ دس سال کے ایک بچے کو یہ کہانی سنائی اور پھر وہ آگے مضمون میں بچوں کو ہی یہ کہہ رہے ہیں کہ ’’تقویٰ اختیار کرنے سے کیسی دولت نصیب ہوتی ہے کہ وہ خدا تعالیٰ جو زمین اور آسمان کے رہنے والوں کی پرورش کرتا ہے کیا اس کے ہونے میں کوئی شک ہے۔ وہ پاک اور سچا خدا ہے جو ہم سب کو پالتا ہے پوستا ہے۔ پس اسی خدا سے ڈرو۔ اس پر بھروسہ کرو اور نیک بختی اختیار کرو۔‘‘

(الحکم 6، 13 ستمبر 1898ء جلد 2 نمبر 27-26 صفحہ 11)

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے زمانے میں بچوں کی یہ حالت تھی کہ ان کو یہ سبق دیئے جاتے تھے جو آجکل کے بڑوں کے لئے سمجھنے میں مشکل ہیں۔ پس ہمیشہ ہم میں سے ہر ایک کو یاد رکھنا چاہئے کہ تقویٰ پر چلنے کی کوشش کریں اور اللہ تعالیٰ کی ذات پر اتنا یقین ہو اور اس پر قائم ہوں کہ وہی ہے جو ہماری پرورش کرنے والا ہے۔ وہی ہے جو ہمیں پالتا پوستا ہے اور اس میں کوئی شک نہیں کہ وہی پاک اور سچا خدا ہے اور اسی سے ہمیں ڈرنا چاہئے اور اسی سے ہر وقت ہمیں مانگنا چاہئے اور اسی کے آگے ہمیں جھکنا چاہئے اور اسی پر ہمیں ہمیشہ بھروسہ کرنا چاہئے اور یہی نیکی ہے جو ایک مسلمان کے لئے اختیار کرنا ضروری ہے اور جس پر ایمان لانا ضروری ہے اور جس پر عمل کرنا ضروری ہے۔

پس بڑوں کیلئے بھی اس سبق کی بچوں سے زیادہ اہمیت ہے۔ آجکل کے دور میں جب ہم ان باتوں کو بھولتے جا رہے ہیں اور تقویٰ سے بعض دفعہ بعض لوگ جو دُور ہٹ جاتے ہیں اور اللہ تعالیٰ پہ بھروسہ کے بجائے لوگوں پہ بھروسہ زیادہ ہو جاتا ہے انکو یاد رکھنا چاہئے کہ اصل بھروسہ خدا تعالیٰ کی ذات پر ہونا چاہئے۔ پس اللہ تعالیٰ کرے کہ ہم میں سب میں یہ تقویٰ پیدا ہو۔

نماز کے بعد میں دو جنازے غائب پڑھاؤں گا۔ ایک جنازہ مکرم الحاج ڈاکٹر ادریس بنگورا صاحب نائب امیر اول سیرالیون کا ہے جو 3/مئی 2016ء کو مختصر علالت کے بعد وفات پا گئے تھے۔ اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّا اِلَيْهِ رَاجِعُوْنَ۔ آپ نے بو (Bo) شہر کے سکول میں دوران تعلیم احمدیت قبول کی۔ 1966ء میں مجلس عاملہ کے ممبر بنے اور تا وفات کسی نہ کسی عہدے پر جماعتی خدمت کی توفیق پائی۔ لمبا عرصہ بطور ڈپٹی امیر اول خدمات بجالا رہے تھے۔ کامیاب مبلغ تھے۔ بہت سے لوگوں کو آپ کے ذریعہ احمدیت قبول کرنے کی توفیق ملی۔ مسجد سے گھر دور ہونے کے باوجود فجر اور مغرب وعشاء کی نمازیں مسجد میں آکر ادا کیا کرتے تھے۔ چھٹی والے دن صبح سے عصر تک کا وقت مسجد میں گزارتے اور قرآن شریف کی تلاوت اور نوافل میں وقت صرف کرتے۔ نماز جمعہ کے پابند اور ایم ٹی اے اور خلیفۂ وقت کا خطبہ بڑی باقاعدگی سے سنتے۔ ہر وقت حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کوئی نہ کوئی کتاب زیر مطالعہ رکھتے۔ مدد کے طالب ہر شخص کی مدد کرتے۔ پیشہ کے لحاظ سے میڈیکل ڈاکٹر تھے لیکن اس کے باوجود جماعت کے لئے انہوں نے ہمہ وقت زندگی ایک لحاظ سے وقف ہی کی ہوئی تھی۔ عقیل احمد صاحب ریجنل مشنری بو نے لکھا ہے کہ کسی بھی وقت احباب جماعت مدد کی درخواست لے کر آتے اور بجٹ میں گنجائش نظر نہ آتی تو آپ یعنی مشنری ایسے لوگوں کو ڈاکٹر صاحب کے پاس لے جاتے اور کبھی بھی ایسا نہیں ہوا کہ کوئی آپ کے پاس مدد کے لئے آیا ہو اور اس کی مدد نہ کی ہو۔ مرحوم نہایت شفیق ومہربان انسان تھے۔ واقفین زندگی کا بڑی توجہ سے علاج کرتے۔ جو دوائیں میسر ہوتیں اپنے پاس سے دے دیتے اور انہیں دعا کے لئے کہتے۔ غرباء کا مفت علاج کرتے بلکہ آنے جانے کا خرچ بھی خود ادا کیا کرتے تھے۔ بہت سے مریضوں کے ہرنیا کے آپریشن مفت کئے۔ جب صحت ٹھیک نہ رہی اور کوئی مریض آجاتا تو اسے ہسپتال بھیجتے اور فیس خود ادا کرتے تھے۔ آپ کے ذریعہ ایک مخلص احمدی ڈاکٹر الحاج شیخو تامو صاحب نے بیعت کی اور جماعت کو زمین کا ٹکڑا بطور تحفہ پیش کیا۔ جب ڈاکٹر بنگورا صاحب کو پتا چلا کہ یہ بعد میں آکر قربانی میں آگے بڑھ گئے ہیں تو شہر کے درمیان میں مسجد کے لئے ایک جگہ جماعت کو دی۔ اسی طرح مسجد کی تعمیر کے لئے پینتیس ملین لیون کی خطیر رقم بھی دی۔ مرحوم احمدیت کے عاشق اور خلفاء احمدیت کے لئے نہایت اخلاص سے دعائیں کرنے والے بزرگ انسان تھے۔ مرحوم موصی تھے اور دیگر تحریکات میں بھی بڑھ چڑھ کر حصہ لیتے تھے۔ یہ وہ لوگ ہیں جو دور دراز ملکوں میں رہتے ہیں لیکن اللہ تعالیٰ کے فضل سے جب ایمان لائے تو اس میں ترقی کرتے چلے گئے۔ اللہ تعالیٰ مرحوم کے درجات بلند فرمائے اور ان کی نسلوں میں بھی احمدیت کو قائم رکھے اور ہمیشہ وفا کا تعلق رکھے۔

دوسرا جنازہ مکرمہ منصورہ بیگم صاحبہ اہلیہ خالد سیف اللہ خان صاحب نائب امیر آسٹریلیا کا ہے جو 21/جولائی 2016ء کو آسٹریلیا میں وفات پا گئیں۔ اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّا اِلَيْهِ رَاجِعُوْنَ۔ آپ نمازوں کی پابند، دعا گو، تہجد گزار، احمدیت کے لئے غیرت رکھنے والی، خلافت سے انتہائی پیار کا تعلق رکھنے والی، نیک بزرگ خاتون تھیں۔ ہسپتال میں بھی نماز کی فکر رہتی تھی۔ آخری بیماری کی وجہ سے نماز بھول جاتی تھیں تو اپنے خاوند کو کہا کہ میرے ساتھ دہرا دیا کریں (اور اس طرح نماز) پڑھ لیا کرتی تھیں۔ آپ کو بطور صدر لجنہ اماء اللہ آسٹریلیا، صدر لجنہ اماء اللہ لیبیا، اسی طرح پاکستان میں تربیلا اور حلقہ سول لائن لاہور میں خدمت کی توفیق ملی۔ اپنی ٹیم بنا کے کام کیا کرتی تھیں۔ قرآن کریم سے پیار تھا۔ باقاعدگی سے تلاوت کیا کرتی تھیں۔ اپنے بچوں کے علاوہ غیر احمدی بچوں کو بھی قرآن کریم پڑھانے کی توفیق ملی۔ مرحومہ موصیہ تھیں۔ بڑی فکر سے اپنا چندہ ادا کیا کرتی تھیں۔ حصہ جائیداد اور حصہ آمد جولائی 2016ء تک ادا شدہ تھا۔ پسماندگان میں خاوند کے علاوہ دو بیٹے اور تین بیٹیاں یادگار چھوڑی ہیں۔ سبھی مختلف رنگ میں خدمت دین میں مصروف ہیں۔ ان کے ایک بیٹے عمر خالد صاحب یہاں رہتے ہیں اور لندن کے ایک حلقے کے صدر جماعت بھی ہیں۔ ان کے ایک بیٹے آسٹریلیا میں نیشنل سیکرٹری وقف جدید ہیں۔ اللہ تعالیٰ مرحومہ کے درجات بلند فرمائے اور مغفرت اور رحم کا سلوک فرمائے۔ ان کی نسلوں میں بھی ہمیشہ اخلاص و وفا قائم رہے۔

......☆......☆......☆......

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی صداقت کا ایک زبردست ثبوت

وَلَوْ تَقَوَّلَ عَلَيْنَا بَعْضَ الْاَقَاوِيْلِ۝ لَاَخَذْنَا مِنْهُ بِالْيَمِيْنِ۝ ثُمَّ لَقَطَعْنَا مِنْهُ الْوَتِيْنَ۝

اور اگر وہ بعض باتیں جھوٹے طور پر ہماری طرف منسوب کر دیتا تو ہم اسے ضرور داہنے ہاتھ سے پکڑ لیتے۔ پھر ہم یقیناً اس کی رگ جان کاٹ ڈالتے۔ (سورۃ الحاقۃ 45 تا 47)

حضرت اقدس مرزا غلام احمد صاحب قادیانی مسیح موعود ومہدی معہود علیہ السلام بانی مسلم جماعت احمدیہ نے اسلام کی صداقت اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ اپنے رُوحانی تعلق پر متعدد مرتبہ خدا تعالیٰ کی قسم کھا کر بتایا ہے کہ میں خدا کی طرف سے ہوں۔ ایسے اکثر و بیشتر ارشادات کو یکجا کر کے ایک کتاب

’’خدا کی قسم‘‘

کے نام سے شائع کی گئی ہے۔ کتاب حاصل کرنے کے خواہش مند حضرات بذریعہ پوسٹ کارڈ/ای میل **مفت** کتاب حاصل کریں۔

E-Mail : ansarkkq@gmail.com

Ph : 01872-220186, Fax : 01872-224186

Postal-Address:Aiwan-e-Ansar,Mohalla Ahmadiyya,Qadian-143516,Punjab

For On-line Visit :https://www.alislam.org/urdu/pdf/khuda-ki-qasam.pdf

R.C | وَسِّعْ مَكَانَكَ : الہام حضرت مسیح موعود علیہ السلام

RAICHURI CONSTRUCTION
SPECIALIST IN BUILDING CONTRACTS
SINCE 1985

Office:
Plot No. 6 Durga Sadan Tarun Bharat Co.
Opp. HSG. SOC. Near Cigarette Factory
Chakala Andheri (East) Mumbai-400069
Tel 28258310, Mob. 9987652552
E-mail: raichuri.construction@gmail.com

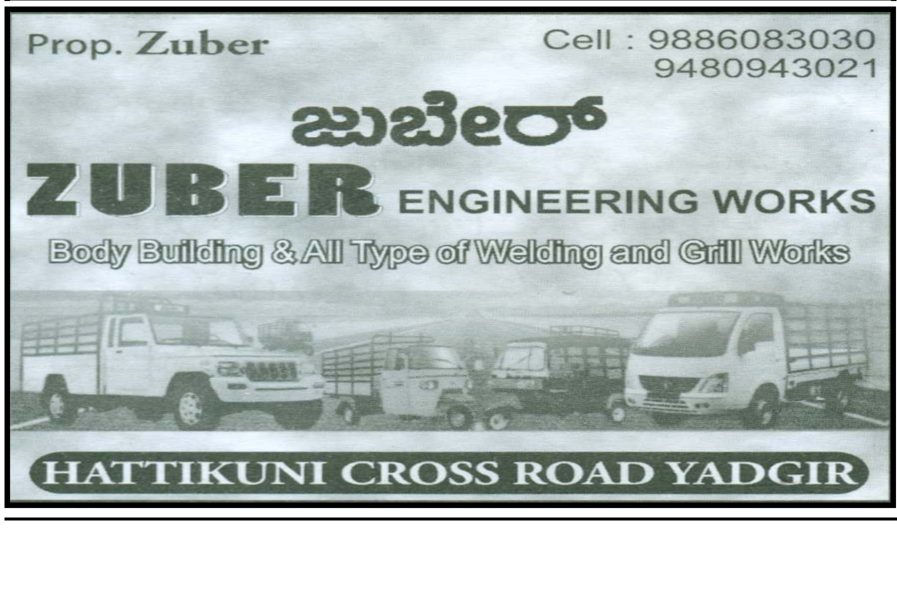

مَصَالِحُ الْعَرَب

(عربوں میں تبلیغ احمدیت کے لئے حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام اور خلفائے مسیح موعودؑ کی بشارات، گرانقدر مساعی اور ان کے شیریں ثمرات کا ایمان افروز تذکرہ)

(محمد طاہر ندیم، عربک ڈیسک یوکے)

مکرم جمال وسیم الشریف صاحب (1)

مکرم جمال وسیم الشریف صاحب کا تعلق یمن سے ہے جہاں ان کی پیدائش 1962ء میں ہوئی۔ بعد میں انہیں 2011ء میں بیعت کرنے کی توفیق ملی۔ وہ احمدیت کی طرف اپنے سفر کا احوال کچھ یوں بیان کرتے ہیں:

میرے والد اور دادا کا شمار صوفیوں کے ایک معزز طبقہ سے تھا اور وہ صوفی ازم میں رائج میلاد اور ذکر وثنا کی محفلوں کے انعقاد اور ان میں حاضری کے حددرجہ پابند تھے۔

فرقۂ ناجیہ کی تلاش

نوجوانی کی عمر سے ہی میرے دل میں حدیثوں میں مذکور فرقۂ ناجیہ میں شامل ہونے کے لئے ایک لَو لگ گئی تھی۔ چنانچہ اس کی تلاش میں میں نے مختلف اسلامی فرقوں اور دینی جماعتوں کا رخ کیا۔

صوفی ازم تو مجھے وراثت میں ملا تھا لیکن میں نے دیکھا کہ والد صاحب ذکر و میلاد کی محفلوں کو تو مقدس شعائر سمجھ کر ادا کرتے لیکن بروقت اور باجماعت نماز میں سستی کی بھی پرواہ نہ کرتے تھے۔ اس بنا پر میں صوفی ازم کو چھوڑ کر اخوان المسلمین کی ایک اصلاحی جماعت میں شامل ہوگیا۔ شروع شروع میں تو مجھے ایسے لگا جیسے مجھے صحیح اسلام مل گیا ہے۔ یہی سمجھ کر میں اس جماعت کے جملہ اجلاسات اور لیکچرز میں حاضر ہونے لگا۔ ایک دفعہ میں ان کے ایک اجلاس میں شامل ہوا جس میں ایک اعلیٰ حکومتی عہدیدار ڈاکٹر یاسین سعید نعمان کے بارہ میں مفصل لیکچر میں کہا گیا کہ اس کا تعلق اشتراکی پارٹی سے ہے اور اشتراکیت سراسر کفر ہے، جبکہ ہمارا ملک تو اسلامی ہے اور ہم اس اسلامی ملک میں ایسے حساس عہدے پر ایک کافر کو ہرگز برداشت نہیں کرسکتے۔ نیز یہ بھی کہا کہ اشتراکیت پر یقین رکھنے والا تو دنیاوی قوانین کو قرآن وسنت پر ترجیح دیتا ہے پھر ہم کیونکر اپنے ملک کے حسّاس معاملات ایسے شخص کے سپرد کردیں جو کفر کو اسلام پر ترجیح دیتا ہے۔ پھر وہاں پر ڈاکٹر یاسین صاحب کی شخصیت کے بارہ میں گالی گلوچ اور شدید بدزبانی کی گئی اور بشدت اس بات کا اظہار کیا گیا کہ ہمیں جلد اس کو اس عہدے سے ہٹا کر اس کی جگہ کسی مسلمان کو لانا چاہئے۔

جب میں نے یہ حالت دیکھی تو سمجھ گیا کہ یہ لوگ دین کو اپنے سیاسی مقاصد کے حصول کے لئے استعمال کرنا چاہتے ہیں۔ چنانچہ میں نے انہیں چھوڑ دیا بلکہ ان کی جماعت کا ممبر کارڈ بھی تنور میں جلا دیا۔

کون مشرک کون موحّد!

اس کے بعد میں اپنی گم گشتہ متاع کی تلاش میں سلفیوں کی طرف مائل ہوا اور ان کے لیکچرز سننے کے علاوہ ان کی کتب کا بھی مطالعہ کرنے لگا خصوصًا ان کتب کا جن میں انہوں نے بدعات اور خرافات کی نفی کی ہے۔ ان کتب کے مطالعہ کے بعد میں نے کہا کہ یہ لوگ نہ تو سیاست چمکانے والے ہیں نہ ہی دنیا کے عہدوں کے پیچھے بھاگتے ہیں بلکہ ان کا مقصد دین کو بدعات اور خرافات سے پاک کرنا ہے۔

میں نے ان کے قریب ہونے کا ذکر اپنے ایک دوست سے کیا تو وہ مجھے پکڑ کر ان کے پاس لے گیا اور میری طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا کہ یہ تم سے دین سیکھنا چاہتا ہے۔ ساتھ اس نے مزاح کے رنگ میں میرے بارہ میں یہ بھی کہہ دیا کہ یہ صوفی ہے۔ یہ سنتے ہی انہوں نے مجھے نہایت متعجب نگاہوں سے دیکھا اور پھر میرے دوست کو علیحدہ لے گئے اور اس سے کچھ باتیں کہنے کے بعد تین کتب دیں۔ میرے دوست نے میرا ہاتھ پکڑا اور مجھے وہاں سے لے آیا۔ راستے میں اس نے بتایا کہ وہ لوگ کہتے ہیں کہ ہمارے دروس وغیرہ میں حاضر ہونے سے قبل ان تین کتب کا مطالعہ کرواور اپنے دل کو شرک سے صاف کرنے کی کوشش کرو۔ یہ سنتے ہی میرے تو رونگٹے کھڑے ہوگئے۔ میں نے کہا کہ کیا میں ابھی تک مشرک ہوں؟ میں تو ان لوگوں کے ساتھ ایک صف میں کھڑے ہو کر نماز پڑھتا رہا ہوں۔ مجھے کیا معلوم تھا کہ جنہیں میں پکّے مسلمان سمجھ رہا تھا وہ مجھے مشرک خیال کررہے تھے۔ اس فرقہ سے شناسائی کے اس ابتدائی مرحلہ پر ہی میرا دل ان سے کھٹا ہوگیا۔ چنانچہ میں نے ان کو بھی چھوڑ کر کسی اور جماعت کی تلاش شروع کردی۔

تبلیغی جماعت کے ساتھ سفر

ایک روز میرے دوست نے کہا کہ کیا تم کسی ایسی جماعت کی تلاش میں ہو جو نہ سیاست کی طرف رجحان رکھتی ہو اور نہ ہی تکفیر بازی کی دوڑ میں شامل ہو؟ میں نے کہا میں تو ایسی جماعت کا مدّت سے متلاشی ہوں۔ اس نے کہا کہ پھر تم تبلیغی جماعت میں شامل ہو جاؤ۔ ان کی ہمارے علاقہ میں بھی ایک مسجد ہے، یہ لوگ ہفتہ وار اجلاس کرتے ہیں اور پھر مختلف دیہاتی اور شہری علاقوں میں بغرض تبلیغ نکل جاتے ہیں۔ میں نے نہ صرف ان کی مسجد میں جانا شروع کردیا بلکہ ہفتہ وار ان کے تبلیغی اجتماع میں بھی شرکت شروع کردی۔ ان کا طریق یہ تھا کہ مغرب اور عشاء کے درمیان ان کا ایک لیکچر ہوتا تھا جس کے بعد تین دن یا چالیس دن یا چار ماہ کے لئے تبلیغی دوروں پر نکلنے کے خواہشمند حضرات کے نام لکھے جاتے تھے۔ ایک روز مجھ سے بھی پوچھا گیا تو میں نے تین روز کے لئے نکلنے کی حامی بھرتے ہوئے پوچھا کہ اس کا طریق کیا ہے؟ مجھے بتایا گیا کہ یہ دشمنوں کے خلاف جہاد نہیں بلکہ اپنے نفس کے ساتھ جہاد ہے جو جہاد اکبر کہلاتا ہے۔ پھر مَیں نے حقیقت میں بھی یہی دیکھا کہ تبلیغی مہم کے دوران ان کے اکثر کام دینی امور پر عمل کرنے کی ایک مشق سے عبارت تھے۔ مثلا کھانا کھانے سے قبل اس کے آداب بیان کئے جاتے، پھر وفد کا امیر کہتا کہ اب ہم کھانے کے معاملہ میں سنت نبوی کی تطبیق کرتے ہیں چنانچہ پھر یہ لوگ ان مذکورہ آداب کے مطابق کھانا کھاتے۔ پھر سونے اور دیگر امور کے بارہ میں بھی ایسا ہی کیا جاتا۔ اس مہم کے دوران ہر روز ایک تعلیمی کلاس ہوتی ہے جس میں مندرجہ ذیل چھ صفات سکھائی جاتی ہیں: 1۔ ایمان بالتوحید 2۔ خشوع وخضوع سے معمور نماز 3۔ علم وذکر 4۔ اکرام مسلم 5۔ اخلاص نیت 6۔ دعوت وتبلیغ۔

یہ چھ صفات اس جماعت کی اساسیات میں سے ہیں اور تبلیغی جماعت والے ان صفات کو سکھانے کے لئے اپنا مال اور وقت بے دریغ خرچ کرتے ہیں۔ بعض تو اس حد تک متشدد تھے کہ گھر میں موجود ساری رقم لے کر ان صفات کو سکھانے کے لئے آجاتے جبکہ اس کے اپنے گھر والے بھوک اور فاقہ کی وجہ سے دوسروں کے آگے دستِ سوال دراز کررہے ہوتے تھے۔

میں سالہا سال تک ان کے ساتھ تبلیغی وفود کا رُکن بن کر مختلف مقامات پر جاتا رہا حتی کہ میں نے ایسے وفود کے ساتھ پاکستان اور انڈیا کا سفر بھی کیا۔ پھر میں نے اپنی بستی میں لوگوں کو ایسے تبلیغی سفروں پر آمادہ کیا اور تقریباً چالیس افراد کو ایسے وفود میں شامل کرکے اپنی دانست میں بہت نیکی کا کام کیا۔ شروع شروع میں تو لوگ تھوڑا جذبہ اور جوش دکھاتے لیکن بعد میں اپنی پرانی حالت کی طرف لَوٹ جاتے۔

مضطربانہ دعا

میں عمر کی پچاسویں سیڑھی پر قدم رکھ چکا تھا۔ رفتہ رفتہ مجھے بھی اپنے اندر تبدیلی کا احساس ہونے لگا، اور بالآخر میں بھی پست ہمتی کا شکار ہوگیا۔ مجھے کوئی راستہ دکھائی نہ دیتا تھا۔ میں کبھی کبھی پریشان ہوکر خدا تعالیٰ سے التجائیں کرتا کہ الٰہی تیرا مہدی کب آئے گا اور تیرا عیسیٰ کب آسمان سے نازل ہوگا؟ خدایا! تو مجھے اتنی مہلت ضرور دے دینا کہ میں تیرے عیسیٰ کو آسمان سے نازل ہوکر زمین میں اصلاح کرتے ہوئے دیکھ لوں۔

جماعت احمدیہ سے تعارف

میں آئے روز مولویوں کے تکفیر ودہشتگردی پر انگیخت کرنے والے پُرجوش خطابات سن سن کر تنگ آ گیا تھا۔ ایک روز ٹی وی کے سامنے بیٹھ کر کسی مختلف پروگرام کی تلاش میں چینل بدل بدل کر دیکھنے لگا۔ کچھ دیر کے بعد ہی اتفاقًا ایم ٹی اے لگ گیا جس پر مسیح موعود، مبعوث ربّانی اور امام الزمان کے القاب کا تذکرہ ہورہا تھا۔ شروع میں تو میں سمجھا کہ شاید یہ کوئی عیسائی چینل ہے۔ یہ سوچ کر میں نے چینل بدل لیا۔ پھر کچھ دیر کے بعد میرے دل میں خیال آیا کہ دیکھنا تو چاہئے کہ یہ لوگ کہتے کیا ہیں؟ چنانچہ میں نے دوبارہ جب یہ چینل لگا کر سنا تو مکرم محمد شریف عودہ صاحب کسی کالر کو جواب دیتے ہوئے کہہ رہے تھے کہ ہماری جماعت کا نام تو اَلْجماعة الإسلامية الاحمدیه ہے اور مناسب ہوگا ہمیں اسی نام سے بلایا جائے۔ یہ سن کر مجھے یقین ہوگیا کہ یہ لوگ مسلمان ہیں۔ میں نے غور سے سنا تو اس وقت یہ کہا جارہا تھا کہ ایک انڈین اور عجمی شخص کو اللہ تعالیٰ نے عربی زبان سکھائی اور وہ عربی زبان میں اپنے زمانے کا فصیح ترین شخص بن گیا۔ یہی نہیں بلکہ اس نے اپنے زمانے کے عرب وعجم اور عربی زبان کے ماہر علماء کو چیلنج دے کر کہا کہ میرے سامنے آؤ اور میرے مقابل پر عربی زبان میں تفسیر قرآن لکھ کر دکھاؤ۔ پھر کیا یہ کسی معجزہ سے کم ہے کہ کسی کو بھی سامنے آنے کی جرأت نہ ہوئی اور جو آیا اس نے منہ کی کھائی۔

میں نے کہا کہ یہ بات تو منطقی ہے لیکن چونکہ میں نے پوری بات نہیں سنی اس لئے اس بارہ میں حتمی طور پر کچھ نہیں کہہ سکتا۔ اس معاملہ کی حقیقت جاننے کی خواہش میں مَیں نے چند روز تک اس چینل کے پروگرام دیکھے۔ جس کے بعد مجھے معلوم ہوا کہ اس چینل والوں کا خیال ہے کہ مسیح ومہدی ایک ہی شخص ہے۔ میرا تو یہ ایمان تھا کہ ہم کسی روز عیسیٰ علیہ السلام کو آسمان سے نازل ہوتا ہوا دیکھیں گے۔ اور امام مہدی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی نسل سے ایک غیر معمولی شخص ہوگا۔ سالہا سال سے ایسے اعتقادات رکھنے کے بعد مسیح ومہدی کے بارہ میں جو موقف سنا اس پر تو مجھے ان سے اتفاق نہ ہوا لیکن دوسری جانب میں ان کے عیسائیوں کے ردّ میں پروگرام دیکھ کر ان کے اس جہاد کا معترف ہوگیا۔

مخالفانہ پروپیگنڈہ کا اثر

ایک روز میں نے اپنے ایک دوست سے پوچھا کہ کیا تم نے کبھی جماعت احمدیہ کا نام سنا ہے۔ اس نے کہا کہ میں نے یہ نام تو نہیں سنا تاہم میرے پاس ایک کتاب ہے جس میں تمام اسلامی جماعتوں اور فرقوں کے بارہ میں معلومات درج ہیں۔ میں نے اس کتاب میں جماعت احمدیہ کا ذکر پڑھا تو ٹھٹک کر رہ گیا کیونکہ اس میں لکھا تھا کہ جماعت احمدیہ کا اپنا علیحدہ قرآن ہے، ان کا قبلہ قادیان کی طرف ہے، شراب اور منشیات کو حلال سمجھتے ہیں، نیز ایسی ایسی باتوں کا ذکر تھا جسے پڑھ کر میری طبیعت میں شدید گھبراہٹ پیدا ہوگئی۔ اس کتاب کو پڑھ کر میرے دل میں احمدیت کے بارہ میں نرم گوشہ کی جگہ نفرت اور بغض پیدا ہوگیا۔

میں نے جب ان امور کے بارہ میں جماعت کا موقف تلاش کرکے سنا کہ یہ محض افترا ہے تو میری حیرت اور اضطراب میں مزید اضافہ ہوگیا۔ میں نے کہا کہ اس کتاب کا مؤلف ایک معروف عالم دین ہے۔ جماعت احمدیہ اس کی تمام باتوں کا انکار کرتی ہے جو اس نے اپنی اس کتاب میں ان کے متعلق لکھی ہیں۔ پھر کیا اس عالم دین نے جھوٹ لکھا ہے؟ اگر ایسی بات ہے تو اس نے جان بوجھ کر جھوٹ کیوں لکھا؟ اور اگر اس عالم دین کی بات سچی ہے تو پھر جماعت احمدیہ کے انکار کا کیا مطلب ہے؟ ان خیالوں کی رَو میں بہتے بہتے میں حیرت واستعجاب کی تصویر بن کے رہ گیا۔

طریقِ معرفت حق پر سفر کی ابتدا

میں ایم ٹی اے پر پروگرام الحوار المباشر لگا کر ان خیالات میں ڈوبا ہوا تھا کہ اچانک مجھے محمد شریف عودہ صاحب کی آواز سنائی دی۔ وہ کہہ رہے تھے کہ اگر بانیٔ جماعت احمدیہ کی سچائی کے بارہ میں جاننا چاہتے ہو تو اس کے لئے وہ طریق اختیار کرو جس کا ذکر خود بانیٔ جماعت نے اپنی کتب میں کیا ہے اور وہ یہ ہے کہ استخارہ کریں اور خدا تعالیٰ سے پوچھیں کہ اے خبیر تو مجھے مرزا غلام احمد کے بارہ میں بتا کہ کیا یہ تیرے حضور مقبول ہے یا مردود؟! میں نے جب یہ کلمات سنے تو فورًا کہہ اٹھا کہ یہی تو میرے سوال کا جواب ہے اور یہ ایسا طریق ہے جس پر چل کر معرفتِ حق وصداقت کی منزل تک پہنچا جاسکتا ہے۔

میں نے اسی رات ہی دو رکعت نماز ادا کی اور ایم ٹی اے پر بتائے گئے طریق کے مطابق نہایت تضرع وابتہال کے ساتھ استخارہ کیا۔ رات کو سویا تو ایسے محسوس ہوا کہ کوئی شخص نہایت دردناک آواز میں مجھے اپنی طرف بلاتے ہوئے کہتا ہے: اے جمال، اے جمال!۔ مجھے لگتا ہے مجھے پکارنے والا یہ شخص کہیں میرے قریب ہی ہے۔ لیکن وہ مجھے نظر نہیں آتا۔ میں یہ آواز سننے کے بعد ہڑبڑا کر اٹھ بیٹھا۔ پھر یہ سلسلہ کئی راتوں تک جاری رہا۔ ہر رات مجھے وہی دردناک آواز سنائی دیتی اور کوئی مجھے میرا نام لے کر پکارتا۔ میں نے اس رؤیا سے یہی معنی اخذ کیا کہ شاید میرے لئے یہ کوئی انذار ہے۔ چنانچہ اس رؤیا کی وجہ سے مجھے خدا تعالیٰ کی طرف زیادہ رجوع کرنے کی توفیق ملی۔

............(باقی آئندہ)

(بشکریہ اخبار الفضل انٹرنیشنل 8؍جولائی 2016)

......☆......☆......☆......

جھوٹ ایک ایسی برائی ہے جو بظاہر معمولی لگتی ہے لیکن بہت بڑی ہے بیعت اور تقویٰ کا یہ تقاضا ہے کہ ہم اس برائی سے بچیں

بڑے بڑے عارف اور صدّیقوں کے لئے آخری اور کڑی منزل غضب سے بچنا ہی ہے

خطبہ جمعہ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ فرمودہ 10؍جون 2016 بطرز سوال و جواب
بمطابق منظوری سیّدنا حضور انور ایّدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

سوال روزوں کی فرضیت کی اہمیت کس بنا پر ہے، اس بارہ میں حضور انور نے کیا ارشاد فرمایا؟

جواب حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: روزوں کی فرضیت کی اس لئے اہمیت نہیں ہے کہ اسلام سے پہلے مذاہب میں بھی روزے مقرر کئے گئے تھے بلکہ اہمیت اس بات کی ہے کہ تا کہ تم تقویٰ اختیار کرو، تا کہ تم برائیوں سے بچ جاؤ...... ایک مہینہ تربیت کا مہیا کیا گیا ہے، اس میں اپنے تقویٰ کے معیار بڑھاؤ۔ یہ تقویٰ تمہارے نیکیوں کے معیار بھی بلند کرے گا۔ یہ تمہیں مستقل نیکیوں پر قائم بھی کرے گا اور اللہ تعالیٰ کا قرب بھی دلائے گا اور اسی طرح گزشتہ گناہ بھی معاف ہوں گے۔

سوال روزوں میں کن باتوں کو مدّنظر رکھنا ضروری ہے۔حضور انور نے اس بارہ میں کیا ارشاد فرمایا؟

جواب حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: روزہ کیا ہے؟ یہ ایک مہینہ خدا تعالیٰ کی رضا کی خاطر اپنے آپ کو اُن جائز باتوں سے بھی روکنا ہے جن کی عام حالات میں اجازت ہے۔ پس جب اس مہینہ میں انسان اللہ تعالیٰ کی رضا کی خاطر جائز باتوں سے رُکنے کی کوشش کرتا ہے تو پھر یہ تو نہیں ہوسکتا کہ ایک انسان ناجائز باتوں اور برائیوں کو کرے۔ اگر کوئی اس روح کو سامنے رکھتے ہوئے روزے نہیں رکھتا کہ میں نے یہ دن اللہ تعالیٰ کی رضا کو مقدم رکھتے ہوئے گزارنے ہیں اور ہر اس بات سے بچنا ہے جس سے بچنے کا اللہ تعالیٰ نے حکم دیا ہے اور ہر اس بات کو کرنا ہے جسکے کرنے کا اللہ تعالیٰ نے حکم دیا ہے، اگر یہ روح مدنظر نہیں، تو یہ روزے بے فائدہ ہیں۔

سوال تقویٰ کے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے کیا فوائد بیان فرمائے؟

جواب حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: تقویٰ کے فوائد جو ہمیں قرآن کریم میں ملتے ہیں اس میں ایک فائدہ اللہ تعالیٰ نے خود یہ بیان فرمایا ہے کہ فَاتَّقُوا اللّٰہَ یٰۤاُولِی الۡاَلۡبَابِ لَعَلَّکُمۡ تُفۡلِحُوۡنَ (المائدۃ:101) یعنی اے عقلمندو! اللہ کا تقویٰ اختیار کرو تا کہ تم فلاح پاؤ، بامراد ہو جاؤ۔ پس کون ہے جو کامیابی حاصل نہیں کرنا چاہتا۔ دُنیا کی کامیابیاں تو یہیں رہ جانی ہیں اصل کامیابی تو وہ ہے جو اگلے جہان کی کامیابی ہے اور وہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ اگر تمہارے میں عقل ہے تو سن لو کہ وہ کامیابی تقویٰ پر قائم ہونے سے ہی ملے گی۔

سوال غصّہ اور غضب سے بچنے کے متعلق حضور انور نے کیا فرمایا؟

جواب حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ارشادات کے حوالہ سے فرمایا: ’’اہل تقویٰ کے لئے یہ شرط ہے کہ وہ اپنی زندگی غربت اور مسکینی میں بسر کریں۔ یہ تقویٰ کی ایک شاخ ہے جس کے ذریعہ سے ہمیں ناجائز غضب کا مقابلہ کرنا ہے۔ بڑے بڑے عارف اور صدّیقوں کے لئے آخری اور کڑی منزل غضب سے بچنا ہی ہے۔ عُجب و پندار غضب سے پیدا ہوتا ہے۔ اور ایسا ہی کبھی خود غضب عُجب و پندار کا نتیجہ ہوتا ہے۔ کیونکہ غضب اس وقت ہو گا جب انسان اپنے نفس کو دوسرے پر ترجیح دیتا ہے۔ میں نہیں چاہتا کہ میری جماعت والے آپس میں ایک دوسرے کو چھوٹا یا بڑا سمجھیں۔ یا ایک دوسرے پر غرور کریں یا نظر استخفاف سے دیکھیں۔ خدا جانتا ہے کہ بڑا کون ہے یا چھوٹا کون ہے۔ یہ ایک قسم کی تحقیر ہے۔ جس کے اندر حقارت ہے، ڈر ہے کہ یہ حقارت بیج کی طرح بڑھے اور اس کی ہلاکت کا باعث ہو جاوے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: اگر کسی کو حقیر سمجھتے ہو، چھوٹا سمجھتے ہو، کم تر سمجھتے ہو، کسی قسم کا استہزاء کرتے ہو، کسی کو کم نظر سے دیکھتے ہو تو یہ چیزیں حقارت کے زُمرہ میں آتی ہیں اور یہ حقارت کا بیج جب دل میں قائم ہو جائے تو وہ بڑھتی ہے اور پھر نتیجہ کیا نکلتا ہے کہ انسان کو ہلاک کر دیتی ہے۔

سوال بڑا کون ہے؟ اس بارہ میں حضور پُرنور ایدہ اللہ تعالیٰ نے کیا ارشاد فرمایا؟

جواب حضور انور نے حضرت مسیح موعودؑ کے ارشاد کے حوالہ سے فرمایا: بعض آدمی بڑوں کو مل کر بڑے ادب سے پیش آتے ہیں لیکن بڑا وہ ہے جو مسکین کی بات کو مسکینی سے سنے، اس کی دلجوئی کرے، اس کی بات کی عزت کرے۔ کوئی چِڑ کی بات منہ پر نہ لاوے کہ جس سے دکھ پہنچے۔ خدا تعالیٰ فرماتا ہے وَلَا تَنَابَزُوۡا بِالۡاَلۡقَابِ ؕ بِئۡسَ الِاسۡمُ الۡفُسُوۡقُ بَعۡدَ الۡاِیۡمَانِ ۚ وَمَنۡ لَّمۡ یَتُبۡ فَاُولٰٓئِکَ ہُمُ الظّٰلِمُوۡنَ۔ تم ایک دوسرے کا چِڑ کے نام نہ لو۔ یہ فعل فُسّاق و فُجّار کا ہے۔ جو شخص کسی کو چِڑاتا ہے وہ نہ مرے گا جب تک وہ خود اسی طرح مبتلا نہ ہو گا۔ اپنے بھائیوں کو حقیر نہ سمجھو۔ جب ایک ہی چشمہ سے کُل پانی پیتے ہو تو کون جانتا ہے کہ کس کی قسمت میں زیادہ پانی پینا ہے۔ مکرم و معظّم کوئی دُنیاوی اصولوں سے نہیں ہو سکتا۔ خدا تعالیٰ کے نزدیک بڑا وہ ہے جو متقی ہے۔ اِنَّ اَکۡرَمَکُمۡ عِنۡدَ اللّٰہِ اَتۡقٰکُمۡ ؕ اِنَّ اللّٰہَ عَلِیۡمٌ خَبِیۡرٌ۔ (الحجرات:14)

سوال متقی کون ہے؟ اس بارہ میں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے کیا ارشاد فرمایا؟

جواب حضور پُرنور ایدہ اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح موعودؑ کے ارشاد کے حوالہ سے فرمایا: خدا کے کلام سے پایا جاتا ہے کہ متقی وہ ہوتے ہیں جو حلیمی اور مسکینی سے چلتے ہیں۔ وہ مغرورانہ گفتگو نہیں کرتے۔ ان کی گفتگو ایسی ہوتی ہے جیسے چھوٹا بڑے سے گفتگو کرے۔ ہم کو ہر حال میں وہ کرنا چاہئے جس سے ہماری فلاح ہو۔ اللہ تعالیٰ کسی کا اجارہ دار نہیں۔ وہ خاص تقویٰ کو چاہتا ہے۔ جو تقویٰ کرے گا وہ مقام اعلیٰ کو پہنچے گا۔

سوال سچّی فراست اور سچّی دانش کب حاصل ہوتی ہے؟

جواب حضور پُرنور ایدہ اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح موعودؑ کے ارشاد کے حوالہ سے فرمایا فرمایا: سچی فراست اور سچی دانش اللہ تعالیٰ کی طرف رجوع کئے بغیر حاصل ہی نہیں ہو سکتی۔ اسی واسطے تو کہا گیا ہے کہ مومن کی فراست سے ڈرو کیونکہ وہ نُورِ الٰہی سے دیکھتا ہے۔ صحیح فراست اور حقیقی دانش ......کبھی نصیب نہیں ہو سکتی جب تک تقویٰ میسر نہ ہو۔ پارسا طبع ہو جاؤ۔ جب تمہارے دل پاک ہو جائیں گے اور ادھر عقل سلیم سے کام لو گے اور تقویٰ کی راہوں پر قدم مارو گے پھر ان دونوں کے جوڑ سے وہ حالت پیدا ہو جائے گی کہ رَبَّنَا مَا خَلَقۡتَ ہٰذَا بَاطِلًا ۚ سُبۡحٰنَکَ فَقِنَا عَذَابَ النَّارِ۔

سوال لوگ کہتے ہیں خدا نہیں ہے۔ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے اس کا کیا جواب ارشاد فرمایا؟

جواب حضور انور نے فرمایا: ایک طرف علم اور عقل آجکل کے لوگوں کو اللہ تعالیٰ سے دُور لے جا رہی ہے۔ دوسری طرف اللہ تعالیٰ فرماتا ہے عقل اور علم سے کام لو گے تو اللہ تعالیٰ کے وجود کا پتا لگے گا۔ اللہ تعالیٰ کی صنّاعی کا پتا لگے گا۔ آجکل لوگ کہتے ہیں کہ خدا نہیں۔ خدا اس لئے نظر نہیں آتا کہ ان کے دین کی آنکھ اندھی ہے۔ اپنی عقل اور علم کو صرف دُنیاوی معیار پر پرکھتے ہیں۔ صرف دُنیا کی طرف توجہ ہے اور دین سے اس لئے ہٹ گئے ہیں کہ ان کے دین فرسودہ اور پرانے ہو چکے ہیں۔ ان کے لئے اللہ تعالیٰ کی رہنمائی نہیں رہی۔ اس لئے اس بارے میں سوچ بھی نہیں سکتے، عقل بھی نہیں کر سکتے۔ ہمارے دین میں تو ہمارے لئے قرآن کریم ہی کتاب ہے اور وہ ہمیشہ کے لئے علم و معرفت سے پُر کتاب ہے۔ قرآن کریم پر غور اور تدبر تقویٰ میں بڑھاتا ہے اللہ تعالیٰ کی صنّاعی کی طرف توجہ دلاتا ہے۔ اور تقویٰ میں جب انسان بڑھتا ہے تو پھر خدا تعالیٰ کو دیکھتا ہے۔ یعنی تقویٰ خدا تعالیٰ کو دکھاتا ہے۔ اللہ تعالیٰ کا وجود پھر غور کرنے والے کو، تقویٰ میں ترقی کرنے والے کو پہاڑوں کی بلندی میں بھی نظر آتا ہے اور گہری گھاٹیوں میں بھی نظر آتا ہے۔ دریاؤں میں بھی اللہ تعالیٰ کا وجود نظر آتا ہے اور سمندروں میں بھی نظر آتا ہے۔ چاند اور ستاروں میں بھی نظر آتا ہے۔ کائنات کے مختلف سیّاروں میں نظر آتا ہے۔ ایک حقیقی مومن صرف خشک عقل اور منطق پر نہیں چلتا بلکہ اللہ تعالیٰ سے تعلق پیدا کر کے اللہ تعالیٰ سے نور حاصل کرتا ہے۔ پس روزوں میں اس نور کی بھی ہمیں تلاش کرنی چاہئے کہ رمضان کا مقصد مادی چیزوں میں کمی کر کے، ظاہری غذا کو کم کر کے روحانی چیزوں کی تلاش ہے اور اس میں بھی ہمیں بڑھنے کی کوشش کرنی چاہئے اور اس کیلئے حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا کہ ہر انسان تزکیۂ نفس کی کوشش کرے۔ اپنے نفس کو پاک کرنے کی کوشش کرے اور اپنے قویٰ اور طاقتوں کو پاکیزہ کرنے کی کوشش کرے۔ اگر اپنے قویٰ اور طاقتوں کا صحیح استعمال کرنا ہے تو حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا کہ ان کی تطہیر کرو۔ ان کو پاک صاف کرو اور یہی وہ تقویٰ ہے جو اللہ تعالیٰ ہم سے چاہتا ہے۔

سوال جھوٹ سے بچنے کے متعلق حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے کیا نصیحت فرمائی؟

جواب حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: جھوٹ ایک ایسی برائی ہے جو بظاہر معمولی لگتی ہے لیکن بہت بڑی ہے۔ بیعت اور تقویٰ کا یہ تقاضا ہے کہ ہم اس برائی سے بچیں اور یہاں باہر کے ممالک میں جو احمدی آرہے ہیں ان میں بہت سارے ایسے ہیں جو آئے بھی اس لئے ہیں کہ دین کی وجہ سے باہر نکلے ہیں۔ اپنے ملک میں ان کو دین پر عمل کرنے کی اجازت نہیں تھی۔ آزادی سے اپنے دین کے اظہار کی اجازت نہیں تھی۔ تو ہمیں خاص طور پر مغربی ممالک میں رہنے والوں کو بہت زیادہ احتیاط کرنی چاہئے کہ ہمارا ہلکا سا بھی کوئی فعل ایسا نہ ہو جس سے یہ اظہار ہوتا ہو یا ہماری زبان سے کوئی ایسا لفظ نہ نکلے جس سے یہ اظہار ہوتا ہو کہ یہ جھوٹ ہے یا اپنی کسی غلط بیانی کی وجہ سے ہم غلط قسم کے فائدے اٹھا رہے ہیں۔ پس تقویٰ کے معیار کو سامنے رکھتے ہوئے ہر ایک کو اپنے جائزے لینے کی ضرورت ہے۔

سوال ایک احمدی کے قول و فعل میں مطابقت ہونی چاہئے اس بارہ میں حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے کیا ارشاد فرمایا؟

جواب حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ارشاد کے حوالہ سے فرمایا: اللہ کا خوف اسی میں ہے کہ انسان دیکھے کہ اس کا قول و فعل کہاں تک ایک دوسرے سے مطابقت رکھتا ہے۔ پھر جب دیکھے کہ اس کا قول و فعل برابر نہیں تو سمجھ لے کہ وہ موردِ غضبِ الٰہی ہو گا۔ جو دل ناپاک ہے خواہ قول کتنا ہی پاک ہو وہ دل خدا کی نگاہ میں قیمت نہیں پاتا۔ بلکہ خدا کا غضب مشتعل ہو گا۔ پس میری جماعت سمجھ لے کہ وہ میرے پاس آئے ہیں اسی لئے کہ تخم ریزی کی جاوے جس سے وہ پھلدار درخت ہو جاوے۔ پس ہر ایک اپنے اندر غور کرے کہ اس کا اندرونہ کیسا ہے اور اس کی باطنی حالت کیسی ہے۔ اگر ہماری جماعت بھی خدانخواستہ ایسی ہے کہ اس کی زبان پر کچھ ہے اور دل میں کچھ ہے تو پھر خاتمہ بالخیر نہ ہو گا۔

......☆......☆......☆......

سیّدنا حضرت امیرالمومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا دورہ ڈنمارک وسویڈن، مئی 2016ء

☆ ہر عہدیدار کا ہر لیول پر کام ہے کہ وہ ایسے لوگوں کو جو دُور ہٹے ہوئے ہیں قریب لانے کی کوشش کرے۔ آپ یہ ذہن میں رکھیں کہ کسی کو دُور کرنا آسان کام ہے اور کسی کو قریب لانا یہ بہت مشکل کام ہے ☆ آپ کے مجلس شوریٰ کے جو فیصلہ جات ہیں ان پر عمل کا جائزہ لیتے رہیں ☆ تربیت کا شعبہ بہت اہم شعبہ ہے۔ تربیت کی طرف بہت زیادہ توجہ کی ضرورت ہے

(نیشنل مجلس عاملہ خدّام الاحمدیہ سویڈن کو حضور ایّدہ اللہ تعالیٰ کی ہدایات و نصائح)

☆ ہر تین ماہ کا پروگرام بنا کر اپنا ٹارگٹ حاصل کریں ☆ انصار کا mta سے تعلق جوڑیں، گھر میں بیوی بچوں سبھی کا mta سے تعلق ہو، خطبہ جمعہ باقاعدہ سنا کریں اور گھر میں فیملی کو بھی سنائیں ☆ نمازوں کی طرف اور قرآن کریم کی تلاوت کی طرف توجہ دیں ☆ جہاں دو چار گھر ہیں تو مل کر باجماعت نماز پڑھ لیا کریں ☆ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام اور خلفاء کے اقتباسات نکال کر انصار کو بھیجیں

(نیشنل مجلس عاملہ انصار اللہ سویڈن کو حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی ہدایات و نصائح)

☆ تبلیغ کے لئے اشتہار دیں ☆ اخباروں سے رابطے کریں اور نئی راہیں نکالیں، پریس اور میڈیا سے آپ کا رابطہ ہونا چاہئے ☆ لائحہ عمل بنائیں، سال کا منصوبہ بنائیں، پانچ سال کا منصوبہ بنائیں ☆ ہر ایک کو mta سے وابستہ کریں ☆ نمازوں کے قیام کی طرف توجہ دیں اور قرآن کریم کی تلاوت کی طرف توجہ دلائیں ☆ تربیتی پروگرام بنائیں اور سب کو فعّال کریں ☆ جن کو مالی قربانی، چندوں کی ادائیگی کی طرف توجہ نہیں ہے اور وہ کم دیتے ہیں، ان کو توجہ دلائیں

(نیشنل مجلس عاملہ سویڈن کو حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی ہدایات و نصائح)

رپورٹ: عبد الماجد طاہر، ایڈیشنل وکیل التبشیر لندن

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی مورخہ 21، 22، 23 مئی 2016 کی مصروفیات

21 مئی 2016ء (بروز ہفتہ)

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے صبح تین بج کر 45 منٹ پر مسجد ناصر تشریف لاکر نماز فجر پڑھائی۔ نماز کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی رہائشگاہ پر تشریف لے گئے۔

صبح حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے دفتری ڈاک، خطوط اور رپورٹس ملاحظہ فرمائیں اور ہدایات سے نوازا۔ یہاں گوتھن برگ قیام کے دوران بھی لندن مرکز اور دوسرے مختلف ممالک سے باقاعدہ روزانہ خطوط و رپورٹس بذریعہ Fax اور ای میل موصول ہوتی ہیں اور حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز روزانہ ساتھ کے ساتھ یہ ڈاک ملاحظہ فرماتے ہیں اور اپنے دستِ مبارک سے ہدایات سے نوازتے ہیں۔

انفرادی و فیملی ملاقاتیں

پروگرام کے مطابق گیارہ بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنے دفتر تشریف لائے اور فیملیز ملاقاتیں شروع ہوئیں۔ آج صبح کے اس سیشن میں 40 فیملیز کے 126 ر افراد نے اپنے پیارے آقا سے ملاقات کی سعادت پائی۔ آج ملاقات کرنے والوں میں گوتھن برگ کی مقامی جماعت کے علاوہ سویڈن کی جماعت سٹاک ہوم سے آنے والی فیملی نے بھی شرف ملاقات پایا۔ اس کے علاوہ ہمسایہ ممالک ناروے اور فِن لینڈ سے آنے والے احباب نے بھی ملاقات کی سعادت پائی۔ اسی طرح پاکستان سے آنے والے بعض احباب نے بھی شرف ملاقات پایا۔ ہر ایک نے اپنے پیارے آقا کے ساتھ تصویر بنوانے کی سعادت پائی۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ازراہ شفقت تعلیم حاصل کرنے والے طلباء اور طالبات کو قلم عطا فرمائے اور چھوٹی عمر کے بچوں اور بچیوں کو چاکلیٹ عطا فرمائے۔ ملاقاتوں کا یہ پروگرام دوپہر دو بجے تک جاری رہا۔ بعد ازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مسجد ناصر تشریف لاکر نماز ظہر و عصر جمع کر کے پڑھائی۔

اعلان نکاح

نمازوں کی ادائیگی کے بعد مکرم آغا یحییٰ خان صاحب مبلغ انچارج سویڈن نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی اجازت سے ایک نکاح کا اعلان فرمایا۔ حضور انور ازراہ شفقت اس دوران تشریف فرما رہے۔ یہ نکاح عزیزہ آمنہ حلیم لون بنت مکرم عبدالحلیم لون صاحب ڈنمارک کا عزیزم عرفان احمد ابن مکرم مبارک احمد صاحب مرحوم (سویڈن) کے مابین طے پایا تھا۔ اعلان نکاح کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے دعا کروائی۔ اس کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی رہائشگاہ پر تشریف لے گئے۔

نیشنل مجلس عاملہ خدام الاحمدیہ سویڈن کی حضور انور کے ساتھ میٹنگ

پروگرام کے مطابق ساڑھے چھ بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز میٹنگ ہال میں تشریف لائے جہاں نیشنل مجلس عاملہ خدام الاحمدیہ سویڈن کی حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ میٹنگ ہوئی۔ حضور انور نے دعا کروائی۔ بعد ازاں معتمد نے حضور انور کے دریافت فرمانے پر بتایا کہ ہماری چار مجالس ہیں اور یہ مجالس اپنی ماہانہ رپورٹ بھجواتی ہیں۔ ان تمام رپورٹس کی روشنی میں ایک فائنل رپورٹ تیار کر کے صدر صاحب کو دیتا ہوں۔

حضور نے دریافت فرمایا کہ کیا مہتممین اپنے اپنے شعبوں کی رپورٹ پر کوئی تبصرہ کرتے ہیں اور واپس مجالس کو بھجواتے ہیں۔ اس پر معتمد نے بتایا کہ دو تین مہتمم بھجواتے ہیں۔ اس پر حضور انور نے فرمایا کہ ہر مہتمم کو اپنے اپنے شعبہ کی رپورٹ پر تبصرہ کر کے واپس مجالس کو بھجوانا چاہئے۔ ہفتہ میں ایک دفعہ، مہینہ میں دو دفعہ آکر اپنے اپنے شعبہ کی رپورٹس دیکھا کریں اور پھر ان پر اپنا تبصرہ کریں اور واپس اپنے اپنے شعبوں کے ناظمین کو بھجوایا کریں۔

☆ مہتمم امور طلباء سے حضور انور نے دریافت فرمایا کہ یونیورسٹیز اور کالجز میں آپ کے طلباء کی تعداد کیا ہے؟ مجالس سے پتہ کروائیں کہ کتنے طلباء یونیورسٹیز اور کالجز میں پڑھ رہے ہیں۔ آپ کے ان طلباء سے ذاتی رابطے ہونے چاہئیں۔ اپنے طلباء کی سٹوڈنٹ ایسوسی ایشن بنائیں۔ ان کے سیمینار آرگنائز کریں۔ اس طرح یہ اکٹھے ہوں گے اور خدام کے پروگراموں میں دلچسپی بڑھے گی۔

☆ مہتمم مال سے حضور انور نے دریافت فرمایا کہ کتنے خدام چندہ مجلس ادا کرتے ہیں۔ اس پر مہتمم مال نے بتایا کہ 222 خدام چندہ دیتے ہیں اور ہمارا بجٹ 2,89000 کرونر ہے۔ ہمارا چندہ 80 کرونر فی کس ہے۔ چندہ اجتماع 16 ہزار کرونر ہے۔ گزشتہ سال اجتماع پر 20 ہزار کرونر خرچ ہوا تھا۔

☆ مہتمم تجنید نے اپنی رپورٹ پیش کرتے ہوئے بتایا کہ خدام کی تجنید 246 ہے۔

☆ مہتمم اشاعت نے بتایا کہ ہم نے خدام کا رسالہ شائع کیا ہے۔ یہ سویڈش زبان میں ہے۔ اس کا نام ''چمکتا ہوا ستارہ'' ہے۔ 1995ء میں حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ نے اس کی منظوری عطا فرمائی تھی۔ اب امسال اس رسالہ کا دوسرا شمارہ شائع کیا ہے۔ اس پر حضور انور نے فرمایا کہ 21 سال بعد دوسرا شمارہ نکالا ہے۔ اِس حساب سے تو تیسرا شمارہ 2037ء میں نکلے گا۔ کم ازکم سال میں دو تین شمارے تو نکالیں۔

حضور انور نے رسالہ کے مواد، مضامین کے بارہ میں استفسار فرمایا کہ کون تیار کرتا ہے۔ کون اس کا ذمّہ دار ہے اور اس کو منظور کرتا ہے۔ حضور انور نے فرمایا کہ باقاعدہ اشاعت کمیٹی سے اس کے مواد کی منظوری ہونی چاہئے یا جو مربی صاحب چیک کرتے ہیں ان کی طرف سے تحریراً ہونی چاہئے کہ مَیں نے چیک کرلیا ہے، پڑھ لیا ہے اور یہ ٹھیک ہے۔ مواد کے لحاظ سے بھی ٹھیک ہے اور زبان وغیرہ کے لحاظ سے بھی ٹھیک ہے۔

حضور انور نے فرمایا کہ مبلغ سلسلہ سٹاک ہوم کاشف ورک صاحب کو دکھایا کریں اور ان سے Approval لیا کریں۔ وہ آپ کو لکھ کر دیں گے کہ مَیں نے پڑھ لیا ہے اور اسے اب شائع کیا جاسکتا ہے۔ اسی طرح مجھے بھی لکھ کر بھجوائیں گے کہ رسالہ میں یہ یہ مواد ہے اور مَیں نے پڑھ لیا ہے اور اس کے اندر جو بھی مواد ہے سب ٹھیک ہے اور قابل اشاعت ہے۔ اس طرح باقاعدہ چیک ہونے کے بعد رسالہ شائع ہو۔

☆ مہتمم صحت جسمانی نے اپنی رپورٹ پیش کرتے ہوئے بتایا کہ خدّام ہفتے میں ایک بار فٹ بال کھیلتے ہیں۔ اس پر حضور انور نے فرمایا کہ اب تو مالمو میں سپورٹس ہال بھی بن گیا ہے۔ وہاں کھیلوں کے پروگرام بنائیں۔ یہاں گوتھن برگ میں بھی دیکھیں کہ خدّام آجایا کریں اور کوئی کھیل وغیرہ ہو جائے۔

☆ مہتمم وقار عمل نے اپنی رپورٹ پیش کرتے ہوئے بتایا کہ مسجد میں وقار عمل کرتے ہیں۔ اسی طرح نئے سال کے آغاز میں سڑکوں وغیرہ کی صفائی کرتے ہیں۔ حضور انور نے فرمایا کہ اب تو مالمو میں بھی مسجد بن گئی ہے۔ سٹاک ہوم میں بھی جماعت کا سینٹر ہے۔ کوئی ایسا وقار عمل کا، نوجوانوں والا پروگرام بنائیں جو نظر آئے اور اس کی Projection ہونی چاہئے تاکہ تبلیغ کے لئے راستے کھلیں۔

☆ محاسب نے اپنی رپورٹ پیش کرتے ہوئے بتایا کہ باقاعدہ حساب کرتا ہوں۔ پہلی سہ ماہی کا حساب مکمل کرلیا ہے۔

☆ مہتمم عمومی نے اپنی رپورٹ پیش کرتے ہوئے بتایا کہ جمعہ، اجلاسات اور جلسہ وغیرہ پر باقاعدہ سیکیورٹی کا انتظام ہوتا ہے۔ اسی طرح کیمرے وغیرہ بھی نصب کئے ہوئے ہیں۔ رات کو باقاعدہ نگرانی رکھی جاتی ہے اور نظر رکھی جا رہی ہے۔ اس وقت بھی خدام کے پانچ گروپس مختلف جگہوں پر ڈیوٹی دے رہے ہیں۔

☆ مہتمم اطفال نے حضور انور کے استفسار پر بتایا کہ سویڈن میں اطفال کی تعداد 58 ہے۔ جن میں سے 49 فعّال ہیں اور باقاعدہ تربیتی پروگراموں میں

شامل ہوتے ہیں، چندہ دیتے ہیں، نماز آتی ہے اور سورۃ فاتحہ سب کو آتی ہے۔ ہر ہفتہ کلاس ہو رہی ہے۔ ناظمین اطفال کلاس لیتے ہیں۔ حضور انور نے فرمایا کہ آپ کی تربیتی کلاسز باقاعدگی سے ہونی چاہئیں اور ان کلاسز میں اطفال کے نصاب کو Follow کریں۔ اطفال کے اجلاسات میں مربیان سے بھی استفادہ کیا کریں۔

☆مہتمم تبلیغ نے حضور انور کے استفسار پر بتایا کہ گزشتہ نومبر سے اب تک خدام الاحمدیہ کے ذریعہ کوئی بیعت نہیں ہوئی اور گزشتہ تین سال کا علم نہیں کہ خدام کے ذریعہ کتنے احمدی ہوئے۔

حضور انور نے فرمایا کہ انفرادی طور پر بھی کوشش کریں اور اب کام بھی کریں اور کچھ کر کے دکھائیں۔ صرف پلاننگ نہ کرتے رہیں۔

حضور انور نے فرمایا کہ اب یہاں بعض رفیوجیز بھی آئے ہیں اور مختلف کیمپس میں ہیں۔ انکے ساتھ رابطوں کیلئے کیمپس میں جانا پڑے گا۔ ان رفیوجیز میں جو احمدی آئے ہیں ان سے بھی رابطے کرنے پڑیں گے۔

☆حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے مہتمم تعلیم کو ہدایات دیتے ہوئے فرمایا کہ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی جو کتاب سویڈش زبان میں ترجمہ ہو چکی ہے وہ خدام کے نصاب میں رکھیں۔ عاملہ میں سے بعض ممبران صحیح طرح اردو نہیں پڑھ سکتے تو یہ اردو کی کتاب کس طرح پڑھیں گے اسلئے ایسی کتاب رکھیں جس کا ترجمہ ہو چکا ہو تا کہ سب خدام اسکا مطالعہ کر سکیں۔

☆مہتمم تربیت نے حضور انور کے استفسار پر اپنی رپورٹ پیش کرتے ہوئے بتایا کہ ہر ہفتہ ہماری تربیتی کلاس گوتھن برگ میں ہوتی ہے۔ بارہ سے پندرہ خدّام شامل ہوتے ہیں۔ سٹاک ہوم میں بھی آٹھ تا دس خدام کلاس میں شامل ہوتے ہیں۔ مالمو میں بھی کلاس کا انعقاد ہو رہا ہے۔ حضور انور نے فرمایا کہ اپنی تربیتی کلاسز میں خدّام کی حاضری بڑھائیں۔ زور دیں اور پیچھے پڑیں۔

☆حضور انور نے فرمایا کہ آپ کے مجلس شوریٰ کے جو فیصلہ جات ہیں ان پر عمل کا جائزہ لیتے رہیں۔

☆حضور انور کی خدمت میں یہ رپورٹ پیش کی گئی کہ 246 خدّام میں سے 222 فعّال ہیں۔ اس پر حضور انور نے فرمایا کہ جو فعّال ہیں ان میں سے کتنے ہیں جو باقاعدہ MTA پر خطبہ جمعہ سنتے ہیں۔

☆حضور انور نے فرمایا: کیا آپ نے انفرادی جائزہ رپورٹ فارم بنایا ہوا ہے۔ اپنے خدام کو MTA سے جوڑیں۔ یہ تربیت کا بہترین ذریعہ ہے۔ یہ بھی جائزہ لیں کہ پانچ وقت نمازیں پڑھنے والے خدام کتنے ہیں۔ باجماعت نمازیں پڑھنے والے کتنے ہیں۔ مساجد میں آکر کتنے خدام نماز پڑھتے ہیں۔ اپنے سینٹرز میں جانے والے کتنے ہیں۔ اس بات پر فوکس کریں۔

قرآن کریم میں ایمان لانے کے بعد نماز کے قیام کا ذکر ہے۔ نماز پڑھیں گے، قرآن کریم پڑھیں گے تو تب ہی اچھی تربیت ہوگی۔ اور جب تربیت اچھی ہوگی تو سیکرٹری مال کا کام آسان ہو جائے گا اور یہ خود بخود چندہ بھی دیں گے۔

☆حضور انور نے فرمایا: آپ اپنے خدام کو MTA سے جوڑیں۔ ہم سال میں MTA پر ایک ملین پاؤنڈ خرچ کرتے ہیں۔ یہ اسی لئے ہے کہ آپ لوگ MTA سے اٹیچ (Attach) ہوں اور آپ کی تربیت کے سامان ہوں۔

☆حضور انور نے فرمایا کہ کتنے ہیں جو باقاعدہ ہفتہ میں چار دن یا تین دن یا دو دن MTA دیکھتے ہیں۔ آپ توجہ دلائیں گے تو خدام کو توجہ ہوگی۔ حضور انور نے مہتمم تربیت کو فرمایا کہ یہاں کام کر کے دکھائیں۔

☆مہتمم تحریک جدید کو حضور انور نے ہدایت دیتے ہوئے فرمایا کہ جو خدّام چندہ تحریک جدید میں حصّہ لیتے ہیں ان کا آپ کے پاس ریکارڈ ہونا چاہئے۔

☆مہتمم خدمت خلق نے حضور انور کے استفسار پر اپنی رپورٹ پیش کرتے ہوئے بتایا کہ ہم چیریٹیز کے لئے رقم اکٹھی کرتے ہیں۔

حضور انور نے فرمایا کہ "Old People's Home" میں جایا کریں۔ ان کے وزٹ کے پروگرام بنائیں۔ نیز دریافت فرمایا: کیا یہاں ایشین کا بلڈ (Blood) لیتے ہیں۔ جس پر حضور انور کی خدمت میں رپورٹ پیش کی گئی کہ تین سال سویڈن میں قیام کے بعد Blood لیتے ہیں۔ اس پر حضور انور نے فرمایا کہ بلڈ ڈونیشن کا پروگرام بھی رکھیں۔ اپنا سارے سال کا پروگرام بنائیں اور اس پر عمل کریں۔ جب تک آپ کے سامنے معین ٹارگٹ نہ ہو آپ اپنا ہدف حاصل نہیں کر سکتے۔

☆حضور انور نے فرمایا: تربیت کا شعبہ بہت اہم شعبہ ہے۔ تربیت کی طرف بہت زیادہ توجہ کی ضرورت ہے۔

حضور انور نے فرمایا کہ بارہ تیرہ سال کی عمر میں اطفال بہت ایکٹو (Active) ہوتے ہیں۔ چودہ پندرہ سال کی عمر میں سست ہو جاتے ہیں۔ پھر جب خدام الاحمدیہ میں داخل ہوتے ہیں تو ان کو ہوا لگ جاتی ہے۔

حضور انور نے فرمایا کہ مہتممین اگر Active اور فعّال ہوں تو یہ مجالس سے اپنے اپنے شعبوں کی کارکردگی کی رپورٹ حاصل کریں اور ان کے پیچھے پڑیں۔ مہتممین، صدر صاحب کے ذریعہ خط لکھوائیں۔ ان کو سمجھائیں اور تاکید کریں کہ کام کر کے اپنی رپورٹ بھجوایا کریں۔ جو ناظمین خالی فارم بھجوا دیتے ہیں اور کوئی کام نہیں کرتے ان کو صدر صاحب کی طرف سے لکھیں کہ آپ کا خالی فارم مل گیا ہے۔ آپ نے کوئی کام نہیں کیا۔ امید ہے آپ کو اپنا خالی فارم دیکھ کر شرم آجائے گی تو اس طرح وہ آئندہ ماہ کام کریں گے۔

☆حضور انور نے رسالہ کے حوالہ سے ہدایت دیتے ہوئے فرمایا کہ اپنا رسالہ ویب سائٹ میں ڈال دیں اور اعلان کریں کہ ہم ہر سال سہ ماہی رسالہ نکالیں گے تو اس کے لئے اپنے آرٹیکل لکھ کر بھیجیں۔

مجالس میں ناظم اشاعت ہے اس کو کہیں کہ اپنے خدام کو Active کرے۔ اسی طرح طلباء کی سٹوڈنٹ ایسوسی ایشن کو کہیں کہ وہ بھی فعّال ہو۔

☆حضور انور نے فرمایا کہ Current Issues پر آرٹیکل آسکتے ہیں۔ خدّام کو بتائیں کہ یہ Current Issues ہیں۔ ان کا جواب کیا ہو سکتا ہے۔ بعض معاملات و مسائل کا جواب آپ کھل کر نہیں دے سکتے لیکن عمومی طور پر جواب دیا جا سکتا ہے۔

☆حضور انور نے فرمایا کہ اپنے رسالہ کا آغاز قرآن کریم کی ایک آیت اور اس کا ترجمہ اور مختصر تفسیر سے کریں۔ پھر کوئی حدیث لیں، حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کا اقتباس لیں۔ خطبات سے مختلف نکات لیں، مضامین لیں اور تربیتی پہلوؤں پر بھی مضامین ہوں۔ آپ خدّام میں دلچسپی پیدا کریں گے تو خدام پھر آرٹیکل بھی لکھیں گے۔

☆حضور انور نے فرمایا کہ رسالہ ریویو آف ریلیجنز (Review of Religions) کے لئے بھی آرٹیکل نہیں آتے تھے۔ مَیں نے ان کا بورڈ تبدیل کیا۔ ان کو آرگنائز کیا اور وہاں ایک مربی سلسلہ کا تقرر کیا۔ اب وہاں اتنا مواد ہے کہ چار چار پانچ پانچ ماہ کے لئے پڑا ہوا ہے اور نوجوان آرٹیکل وغیرہ لکھتے ہیں۔

حضور انور نے فرمایا کہ رسالہ ''ریویو آف ریلیجنز'' پڑھا کریں۔ اس میں آپ کی دلچسپی کے بھی مضامین ہوتے ہیں۔ اب سٹاک ہوم کے ایڈریسز بھی اس میں شامل ہو جائیں گے۔

☆چندہ کے حصول میں مشکلات کے ذکر پر حضور انور نے فرمایا کہ مالی قربانی خدا تعالیٰ کا حکم ہے، چندہ کی ادائیگی خدا تعالیٰ کی رضا کے لئے ہے۔ چندہ ہرگز کوئی ٹیکس نہیں ہے۔

حضور انور نے فرمایا کہ آپ اپنے اجتماع میں خدام کا ایک سوال و جواب کا سیشن رکھیں۔ مبلغ سلسلہ کاشف محمود ورک صاحب ان کے سوالات کے جواب دیں۔ خدام کو کہیں کہ چندہ کے بارہ میں آپ کے ذہن میں جو بھی سوالات ہیں وہ پوچھیں۔ اس طرح ان کو بتائیں کہ چندہ کیوں ضروری ہے، اس کی کیا اہمیت ہے، مختلف چندے کیوں ہیں۔ اس سے خدام کی تسلّی ہوگی اور ان میں چندے ادا کرنے کا شوق پیدا ہوگا۔

حضور انور نے فرمایا کہ یوکے میں خدام کے اجتماع کے موقع پر ایسا ہی ایک سوال و جواب کا سیشن رکھا گیا تھا۔ جامعہ احمدیہ یوکے کے سینئر طلباء پر مشتمل ایک پینل تھا جس نے خدام کے سوالات کے جوابات دیئے اور چندوں کی اہمیت بتائی۔ جو خدام چندہ دینے میں سست تھے اُن کی ہر لحاظ سے تسلّی ہوئی اور بعض خدام نے خود سیکرٹری مال کے پاس جا کر اپنا چندہ ادا کیا اور ناظم مال کے پاس گئے کہ ہمارا چندہ لے لو۔

حضور انور نے فرمایا کہ اب طریقے آپ نے نکالنے ہیں۔ مَیں نے ایک طریقہ بتا دیا ہے۔

☆مہتمم اطفال نے اس بات کی رہنمائی چاہی کہ جو پوری فیملی ہی پیچھے ہٹی ہوئی ہے، اُس کے اطفال کو کس طرح قریب لائیں؟

اس پر حضور انور نے فرمایا کہ اپنے صدر خدام کے ذریعہ امیر صاحب کو خط لکھیں۔ مبلغ انچارج کو لکھیں۔ اسی طرح والدین کو آپ اپنے طور پر بھی سمجھا سکتے ہیں اور ان کو بتائیں کہ اگر آپ کو عہدیداروں سے شکوے ہیں تو کیوں آپ اپنی نسل کو، اپنی اولاد کو خراب کرتے ہیں۔

حضور انور نے فرمایا کہ ہر عہدیدار کا ہر لیول پر کام ہے کہ وہ ایسے لوگوں کو قریب لانے کی کوشش کرے۔ فرمایا: آپ یہ ذہن میں رکھیں کہ کسی کو دُور کرنا آسان کام ہے اور کسی کو قریب لانا یہ بہت مشکل کام ہے۔

☆ایک نوجوان خادم کی معافی کے معاملے کے حوالہ سے ذکر ہوا اور حضور انور کی خدمت میں یہ رپورٹ پیش ہوئی کہ وہ خود باقاعدہ معافی کے لئے نہیں لکھتا۔ اس پر حضور انور نے فرمایا کہ جس کو بھی سزا ملی ہوا گر وہ اپنی باتوں اور اپنے عمل سے یہ ظاہر کرتا ہو کہ مجھے پرواہ نہیں ہے تو اس سے نظام کا احترام اور عزّت ختم ہو جاتی ہے، معافی کا خط تو لکھے۔ باقی جہاں تک اُس کے احمدی ہونے کا تعلق ہے، ہم اُس کے دل سے احمدیت نہیں نکال سکتے۔ اگر کسی غیر از جماعت لڑکی سے شادی کا معاملہ ہے تو جو باقاعدہ اجازت حاصل کر کے شادی کرتا ہے تو اُس کے خلاف کوئی تعزیری کارروائی نہیں ہوتی۔ تعزیری کارروائی اس وجہ سے ہوتی ہے کہ نکاح غیر احمدی مولوی سے پڑھاتے ہیں اور اس طرح اس مولوی کو اپنا امام مانتے ہیں جس نے حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کی امامت کا انکار کیا ہوتا ہے۔

حضور انور نے فرمایا کہ شادی کے بعد بعض دفعہ لڑکی بیعت کر لیتی ہے لیکن خاوند زیر تعزیر رہتا ہے۔

☆حضور انور نے فرمایا کہ صدر مجلس خدام الاحمدیہ سویڈن، جلسہ سالانہ یوکے میں شامل ہوں اور خدام سیکشن کے انچارج سے ملیں اور ان سے معلومات لیں کہ کس طرح ہم اپنے کام کو، اپنے پروگراموں کو بہتر کر سکتے ہیں اور زیادہ Active ہو سکتے ہیں۔

حضور انور نے عہدیداران کو مخاطب ہوتے ہوئے فرمایا کہ ذاتی رابطوں سے تعلق بڑھتا ہے۔ خالی Message کرنے سے ذاتی تعلق پیدا نہیں ہوتا۔ حضور انور نے صدر صاحب خدام کو ہدایت فرمائی کہ آپ رخصتوں میں اپنی مجالس کا دورہ کریں۔ آپ کا ذاتی تعلق مجالس سے پیدا ہونا چاہئے۔ جب تک ذاتی رابطے نہ ہوں خدام کی صحیح تربیت نہیں ہو سکتی۔ دوسرے مہتممین بھی اپنی مجالس کے دورے کیا کریں۔

☆حضور انور کے ساتھ نیشنل مجلس عاملہ خدام الاحمدیہ کی یہ میٹنگ ساڑھے سات بجے ختم ہوئی۔ آخر پر

حدیث نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

مَیں اس وقت سے اللہ تعالیٰ کے ہاں لوحِ محفوظ میں خاتم النبیین قرار پایا ہوں جب کہ آدم ابھی تخلیق کے مراحل میں تھے۔ (مسند احمد)

طالبِ دعا: ایڈووکیٹ منور احمد خان، صدر جماعت احمدیہ پوری اُڈیشہ مع فیملی، افراد خاندان و مرحومین

حدیث نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

اخلاقِ حسنہ کی تکمیل کیلئے مجھے مبعوث کیا گیا ہے۔ یعنی میں اچھے اور اعلیٰ اخلاق کی تکمیل کیلئے مبعوث ہوا ہوں۔ (مؤطا امام مالک)

طالبِ دعا: ایڈووکیٹ آفتاب احمد تیماپوری مرحوم مع فیملی، افراد خاندان و مرحومین، حیدرآباد

خدام عاملہ نے حضور انور کے ساتھ گروپ فوٹو بنوانے کی سعادت پائی۔

انفرادی وفیملی ملاقاتیں

بعد ازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنے دفتر تشریف لے آئے جہاں پروگرام کے مطابق فیملیز ملاقاتیں شروع ہوئیں۔ آج شام کے اس سیشن میں 18 فیملیز کے 56 رافراد نے اپنے پیارے آقا سے ملاقات کرنے کی سعادت پائی۔ اور ہر ایک نے تصویر بنوانے کا شرف بھی پایا۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ازراہ شفقت تعلیم حاصل کرنے والے طلباء اور طالبات کو قلم عطا فرمائے اور چھوٹی عمر کے بچوں اور بچیوں کو چاکلیٹ عطا فرمائے۔ ملاقاتوں کا یہ پروگرام نو بج کر 10 منٹ تک جاری رہا۔

اسکے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کچھ دیر کے لئے اپنی رہائشگاہ پر تشریف لے گئے۔ بعد ازاں نو بج کر 45 منٹ پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ''مسجد ناصر'' تشریف لاکر نماز مغرب وعشاء جمع کر کے پڑھائی۔ نمازوں کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی رہائشگاہ پر تشریف لے گئے۔

......☆......☆......☆......

22 رمئی 2016ء (بروز اتوار)

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے صبح تین بج کر 45 منٹ پر مسجد ناصر تشریف لا کر نماز فجر پڑھائی۔ نماز کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی رہائشگاہ پر تشریف لے گئے۔ صبح حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے دفتری ڈاک، خطوط اور رپورٹس ملاحظہ فرمائیں اور ہدایات سے نوازا۔ حضور انور مختلف دفتری امور کی انجام دہی میں مصروف رہے۔

نیشنل مجلس عاملہ انصار اللہ سویڈن کی حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ میٹنگ

پروگرام کے مطابق سوا گیارہ بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز میٹنگ ہال میں تشریف لائے جہاں نیشنل مجلس عاملہ انصار اللہ سویڈن کی حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ساتھ میٹنگ شروع ہوئی۔ حضور انور نے دعا کروائی۔

☆ بعد ازاں قائد عمومی نے حضور انور کے دریافت فرمانے پر بتایا کہ سویڈن میں انصار کی تعداد 145 ہے اور ہماری تین مجالس ہیں۔

حضور انور نے فرمایا کہ لولیو میں چار انصار ہیں تو وہاں بھی مجلس قائم کریں۔ اسی طرح کالمار میں بھی آپ کی مجلس قائم ہونی چاہئے۔ حضور انور نے صدر صاحب مجلس انصار اللہ کو ہدایت فرمائی کہ اپنی انصار کی مجالس کا دورہ کریں۔ ہر جگہ جائیں۔ اگر کہیں کوئی نادہندہ ہے تو اس کو کہیں کہ چندہ دے۔ ایک دفعہ کہنے سے، یا ایک دفعہ جانے سے بات نہیں ہوگی بلکہ بار بار کہنے کا حکم ہے۔

قائد عمومی نے بتایا کہ دو مجالس رپورٹ دیتی ہیں اور ایک مجلس نہیں دیتی۔ اس پر حضور انور نے فرمایا کہ جو رپورٹ نہیں دیتی اس سے بھی رپورٹ لیں۔ اور باقی جہاں مجالس نہیں ہیں وہاں بھی مجالس بنائیں۔

☆ نائب صدر صف دوم نے بتایا کہ صف دوم کے انصار کی تعداد میرے علم میں نہیں ہے۔ اس پر حضور انور نے فرمایا کہ آپ کو اپنا پروگرام بنانا چاہئے۔ لائحہ عمل پڑھیں اور اپنا پروگرام بنائیں۔ چھوٹی سی جماعت ہے۔ آپ کو تو دوسروں کے لئے مثال ہونا چاہئے۔ دس گیارہ آدمی آپ سے سنبھالے نہیں جاتے۔

☆ امین اور محاسب نے اپنی رپورٹ پیش کرتے ہوئے بتایا کہ سارا حساب رکھا جاتا ہے۔

☆ قائد اشاعت کے بارہ میں حضور انور نے فرمایا کہ یہ تو گیارہ ماہ دوبئی میں رہتے ہیں۔ ان کی جگہ نیا آدمی قائد اشاعت بنائیں۔ نیز حضور انور نے فرمایا کہ یہ جو اپنا چندہ سویڈن میں ادا کرتے ہیں اس کا فیصلہ انہوں نے از خود نہیں کرنا، مرکز نے یہ فیصلہ کرنا ہے کہ انہوں نے اپنا چندہ دوبئی میں ادا کرنا ہے یا یہاں سویڈن میں ادا کرنا ہے۔

☆ قائد تعلیم القرآن و وقف عارضی سے حضور انور نے دریافت فرمایا: آپ سمیت عاملہ کے کتنے ممبران نے وقف عارضی کی ہے۔ یہ جو کہا گیا ہے کہ مسجد میں کام کے لئے جاتے رہے ہیں۔ اس پر حضور انور نے فرمایا کہ مسجد میں تو آپ وقار عمل کے لئے جاتے رہے ہیں۔ یہ وقف عارضی تو نہیں ہے۔ حضور انور نے فرمایا کہ کالمار (Kalmar) میں وقف عارضی کریں۔ نمازوں کی طرف توجہ دلائیں، قرآن کریم کی تلاوت کی طرف توجہ دلائیں اور چندوں کی طرف توجہ دلائیں اور ان کی تربیت کریں۔ وہاں جائیں اور قیام کریں اور تربیت کے کام کریں۔ یہ وقف عارضی ہے۔

حضور انور نے فرمایا کہ دوسروں کے کام اپنے کھاتے میں نہ ڈالیں۔ وقف عارضی کا پروگرام بنائیں اور سب سے پہلے عاملہ وقف عارضی کرے۔

☆ قائد تجنید نے اپنی رپورٹ پیش کرتے ہوئے بتایا کہ انصار کی تعداد 151 ہے۔ حضور انور نے فرمایا کہ جو اپنے آپ کو احمدی کہتا ہے اس کو اپنی تجنید میں شامل کریں خواہ وہ چندہ دیتا ہے یا نہیں دیتا۔ اسی طرح جو دُور ہٹے ہوئے ہیں ان کو مزید Active کریں۔ 151 انصار تو ایک محلّے کی مجلس میں ہوتے ہیں۔ آپ ہر ایک سے انفرادی رابطہ رکھ سکتے ہیں۔ پس رابطے کریں اور تعلق رکھیں۔ زعماء سے رابطہ کر کے آپ کی تجنید مکمل ہونی چاہئے۔

حضور انور نے فرمایا کہ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ نے فرمایا تھا کہ چالیس سال تک تو ایک خادم بڑا چست ہوتا ہے لیکن جب اگلے سال انصار میں قدم رکھتا ہے تو نہ جانے کیا ہوتا ہے کہ سست ہو جاتا ہے۔ اور آپ نے یہ اس لئے فرمایا تھا کہ تا کہ آپ انصار میں آ کر بھی انتہائی چست رہیں۔

☆ قائد تعلیم القرآن نے بتایا کہ ہمارا 125 انصار سے رابطہ ہے۔ ان میں سے تین کو ناظرہ نہیں آتا۔ حضور انور نے فرمایا: اپنے زعماء سے رابطہ کر کے ہر ایک سے رابطہ کریں اور سب کا جائزہ لیں اور اپنے انصار کو وقف عارضی کی عادت ڈالیں اور جن کو ناظرہ نہیں آتا، ان کو سکھائیں۔

حضور انور نے فرمایا کہ ربوہ میں انصار اللہ نے یہ پروگرام شروع کیا تھا کہ جن کو ناظرہ قرآن کریم نہیں آتا اُن کو پڑھنا سکھا دیا جائے۔ چنانچہ بڑی عمر کے انصار کو سکھایا گیا اور پھر وہاں اسّی سال کے بوڑھوں کی آمین ہوئی ہے۔

☆ قائد تربیت کو مخاطب ہوتے ہوئے حضور انور نے فرمایا کہ تربیت کا کام بڑا اہم کام ہے۔ صحیح تربیت ہو جائے تو آپکے سارے مسائل حل ہو جاتے ہیں۔ آپکو کام شروع کئے ہوئے تین چار ماہ ہو چکے ہیں اور ابھی کوئی کام نہیں ہوا۔ تین چار ماہ میں تو دنیا فتح ہو جاتی ہے۔

حضور انور نے فرمایا کہ اپنا تین تین ماہ کا لائحہ عمل بنائیں اور اپنا ٹارگٹ حاصل کریں۔ ہر تین ماہ کا پروگرام بنا کر اپنا ٹارگٹ حاصل کریں۔ انصار کا MTA سے تعلق جوڑیں۔ گھر میں بیوی بچوں سبھی کا MTA سے تعلق ہو۔ خطبہ جمعہ باقاعدہ سنا کریں اور گھر میں فیملی کو بھی سنائیں۔ نمازوں کی طرف اور قرآن کریم کی تلاوت کی طرف توجہ دیں۔

حضور انور نے فرمایا: جہاں دو چار گھر ہیں تو مل کر باجماعت نماز پڑھ لیا کریں۔ حضور انور نے فرمایا کہ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام اور خلفاء کے اقتباسات نکال کر انصار کو بھیجیں تو کوئی نہ کوئی پڑھ لے گا۔

☆ قائد تربیت نومبائعین کو حضور انور نے مخاطب ہوتے ہوئے فرمایا کہ نومبائعین کی تربیت کے لئے نومبائع ہونا چاہئے۔ حضور انور نے فرمایا کہ جو گزشتہ تین سال کے نومبائع ہیں۔ اگر وہ جماعت کی Main Stream میں شامل نہیں ہوئے تو شعبہ تربیت کی کمی ہے اور سستی ہے۔ جو چست اور مستعد مجالس ہیں وہ تین سال میں نومبائعین کی تربیت کر کے ان کو جماعت کی Main Stream میں لے آتی ہیں۔

حضور انور نے قائد تربیت نومبائعین کو مخاطب ہوتے ہوئے فرمایا کہ آپ صرف گوتھن برگ کے قائد تربیت نہیں بلکہ سارے سویڈن کے قائد تربیت نومبائعین ہیں اس لئے سارے ملک میں آپ کا نومبائعین سے رابطہ ہونا چاہئے۔

☆ قائد شعبہ ایثار نے اپنی رپورٹ پیش کرتے ہوئے بتایا کہ ابھی کام شروع نہیں کیا۔ حضور انور نے فرمایا Old People's Home میں جائیں اور بوڑھوں سے ملیں۔ خدمت خلق کے کام کی Projection کیا کریں۔ مختلف جگہوں پر پودے لگائیں۔ اس موقع پر علاقہ کے ممبر پارلیمنٹ کو بلائیں، میئر کو بلائیں۔ پریس بھی آئے۔ لوکل اخبار خبر دے گا تو اس ذریعہ سے اسلام کی تبلیغ کے لئے راہ کھلے گی۔ اپنی پروجیکشن کے لئے نہیں بلکہ تبلیغ کی راہیں کھولنے کے لئے ضروری ہے کہ میڈیا میں خبریں آئیں۔

☆ قائد مال نے اپنی رپورٹ پیش کرتے ہوئے بتایا کہ انصار کے چندہ مجلس کی شرح ایک فیصد ہے۔ 150 انصار میں سے 58 باقاعدہ چندہ دیتے ہیں۔ ایک لاکھ 34 ہزار کرونر ہمارا بجٹ ہے اور ہم نے ایک لاکھ 29 ہزار کرونر حاصل کیا ہے۔

حضور انور نے فرمایا کہ جو نادہندہ ہے اس کو آہستہ آہستہ اپروچ کریں، اس سے رابطہ کریں اور ایسے لوگوں کو چندہ کی اہمیت بتائیں اور ان کو کہیں کہ اگر آپ کو مجبوری ہے تو نہ دیں۔ کہہ دو کہ مَیں نہیں دے سکتا لیکن چندہ کی اہمیت کا ان کو علم ہونا چاہئے۔ حضور انور نے فرمایا کہ انصار کے رسالہ میں چندہ کی اہمیت پر مضمون لکھیں۔ مجالس کو سرکلرز بھجوایا کریں اور یاددہانی کرواتے رہیں۔

☆ قائد وقف جدید، تحریک جدید کو ہدایت دیتے ہوئے حضور انور نے فرمایا کہ آپ کا کام ہے کہ جماعت کے سیکرٹری تحریک جدید اور سیکرٹری وقف جدید کے مددگار بن جائیں اور چندہ کے حصول میں ان کی مدد کریں۔

☆ قائد تبلیغ سے حضور انور نے استفسار فرمایا کہ گزشتہ تین سال میں کتنے احمدی بنائے ہیں۔ گزشتہ دس سال میں کتنے احمدی انصار نے بنائے ہیں۔ قائد تبلیغ نے عرض کیا کہ اس کا علم نہیں ہے۔ اس پر حضور انور نے فرمایا کہ آپ بغیر تیاری کے میٹنگ میں آئے ہیں۔ حضور انور نے فرمایا کہ عاملہ کا ہر ممبر ایک شخص کو تبلیغ کرے۔

قائد تبلیغ نے بتایا کہ دو جزیروں میں جا کر لیف لیٹس تقسیم کئے ہیں۔ ایک جزیرہ میں 30 ہزار اور دوسرے جزیرہ میں 20 ہزار تقسیم کئے ہیں۔ حضور انور نے فرمایا کہ آپ کو بار بار جانا چاہئے۔ اب آپ کو ان دونوں جزائر میں گئے سال ہو گیا ہے۔ وہاں لوگوں کو یہ یاد ہوگا کہ یہاں کوئی آیا تھا اور وہ ہمیں لیف لیٹ دے گیا تھا۔

حضور انور نے فرمایا کہ اگر آپ نے ٹارگٹ کرنا ہے تو پھر ایک جزیرہ کو لیں اور وہاں بار بار جائیں۔ لجنہ، خدام انصار سے مل کر پروگرام بنالیں اور پھر باری باری جائیں۔

حضور انور نے فرمایا کہ پمفلٹس، لیف لیٹس کی تقسیم کا باقاعدہ Follow up ہونا چاہئے ورنہ فائدہ نہیں ہے اس لئے بار بار جانا چاہئے۔

حضور انور نے فرمایا کہ اگر پمفلٹس تقسیم کرتے ہوئے کوئی مخالف آپ کو گالیاں بھی دے تو اس سے بھی آپ کو ثواب ملے گا۔

عاملہ کے ایک ممبر نے عرض کیا کہ مَیں اپنی فیملی کے ساتھ مل کر لیف لیٹس تقسیم کرتا ہوں۔ چھوٹا بچہ بھی ساتھ ہوتا ہے۔ لوگ لیف لیٹس لے کر خوش ہوتے ہیں کہ اچھا کام کر رہے ہو اور اس خوشی میں بچے کو آئس کریم دیتے ہیں۔

Satnam Singh Property Adviser
کوٹھیاں، پلاٹ، زمین بیچنے اور خریدنے کیلئے رابطہ کریں
ستنام سنگھ پراپرٹی ایڈوائزر
کالونی ننگل باغبان، قادیان
+91-9915227821,+91-8196808703

مالک رام دی ہٹی مین بازار قادیان
Malik Ram Di Hatti, Main Bazar, Qadian
کمپنی کے اُونی، ریشمی بڑھیا کپڑے خریدنے کیلئے تشریف لائیں
098141-63952
نوٹ: پرانی دوکان بدل کر سامنے نئے شوروم میں چلی گئی ہے۔

☆ قائد صحت جسمانی نے بتایا کہ بیڈمنٹن کھیلتے ہیں۔فرمایا یہاں بھی کھیل کا پروگرام رکھیں اور مالمو میں بھی رکھیں۔وہاں تو اب بڑا اسپورٹس ہال بن گیا ہے۔

☆ حضور انور نے فرمایا کہ انصار انصار پر رعب ڈالیں، خدام پر رعب نہ ڈالا کریں۔ آپ اپنے خود جائزے لیں کہ کون رعب ڈالتا ہے۔بعض دفعہ عہدیدار نہیں ہوتے، دوسرے بھی ہوتے ہیں۔

حضور انور نے فرمایا کہ بعض دفعہ ایک بات سختی سے کرنے کی بجائے اس طرح کی جائے کہ دوسرے کو چڑانے والی ہو تو اس سے بھی رنجش اور دُوری پیدا ہوتی ہے۔حضور انور نے فرمایا: یہاں کے بچوں اور نوجوانوں کی اُٹھان اَور ہے اس لئے ان سے بات کرنے میں نرمی ہونی چاہئے۔ سختی کریں گے تو بچے آپ سے متنفّر ہوجائیں گے یا بہت زیادہ نرمی کریں گے تو تب بھی بچے خراب ہوں گے۔اس لئے اعتدال کا پہلو اختیار کریں۔

☆ صدر صاحب انصاراللہ نے بتایا کہ مجلس انصاراللہ کے قیام کی جوبلی کے حوالہ سے ہم نے 75 ہزار پاؤنڈ کی رقم حضور انور کی خدمت میں پیش کرنی ہے۔اس پر حضور انور نے فرمایا: یہ رقم مسجد محمود مالمو کے لئے مسجد فنڈ میں دے دیں۔

نیشنل مجلس عاملہ انصاراللہ کی حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ساتھ یہ میٹنگ بارہ بجے ختم ہوئی۔ آخر پر انصار نے اپنے پیارے آقا کے ساتھ تصویر بنوانے کی سعادت پائی۔

انفرادی و فیملی ملاقاتیں

اس کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنے دفتر تشریف لے آئے۔ جہاں پروگرام کے مطابق فیملیز ملاقاتیں شروع ہوئیں۔آج صبح کے اس سیشن میں 23 فیملیز کے 79؍ افراد نے اپنے پیارے آقا سے ملاقات کی سعادت پائی۔ ملاقات کرنے والوں میں گوتھن برگ کی مقامی جماعت کے علاوہ ناروے، جرمنی اور پاکستان سے آنے والے بعض احباب بھی شامل تھے۔ ہر ایک نے حضور انور کے ساتھ تصویر بنوانے کی سعادت پائی۔حضور انور نے ازراہ شفقت تعلیم حاصل کرنے والے طلباء اور طالبات کو قلم عطا فرمائے اور چھوٹی عمر کے بچوں اور بچیوں کو چاکلیٹ عطا فرمائے۔ملاقاتوں کا یہ پروگرام ایک بج کر 45 منٹ تک جاری رہا۔

بعد ازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مسجد اور مشن ہاؤس کے بیرونی حصہ کا ایک راؤنڈ کیا اور مسجد کی زمین کی حدود کے بارہ میں دریافت فرمایا۔ یہ مسجد ایک پہاڑی پر واقع ہے اس لئے مختلف اطراف سے اسکی حدود مختلف ہیں۔حضور انور نے بعض اطراف میں فینس (Fence) لگانے کی بھی ہدایت فرمائی۔

حضور انور مردوں کی کھانے کی مارکی میں بھی تشریف لے گئے اور کچن میں بھی تشریف لے گئے۔ ایک خیمہ لگا کر اس میں عارضی طور پر بڑے چولہے رکھے گئے تھے۔حضور انور کے استفسار پر منتظمین نے بتایا کہ کونسل سے عارضی اجازت حاصل کی ہوئی ہے۔ حضور انور نے مختلف اطراف میں چیک پوسٹ کا بھی جائزہ لیا جہاں خدام ڈیوٹی پر موجود تھے۔

حضور انور کچھ دیر کے لئے مبلغ سلسلہ مکرم آغا یحییٰ خان صاحب کے گھر بھی تشریف لے گئے۔

بعد ازاں دو بجے حضور انور نے مسجد تشریف لاکر نماز ظہر وعصر جمع کرکے پڑھائی۔نمازوں کی ادائیگی کے بعد حضور انور نے دو نکاحوں کا اعلان فرمایا۔

خطبہ نکاح

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے تشہد و تعوذ اور نکاح کی مسنونہ آیات کی تلاوت کے بعد فرمایا:

اس وقت مَیں دو نکاحوں کا اعلان کروں گا۔نکاح اور شادی جہاں لڑکے اور لڑکی کے لئے اور دو خاندانوں کے لئے خوشی کا موقع ہے وہاں یہ ذمہ داریاں بھی ڈالتا ہے۔ اسی لئے ان آیات میں جو نکاح کے موقع پر تلاوت کی جاتی ہیں اللہ تعالیٰ نے بار بار اس طرف توجہ دلائی ہے کہ تقویٰ سے کام لو۔اپنے رشتہ داروں کے حق ادا کرنے کے لئے تقویٰ سے کام لو۔ایک دوسرے کے رشتہ داروں کے حق ادا کرنے کے لئے تقویٰ سے کام لو۔ آپس میں اعتماد پیدا کرنے کیلئے تقویٰ سے کام لو۔جو بات بھی خاوند اور بیوی کریں ان میں سچائی اختیار کریں۔اور سچائی کی باریکی تک جائیں کیونکہ یہی ایک ذریعہ ہے۔اگر سچائی ہوگی تو رشتوں میں اعتماد قائم ہوگا۔ اگر رشتوں میں اعتماد قائم ہوگا تو یہ رشتے ہمیشہ قائم رہنے والے ہوتے ہیں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: پھر اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ تقویٰ سے کام لو اور یہ دیکھو کہ تم نے کل کے لئے کیا بھیجا ہے۔اپنی آئندہ پر نظر رکھو۔ اس دنیا میں بھی نظر رکھو کہ تمہارے اپنے اعمال کیسے ہیں۔کیا اللہ تعالیٰ کی رضا کو حاصل کرنے والے ہیں اور آئندہ زندگی میں کام آئیں گے؟ اور اس بات پر بھی نظر رکھو کہ جو اولاد پیدا ہونی ہے، جو آئندہ نسل بنی ہے اس میں بھی دین قائم ہے یا نہیں؟ اگر اپنے عمل ایسے ہوں گے جو دین کے مطابق عمل کرنے والے ہوں، دین کی تعلیم پر چلنے والے ہوں تب ہی آئندہ نسل پر بھی نیک اثر رہے گا۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: پس ہر حکم جو اس آیت میں دیا گیا ہے جس کا خلاصہ مَیں نے بیان کیا ہے اس میں اللہ تعالیٰ نے صرف خوشی کو منانے کا نہیں کہا بلکہ اس خوشی پر اپنی ذمہ داریوں کو سمجھنے اور ان کو نبھانے کی طرف توجہ دلائی ہے۔ پس اگر یہ باتیں قائم رہیں تو اللہ تعالیٰ کے فضل سے رشتے ہمیشہ چلنے والے ہوتے ہیں اور آئندہ نسلیں بھی نیک اور صالح پیدا ہوتی ہیں۔اور یہی ایک مومن کا کام ہے کہ اپنے آپ کو دین سے جوڑے اور اپنی نسلوں کو دین سے جوڑے۔بجائے اس کے کہ دنیاوی خواہشات کی طرف زیادہ چلیں، بجائے اس کے کہ لڑکی کی طرف سے مطالبے ہوں یا بجائے اس کے کہ لڑکا یہ کہے کہ لڑکی کا حسن یا خوبصورتی میرے معیار کی نہیں ہے۔کیونکہ بعض دفعہ شادی کے بعد بھی اس کے اظہار ہوتے ہیں۔پس یہ چیزیں دیکھنے والی نہیں ہیں۔آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جس چیز کی طرف توجہ دلائی وہ یہی ہے کہ لڑکی کا دین دیکھو۔اور دین دیکھنے کے لئے ضروری ہے کہ لڑکا بھی دیندار ہو۔پس دونوں طرف کی ذمہ داریاں ہیں۔اگر دین پر نظر ہوگی تو اللہ تعالیٰ کے احکامات کی طرف بھی نظر ہوگی، اور احکامات پر نظر ہوگی تو اس مقصد کو حاصل کرنے والے ہوں گے جو ہماری زندگیوں کا مقصد ہے۔اور آئندہ نسلوں کے لئے بھی ایک بہترین دنیا چھوڑ کر جانے والے ہوں گے۔دنیا صرف مال و متاع اور آسانیاں اور سہولتیں نہیں ہے۔کامیابی اسی وقت ملتی ہے جب اس دنیا میں بھی دل کا سکون ملے۔اور ہر ایک کو اس دل کے سکون کی تلاش کرنی چاہئے۔اللہ کرے کہ یہ قائم ہونے والے رشتے ہر لحاظ سے بابرکت ہوں اور ایک دوسرے کا خیال رکھنے والے ہوں اور ایک دوسرے کے حق نبھانے والے ہوں۔

خطبہ نکاح کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے درج ذیل دو نکاحوں کا اعلان فرمایا:

1۔ عزیزہ انعم چیمہ بنت مکرم خالد محمود چیمہ صاحب (سٹاک ہوم) کا نکاح عزیزم اسامہ سلیم (واقف نو) ابن مکرم محمد سلیم صاحب مرحوم (آف گوتھن برگ) کے ساتھ طے پایا۔

2۔ عزیزہ سحر احسان اللہ بنت مکرم احسان اللہ صاحب (مالمو) کا نکاح عزیزم شہریار جاوید ابن مکرم جاوید اقبال صاحب (مالمو) کے ساتھ طے پایا۔

بعد ازاں حضور انور نے فرمایا کہ رشتے کے بابرکت ہونے کے لئے دعا کرلیں۔اس کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے دعا کروائی اور فریقین کو شرف مصافحہ بخشا۔

بعد ازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی رہائشگاہ پر تشریف لے گئے۔

انفرادی و فیملی ملاقاتیں

پروگرام کے مطابق چھ بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنے دفتر تشریف لائے اور فیملیز ملاقاتیں شروع ہوئیں۔آج شام کے اس سیشن میں 15 فیملیز کے 60؍افراد نے اپنے پیارے آقا سے ملاقات کی سعادت پائی۔ملاقات کرنے والی فیملیز کا تعلق گوتھن برگ جماعت سے تھا۔تمام فیملیز نے اپنے پیارے آقا کے ساتھ تصویر بنوانے کی سعادت پائی۔حضور انور نے ازراہ شفقت تعلیم حاصل کرنے والے طلباء اور طالبات کو قلم عطا فرمائے اور چھوٹی عمر کے بچوں اور بچیوں کو چاکلیٹ عطا فرمائے۔ملاقاتوں کا یہ پروگرام سات بج کر پانچ منٹ تک جاری رہا۔

جماعت احمدیہ سویڈن کی نیشنل مجلس عاملہ کے ساتھ میٹنگ

بعد ازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز میٹنگ ہال میں تشریف لے آئے اور نیشنل مجلس عاملہ جماعت سویڈن کی حضور انور کے ساتھ میٹنگ شروع ہوئی۔حضور انور نے دعا کروائی۔

☆ حضور انور کے استفسار پر جنرل سیکرٹری صاحب نے جواب دیتے ہوئے بتایا کہ ہماری پانچ جماعتیں ہیں اور سب Active ہیں اور اپنی رپورٹس بھجواتی ہیں۔

☆ بعد ازاں سیکرٹری تحریک جدید نے اپنی رپورٹ پیش کرتے ہوئے بتایا کہ 1002 تجنید میں سے 862 چندہ تحریک جدید میں شامل ہیں اور پانچ لاکھ 68 ہزار 88 کرونز تحریک جدید کا چندہ جمع ہوا ہے۔اس پر حضور انور نے فرمایا: آپ پیسے بڑھانے کی فکر نہ کریں، چندہ دینے والوں کی تعداد بڑھائیں اور جو ابھی تک چندہ تحریک جدید میں شامل نہیں، ان کو شامل کرنے کی کوشش کریں۔خدام اور انصار سے تحریک جدید کے وعدے لینے کیلئے ان دونوں تنظیموں سے مدد لیں۔لجنہ کیلئے لجنہ سے مدد لیں۔اسی لئے ان تنظیموں کی عاملہ میں وقف جدید اور تحریک جدید کے شعبے رکھے گئے ہیں۔

☆ سیکرٹری تبلیغ نے حضور انور کے دریافت فرمانے پر بتایا کہ گزشتہ دس سال میں ہماری 21 بیعتیں ہیں۔حضور انور نے دریافت فرمایا کہ شعبہ تبلیغ کا بجٹ کتنا ہے؟

فرمایا کہ ہر شعبہ کا بجٹ ہونا چاہئے۔شعبہ کے کام کی نوعیت کے لحاظ سے بجٹ ہو۔تبلیغ کا کم از کم ایک ملین بجٹ ہونا چاہئے۔ ہر شعبہ کا بجٹ شوریٰ میں پیش ہو اور وہاں ڈسکس ہو۔

حضور انور نے فرمایا کہ شعبہ تبلیغ کے تحت آپ کے سفر ہیں۔ رابطے ہیں، میٹنگز ہیں، تبلیغی سیمینارز ہیں، دوسرے پروگرام ہیں۔اشتہارات ہیں، لیف لیٹنگز اور بکسٹال وغیرہ ہیں۔ بڑا وسیع کام ہے۔اس لئے جو بجٹ بنائیں اس کا آگے بریک ڈاؤن کریں اور پھر کام کریں۔

حضور انور نے فرمایا کہ اشتہارات دیں۔بڑے شہر میں سال میں 40 ہزار کرونز خرچ ہوگا۔اشتہارات سے کم از کم تعارف تو ہوجائے گا اس لئے اشتہار دیں، لوگوں کو پتہ تو لگے کہ آپ کون ہیں۔اپنا تعارف کروانے کے لئے نئے نئے ذرائع اختیار کرنے ہوں گے۔اتمام حجّت ایک دفعہ کریں۔باقی اللہ پر چھوڑ دیں۔

حضور انور نے فرمایا کہ تبلیغ کے لئے ٹریولنگ (Travelling) تبلیغ کے بجٹ میں ہوگی۔ چندہ کے حصول کے لئے مال کے بجٹ میں اور تربیتی پروگراموں کے لئے تربیت کے بجٹ میں ہوگی۔

☆ حضور انور نے سیکرٹری وقف جدید برائے

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ نحمدہ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم وعلیٰ عبدہ المسیح الموعود
وَسِّعْ مَكَانَكَ الہام حضرت مسیح موعود علیہ السلام
Courtesy: Alladin Builders
e-mail: khalid@alladinbuilders.com

J.K. Jewellers - Kashmir Jewellers
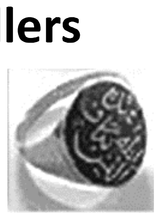
جے کے جیولرز۔کشمیر جیولرز
چاندی اور سونے کی انگوٹھیاں خاص احمدی احباب کیلئے
Shivala Chowk Qadian (India)
Ph. (S) 01872 -224074, (M) 98147-58900,
E-mail: jk_jewellers@yahoo.com
Mfrs & Suppliers of : Gold and Silver Diamond Jewellery

نومبائعین سے دریافت فرمایا کہ جو گزشتہ دس سالوں کے نومبائعین ہیں ان میں کتنے ایسے ہیں جن سے رابطہ ہے۔ اس پر سیکرٹری نے بتایا کہ سب سے رابطہ اور تعلق ہے سوائے دو کے جو شادی کرکے احمدی ہوئے تھے۔ شادی ختم ہوئی تو چلے گئے۔

حضور انور نے فرمایا کہ عاملہ کے ممبران کو ایک ایک بیعت کا ٹارگٹ دیں اور مربیان کو دو دو بیعتوں کا ٹارگٹ دیں۔ حضور انور نے فرمایا کہ تبلیغ کے لئے اشتہار دیں۔ اخباروں سے رابطے کریں اور نئی راہیں نکالیں۔

☆سیکرٹری امور خارجہ کو ہدایت دیتے ہوئے حضور انور نے فرمایا کہ پریس اور میڈیا سے آپ کا رابطہ ہونا چاہئے۔ کوئی لائحہ عمل بنائیں گے تو دوسری نسلیں آپ سے بہتر پروگرام بنالیں گی۔ سال کا منصوبہ بنائیں۔ پانچ سال کا منصوبہ بنائیں۔

یہاں 349 پارلیمنٹیرین ہیں ان میں سے آپ کے تعلقات چھ سات سے ہیں۔ اَوروں سے بھی تعلقات بنائیں۔ اپنے تعلقات بڑھائیں۔ خارجہ کی ایک ٹیم بنائیں۔ نوجوانوں کو اپنے ساتھ رکھیں۔

☆نیشنل سیکرٹری مال نے اپنی رپورٹ پیش کرتے ہوئے بتایا کہ کمانے والے 382 افراد میں سے 158 موصی حضرات ہیں۔ موصیان کی کُل تعداد 266 ہے۔ اس پر حضور انور نے فرمایا کہ ابھی تک کمانے والے افراد میں سے پچاس فیصد موصی بنانے کے ہدف تک نہیں پہنچے۔ سیکرٹری مال نے بتایا کہ موصیان کے چندہ کا معیار دوسروں سے بہت بہتر ہے۔ اس پر حضور انور نے فرمایا کہ دوسروں سے معیار بہتر ہی ہونا چاہئے۔

☆نیشنل سیکرٹری اشاعت نے اپنی رپورٹ پیش کرتے ہوئے بتایا کہ خدام نے کتاب ''گناہ سے نجات کیوں کر ممکن ہے؟'' کی سویڈش زبان میں ٹرانسلیشن کی ہے۔ اسی طرح ایک اور کتاب کی نظرثانی کی ہے۔ اس پر حضور انور نے فرمایا کہ اَور کتب کا بھی ترجمہ کریں اور کمیٹی کو کہیں کہ اپنے کام کو تیز کرے۔

☆نیشنل سیکرٹری جائیداد نے بتایا کہ اب ہماری پانچ جائیدادیں ہیں۔ ایک گوتھن برگ میں، دو مالمو میں، ایک سٹاک ہوم میں اور ایک لولیو میں۔

حضور انور نے فرمایا کہ آپ کی مالمو کی پرانی عمارت اس لئے خراب ہوئی ہے کہ آپ اُس کی Maintenance وغیرہ نہیں کرتے۔ آپ کا باقاعدہ Maintenance کا بجٹ ہونا چاہئے اور وہاں کے سیکرٹری جائیداد کو ہر ماہ رپورٹ دینی چاہئے کہ کیا کام ہوا ہے۔ باقاعدہ ہر ماہ رپورٹ لیں۔ وقت پر مرمتیں نہ کروانے سے نقصان ہوتا ہے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مالمو کے پرانے مشن ہاؤس بیت الحمد کا تفصیل سے جائزہ لیا اور اس بارہ میں امیر صاحب سویڈن کو بعض انتظامی ہدایات دیں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مسجد محمود مالمو کے تعمیراتی اخراجات، مسجد فنڈ اور آئندہ ہونے والے بلوں کی ادائیگی اور متوقع مزید اخراجات کا تفصیل سے جائزہ لیا اور اس بارہ میں انتظامیہ کو ہدایات دیں۔

حضور انور نے ہدایت دیتے ہوئے فرمایا کہ ہر شعبہ کا کام ہے کہ اپنا بجٹ بنائے کہ ہم نے اس سال یہ یہ کام کرنا ہے اور اپنے کاموں کے مدّنظر اپنا بجٹ تیار کرے۔ شعبہ کا بجٹ ہوگا تو اپنا کام کرے گا۔

☆نیشنل سیکرٹری ضیافت کو حضور انور نے مخاطب ہوتے ہوئے فرمایا کہ آجکل تو آپ بہت مصروف ہیں۔ آنے والے مہمانوں اور جماعت کی ضیافت کی توفیق مل رہی ہے۔

☆سیکرٹری صنعت و تجارت کو مخاطب ہوتے ہوئے حضور انور نے فرمایا کہ صنعت و تجارت کریں اور اپنے پروگرام بنائیں۔

☆نیشنل سیکرٹری تربیت سے حضور انور نے فرمایا کہ یہ بڑا اہم شعبہ ہے۔ آپ کی تربیت ہوجائے گی تو آپ کے سب مسائل حل ہوجائیں گے۔ آپ جائزہ لیں کہ کتنے گھروں میں ڈش انٹینے لگے ہوئے ہیں۔ ہر ایک کو MTA سے وابستہ کریں۔ نمازوں کے قیام کی طرف توجہ دیں اور قرآن کریم کی تلاوت کی طرف توجہ دلائیں۔ تربیتی پروگرام بنائیں اور سب کو فعّال کریں۔ جن کو مالی قربانی، چندوں کی ادائیگی کی طرف توجہ نہیں ہے اور وہ کم دیتے ہیں، ان کو توجہ دلائیں۔

☆نیشنل سیکرٹری سمعی و بصری نے اپنی رپورٹ پیش کرتے ہوئے بتایا کہ گزشتہ چار ماہ سے ایک ڈاکومنٹری پر کام کررہے ہیں۔ اسی طرح ویب سائٹ پر بعض پروگرام اور انٹرویوز ڈالے ہیں۔

☆حضور انور نے 'اصلاحی کمیٹی' کے حوالہ سے دریافت فرمایا کہ یہ کمیٹی کیا کام کررہی ہے۔ سیکرٹری تربیت اس کمیٹی کا چیئرمین ہوتا ہے، اس کو پتہ ہی نہیں۔ اس کمیٹی کو بنے ہوئے ایک سال ہوگیا ہے۔ سیکرٹری تربیت کو تو اس کا پتہ ہونا چاہئے۔

☆نیشنل سیکرٹری تعلیم سے حضور انور نے دریافت فرمایا کہ کیا آپ کو معلوم ہے کہ کتنے طلباء ہیں جو یونیورسٹیز اور کالجز میں جانے والے ہیں۔

حضور انور نے فرمایا کہ خدام، لجنہ سے مل کر طلباء کا Data لیں اور اپنا ریکارڈ مکمل کریں۔ خدام، لجنہ طلباء کی ایسوسی ایشن بنائیں۔

☆نیشنل سیکرٹری وقف نَو کو ہدایت دیتے ہوئے حضور انور نے فرمایا آپ نے سلیبس بنایا ہوا ہے۔ اپنی پروگریس رپورٹ ہر ماہ بھجوایا کریں۔ جو سلیبس تیار کیا ہوا ہے وہ لجنہ کو بھی دیں، وہ خود اپنی کلاسز کا انتظام کریں گی۔ اگر لجنہ سمجھتی ہے کہ ان کو مربیان سے مدد لینے کی ضرورت ہے تو وہ مربیان سے مدد لے سکتی ہے۔

حضور انور نے فرمایا واقفین نَو کے پروگراموں کی ذمہ داری سیکرٹری وقف نو کی ہے، مربیان کی نہیں ہے۔ مربیان کا دوسرا کام تبلیغ و تربیت کا ہے لیکن آپ اپنے پروگراموں میں ان سے مدد لے سکتے ہیں۔

حضور انور نے فرمایا اب تو 21 سال والا سلیبس بھی آگیا ہے۔ یہ سلیبس بھی لجنہ کو دیں اور صدر لجنہ اپنی معاون صدر کے ذریعہ واقفاتِ نَو کی کلاسز کا انتظام کرے۔ اب یہ بڑی عمر کی بچیاں ہیں، اپنی کلاسز اور پروگراموں کے لحاظ سے یہ آزاد ہوں۔ اگر مربی سلسلہ یا امیر نے ان کے پروگراموں اور کلاسز میں کوئی ایڈریس کرنا ہے تو وہ پردے کے پیچھے سے ہوگا۔

نیشنل سیکرٹری وقف نو، لجنہ سے واقفاتِ نَو کی کارگزاری کی رپورٹ لے لیا کرے۔

حضور انور نے فرمایا ایک تو واقفینِ نَو اور واقفاتِ نَو نے پندرہ سال کی عمر میں اپنا وقف فارم پُر کرنا ہے اور پھر جب یونیورسٹی سے، اپنی تعلیم سے فارغ ہوں تو پھر دوبارہ اپنا وقف فارم بھجوائیں۔

نیشنل سیکرٹری وقف نو نے بتایا کہ واقفین کی کُل تعداد 122 ہے جن میں 19 خدام اور 26 لجنات ہیں، 21 اطفال ہیں، 16 ناصرات ہیں اور باقی 40 چھوٹی عمر کے بچے بچیاں ہیں۔

حضور انور نے فرمایا رسالہ ''اسماعیل'' اور ''مریم'' منگوائیں۔

حضور انور نے فرمایا: اپنا باقاعدہ بجٹ بنائیں اور یہ رسائل منگوائیں۔ جن کو اردو، انگریزی زبان نہیں آتی ان کو سویڈش زبان میں مضامین کا ترجمہ کرکے رسالہ کے ساتھ دے دیا کریں۔ رسالہ پہلے چلا جائے بعد میں علیحدہ ترجمہ کرکے بھجوا دیا کریں۔

☆نیشنل سیکرٹری امور عامہ نے رپورٹ پیش کرتے ہوئے بتایا کہ نئے رفیوجیز آرہے ہیں ان کے لئے ملازمت تلاش کرنے کا کام ہے۔ ان کے لئے ملازمتیں تلاش کررہے ہیں۔

حضور انور نے فرمایا کہ طلباء کا بھی جائزہ لیں کہ کتنے طلباء کام تلاش کررہے ہیں یا اپنی تعلیم اور پیشہ سے ہٹ کر مجبوراً دوسری job کررہے ہیں۔ ان کا بھی جائزہ لیا جانا چاہئے۔

☆نیشنل سیکرٹری وقف جدید نے بتایا کہ ہمارا چندہ وقف جدید کا وعدہ دو لاکھ 46 ہزار 953 کرونز ہے۔ اس پر حضور انور نے فرمایا بچوں کو بھی ساتھ شامل کریں۔ بچوں سے بھی چندہ لیں۔

☆محاسب نے اپنی رپورٹ پیش کرتے ہوئے بتایا کہ باقاعدہ حساب کا ریکارڈ رکھا جارہا ہے۔ ہر ماہ کا حساب کرتا ہوں۔

☆نیشنل سیکرٹری وصایا نے بتایا کہ یہاں کمانے والوں کی تعداد 382 ہے اور ان میں سے موصیان کی تعداد 158 ہے۔ اس پر حضور انور نے فرمایا کہ آپ نصف کے کافی قریب ہیں۔ اپنا ہدف حاصل کرلیں۔

☆انٹرنل آڈیٹر نے اپنی رپورٹ پیش کرتے ہوئے بتایا کہ ہر تیسرے ماہ باقاعدہ آڈٹ کرتا ہوں۔

☆حضور انور نے سیکرٹری رشتہ ناطہ کو ہدایت دیتے ہوئے فرمایا کہ جن کے رشتے نہیں ہورہے ان کی فہرست اور کوائف انٹرنیشنل رشتہ ناطہ کمیٹی لندن کو بھیجیں اور مجھے ہر ماہ اپنی رپورٹ بھجوایا کریں۔

حضور انور نے فرمایا کہ آپ کا Data محفوظ جگہ پر ہونا چاہئے اور آپ کی کمیٹی کی ہر ماہ میٹنگ ہونی چاہئے۔ اپنے کام کا جائزہ لیا کریں اور ہر ممبر کو کہیں کہ تمہارا کام ہے کہ تین رشتے کرواؤ۔

حضور انور نے فرمایا جو یہاں کا Data ہے وہ مرکزی سیکرٹری رشتہ ناطہ کے پاس ہی رہے گا۔

حضور انور نے فرمایا کہ لجنہ رشتہ ناطہ کے حوالہ سے اپنے طور پر خاص پروگرام رکھ سکتی ہے کہ رشتے کس طرح طے ہونے چاہئیں۔ کیا رویّے ہونے چاہئیں۔ بات چیت میں کئی امور سامنے آجائیں گے۔

حضور انور نے فرمایا اپنی تمام جماعتوں میں سیکرٹری رشتہ ناطہ کو فعّال کریں۔

☆حضور انور نے نمازوں کی حاضری کے حوالہ سے فرمایا کہ کیا فاصلے زیادہ ہیں۔ فجر پر حاضری کم ہوتی ہے۔ یاددہانی کرواتے رہا کریں۔ خطبات میں، نمازوں کے بارہ میں توجہ دلاتا رہتا ہوں۔ آپ کا بھی کام ہے کہ توجہ دلاتے رہیں۔ جو گھر دُور ہیں وہاں چار پانچ گھر مل کر سنٹر بنالیں اور نماز پڑھ لیا کریں۔

خدا تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ نصیحت کرتے جاؤ۔ نصیحت کرنا ہمارا کام ہے۔ پولیس فورس بننا ہمارا کام نہیں ہے۔ عہدیدار توجہ دلاتے رہیں۔ نصیحت کرنے کا حکم ہے۔ پس نصیحت کرتے جائیں۔

سیکرٹری تربیت کا کام ہے کہ پروگرام بنائے اور اس طرح آرگنائز کرے کہ مسجد آنے والے اپنے ساتھ بٹھا کر دوسروں کو بھی نماز کے لئے لے آئیں۔ جن کے ساتھ تعلقات ہیں ان کو لے آیا کریں۔

آخر پر امیر صاحب سویڈن نے درخواست کی کہ اب مالمو میں ہمارے پاس بڑا سینٹر بن گیا ہے۔ سکنڈے نیوین ممالک کا اجتماعی جلسہ کبھی سویڈن میں اور کبھی ناروے میں ہوجایا کرے۔ اس پر حضور انور نے فرمایا جماعت کے سامنے باقاعدہ تجویز رکھ کر پھر بھجوائیں۔

نیشنل مجلس عاملہ سویڈن کی حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ساتھ یہ میٹنگ ساڑھے آٹھ بجے ختم ہوئی۔ بعد ازاں عاملہ کے ممبران نے حضور انور کے ساتھ تصویر بنوانے کی سعادت پائی۔

اس کے بعد پروگرام کے مطابق آٹھ بج کر پچاس منٹ پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز مکرم مامون الرشید صاحب امیر جماعت احمدیہ سویڈن کے گھر تشریف لے گئے اور شام کا کھانا تناول فرمایا۔ بعدازاں نو بج کر پچاس منٹ پر یہاں سے واپسی ہوئی۔ دس بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مسجد ناصر میں تشریف لاکر نماز مغرب و عشاء جمع کرکے پڑھائی۔ نمازوں کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی

Zaid Auto Repair
زید آٹو رِپیئر

Mob. 9041492415 - 9779993615
Deals in: Repair of All Types of 4 Stroke & 2 Stroke Vehicles
Shop No. 7,Front of Guru Nanak Filling Station
Harchowal Road, White Avenue Qadian
طالب دعا: صالح محمد زید مع فیملی، افراد خاندان و مرحومین

www.intactconstructions.org
Intact Constructions
وَسِّعْ مَكَانَكَ
الہام حضرت مسیح موعودؑ
Mohammad. Janealam Shaikh
52 First Floor, Room 7, Zakria Masjid Street
Bhishti Mohalla, Mumbai-09
e-mail: intactconstructions@gmail.com
Mob. +91- 7738340717, 9819780273

رہائشگاہ پر تشریف لے گئے۔

......☆......☆......☆......

23 رمئی 2016ء (بروز سوموار)
گوتھن برگ سے روانگی
اور لندن میں ورود مسعود

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے صبح تین بج کر 45 منٹ پر تشریف لاکر نماز فجر پڑھائی۔ نماز کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی رہائشگاہ پر تشریف لے گئے۔

آج سویڈن سے لندن روانگی کا دن تھا۔ مسجد ناصر کے بیرونی احاطہ میں صبح سے ہی احباب جماعت مرد وخواتین اور بچے بچیاں اپنے پیارے آقا کو الوداع کہنے کیلئے جمع تھے۔ بچیوں کے گروپس الوداعی دعائیہ نظم

ہر گام پر فرشتوں کا لشکر ہو ساتھ ساتھ
ہر ملک میں تمہاری حفاظت خدا کرے

پڑھ رہے تھے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز صبح نو بجے اپنی رہائشگاہ سے باہر تشریف لائے اور کچھ دیر اپنے عشاق کے درمیان رونق افروز رہے۔ بعد ازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے اجتماعی دعا کروائی اور گوتھن برگ کے انٹرنیشنل ایئرپورٹ کیلئے روانگی ہوئی۔

پولیس نے حضور انور کی گاڑی کو Escort کیا۔ نو بج کر 40 منٹ پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی ایئرپورٹ پر تشریف آوری ہوئی اور پروٹوکول آفیسرز نے حضور انور کو Receive کیا اور خوش آمدید کہا اور حضور انور سپیشل لاؤنج میں تشریف لے آئے۔

حضور انور کی آمد سے قبل ہی سامان کی بکنگ، بورڈنگ کارڈز کے حصول کی کارروائی مکمل ہو چکی تھی۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے لاؤنج میں کچھ دیر کیلئے قیام فرمایا۔ یہاں سے دس بج کر 45 منٹ پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ جہاز میں سوار ہونے کیلئے روانہ ہوئے۔ خصوصی انتظام کے تحت حضور انور کی گاڑی جہاز کی سیڑھیوں تک لائی گئی۔ پروٹوکول آفیسر حضور انور کو جہاز کے دروازہ تک چھوڑنے ساتھ آئی۔ اس موقع پر مکرم مامون الرشید صاحب امیر جماعت سویڈن، مکرم آغا یحییٰ خان صاحب مبلغ انچارج سویڈن اور مکرم ذیشان صاحب انچارج سیکیورٹی ٹیم نے بھی حضور انور کو جہاز کے دروازہ پر الوداع کہا۔ حضور انور جہاز کے اندر تشریف لے گئے۔

برٹش ایئرویز کی پرواز BA791 گیارہ بج کر پندرہ منٹ پر گوتھن برگ ایئرپورٹ سے لندن (برطانیہ) کے ہیتھرو ایئرپورٹ کیلئے روانہ ہوئی۔ برطانیہ کا وقت سویڈن کے وقت سے ایک گھنٹہ پیچھے ہے۔ قریباً دو گھنٹہ کی پرواز کے بعد برطانیہ کے مقامی وقت کے مطابق سوا بارہ بجے جہاز لندن کے ہیتھرو انٹرنیشنل ایئرپورٹ پر اُترا۔

جہاز کے دروازہ پر پروٹوکول آفیسر نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کو خوش آمدید کہا اور اپنے ساتھ سپیشل لاؤنج میں لے آئے جہاں مکرم رفیق احمد حیات صاحب امیر جماعت یوکے، مکرم صاحبزادہ مرزا وقاص احمد صاحب صدر مجلس خدام الاحمدیہ، مکرم محمد احمد ناصر صاحب افسر حفاظت خاص نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کو خوش آمدید کہا اور شرف مصافحہ حاصل کیا۔

امیگریشن آفیسر نے اسی لاؤنج میں آکر پاسپورٹس دیکھے۔ یہاں ایئرپورٹ سے دوپہر ایک بجے روانہ ہو کر قریباً ایک بج کر چالیس منٹ پر مسجد فضل لندن میں ورود مسعود ہوا جہاں احباب جماعت کی ایک کثیر تعداد نے اپنے پیارے آقا کو خوش آمدید کہا۔ مسجد کے بیرونی احاطہ میں ایک طرف خواتین اور بچیاں کھڑی تھیں اور دوسری طرف مرد احباب تھے۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے اپنا ہاتھ بلند کر کے سب کو السلام علیکم کہا اور اپنی رہائشگاہ پر تشریف لے گئے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے دو بجے مسجد بیت الفضل میں تشریف لاکر نماز ظہر پڑھائی۔ نماز کی ادائیگی کے بعد حضور انور اپنی رہائشگاہ پر تشریف لے گئے۔

اس طرح آج اللہ تعالیٰ کے فضل سے حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا ڈنمارک اور سویڈن کا یہ تاریخی اور دُور رَس نتائج کا حامل دورہ اللہ تعالیٰ کے بے انتہا فضلوں اور برکتوں کو سمیٹتے ہوئے عظیم الشان کامیابیوں اور کامرانیوں کے ساتھ اختتام پذیر ہوا۔ فالحمد للہ علیٰ ذالک۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی معیّت میں جن خوش نصیب افراد کو اس تاریخی اہمیت کے حامل سفر پر جانے کی سعادت نصیب ہوئی ان کے اسماء بغرض ریکارڈ درج ہیں: حضرت سیدہ امۃ السبوح صاحبہ مدّظلہا العالی (حرم سیّدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز)۔ مکرم منیر احمد جاوید صاحب (پرائیویٹ سیکرٹری)۔ مکرم مبارک احمد ظفر صاحب (ایڈیشنل وکیل المال لندن)۔ مکرم عابد وحید خان صاحب (انچارج پریس اینڈ میڈیا آفس لندن)۔ مکرم میجر محمود احمد صاحب (افسر حفاظت خاص لندن)۔ مکرم ناصر احمد سعید صاحب (شعبہ حفاظت)۔ مکرم سخاوت علی باجوہ صاحب (شعبہ حفاظت)۔ مکرم محسن اعوان صاحب (شعبہ حفاظت)۔ خاکسار عبدالماجد طاہر (ایڈیشنل وکیل التبشیر لندن)۔ علاوہ ازیں مکرم محمود احمد خان صاحب اور مکرم ظفر احمد صاحب (شعبہ حفاظت لندن) ایک پروگرام کے تحت حضور انور کی ڈنمارک آمد سے قبل، ڈنمارک پہنچے تھے اور وہاں سے یہ دونوں ممبران قافلہ میں شامل ہوئے۔

اس کے علاوہ MTA انٹرنیشنل یوکے کے درج ذیل ممبران نے اس دورہ کے دوران خطبات جمعہ، مسجد محمود مالمو کی افتتاحی اور دونوں ممالک میں Reception کی تقاریب، حضور انور کے انٹرویوز اور دیگر جملہ پروگراموں کی ریکارڈنگ اور ڈنمارک اور سویڈن سے Live ٹرانسمیشن کے لئے اس دورہ میں شمولیت کی سعادت پائی:

مکرم منیر احمد عودہ صاحب۔ مکرم سہراب ذیشان صاحب۔ مکرم سفیر الدین قمر صاحب۔ مکرم عطاء الاوّل عباسی صاحب۔ مکرم عدنان زاہد صاحب۔ مکرم ذکی اللہ احمد صاحب۔ مکرم سعید وسیم صاحب۔

مکرم عمیر علیم صاحب انچارج شعبہ مخزن تصاویر نے بھی اس میں شمولیت کی سعادت پائی۔

جرمنی سے ڈاکٹر مکرم اطہر زبیر صاحب ڈنمارک اور سویڈن کے اس سفر کے دوران بطور ڈاکٹر ڈیوٹی پر قافلہ کے ساتھ رہے۔ اللہ تعالیٰ ان سب کے لئے یہ سعادت مبارک فرمائے۔

اس کے علاوہ مجلس خدام الاحمدیہ جرمنی سے دس خدام پر مشتمل سیکیورٹی ٹیم حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی ڈنمارک آمد سے قبل ہی ڈنمارک پہنچی تھی اور پھر ڈنمارک اور سویڈن کے سارے دورہ میں ساتھ رہی۔ ان سب خدام نے بھی بڑی مستعدّی اور خوش اسلوبی کے ساتھ اپنے فرائض سرانجام دیئے۔ فجزاھم اللہ تعالیٰ احسن الجزاء۔

......☆......☆......☆......

بطور مالی خدمت کے خواہشمند متوجہ ہوں

صدر انجمن احمدیہ قادیان میں شعبہ تزئین میں مالی کی آسامیاں پُر کی جانی مقصود ہیں۔ جو دوست صدر انجمن احمدیہ میں بطور مالی (درجہ چہارم) کے گریڈ میں خدمت کے خواہش مند ہوں وہ درج ذیل شرائط کے مطابق درخواست دے سکتے ہیں۔

(1) امیدوار کیلئے تعلیم کی کوئی شرط نہیں۔ (2) امیدوار کی عمر 25 سال سے کم ہونی ضروری ہے۔ برتھ سرٹیفکیٹ پیش کرنا ضروری ہوگا۔ (3) وہی امیدوار خدمت کیلئے لئے جائیں گے جو مرکزی کمیٹی برائے بھرتی کارکنان کے انٹرویو میں کامیاب ہوں گے۔ (4) وہی امیدوار خدمت کیلئے لئے جائیں گے جو نور ہسپتال قادیان کے میڈیکل بورڈ کی رپورٹ کے مطابق صحتمند اور تندرست ہوں گے۔ (5) امیدوار کے اخراجات سفر قادیان آمد و رفت اپنے ہوں گے۔ (6) اگر کسی امیدوار کی سلیکشن ہوتی ہے اس صورت میں اس کو قادیان میں اپنی رہائش کا انتظام خود کرنا ہوگا۔ (7) مجوزہ درخواست فارم نظارت دیوان صدر انجمن احمدیہ سے لئے جا سکتے ہیں۔ اس اعلان کے دو ماہ کے اندر جو درخواستیں آئیں گی اس پر غور ہوگا۔ (ناظر دیوان صدر انجمن احمدیہ قادیان)

مزید معلومات کیلئے رابطہ کر سکتے ہیں:

دفتر : 01872-501130 موبائل : 09815433760

e.mail : nazaratdiwanqdn@gmail.com

ارشادِ نبوی صلی اللہ علیہ وسلم

اَلصَّلٰوۃُ عِمَادُ الدِّیْن

(نماز دین کا ستون ہے)

طالب دُعا از: اراکین جماعت احمدیہ ممبئی

آٹو ٹریڈرز
AUTO TRADERS
16 مینگو لین کلکتہ 70001
دکان: 2248-5222 , 2248-16522243-0794
رہائش:: 2237-0471, 2237-8468

Ahmad Travels Qadian

Foreign Exchange-Western Union
Money Gram-X Press Money
Holidays, Air Ticket, Rail, Cars, Buses
Contact : 9815665277
Propritor : Nasir Ibrahim
(Ahmadiyya Chowk, Qadian, India)

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الاوّل رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا نسخہ
سرمہ نور۔ کاجل۔ حبّ اٹھرہ (شادی کے بعد اولاد سے محروم کیلئے) زد جام عشق (اعصابی کمزوری و شوگر کیلئے) رابطہ کریں۔

رابطہ: عبد القدوس نیاز
098154-09445
ملنے کا پتہ: دُکان چوہدری بدرالدین عامل صاحب درویش مرحوم
احمدیہ چوک قادیان ضلع گورداسپور (پنجاب)

JMB RICE MILL (Pvt) Ltd.
Love For All, Hatred For None
AT. TISALPUR. P.O RAHANJA
DIST. BHADRAK, PIN-756111
STD: 06784, Ph: 230088
TIN : 21471503143
JMB

NAVNEET JEWELLERS نونیت جیولرز
Manufacturers of All Kinds of Gold and Silver Ornaments

خالص سونے اور چاندی کے اعلیٰ زیورات کا مرکز
'الیس اللہ بکافٍ عبدہ' کی دیدہ زیب انگوٹھیاں
اور لاکٹ وغیرہ احمدی احباب کیلئے خاص

Main Bazar Qadian (Gsp) Punjab (Ph. 01872-220489, (R) 220233

بقیہ نماز جنازہ از صفحہ نمبر 2

میاں فیض احمد صاحبؓ ساکن ریاست جموں کشمیر کے پوتے تھے جنہیں اس وفد کا رکن ہونے کی سعادت حاصل تھی جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی قبر کی تحقیقات کیلئے تیار کیا تھا۔ آپ سوئٹزرلینڈ کے ابتدائی احمدیوں میں سے تھے۔ نیشنل صدر انصار اللہ، نیشنل سیکرٹری ضیافت اور زیورک جماعت کے صدر کے طور پر خدمت کی توفیق پائی۔ آپ ہر کسی کی خوشی وغمی میں سب سے پہلے پہنچتے۔ آپ نے پسماندگان میں اہلیہ کے علاوہ تین بیٹیاں یادگار چھوڑی ہیں۔ مرحوم محترم مولوی ظہور حسین صاحب مبلغ روس وبخارا کے داماد تھے۔

(6) مکرمہ نسیم اختر صاحبہ

(زوجہ مکرم ظفر اللہ خان صاحب، آف گھٹیالیاں)

3رمئی 2016 کو 79 سال کی عمر میں وفات پاگئیں۔ اناللہ وانا الیہ راجعون۔ 1958 میں خاندان میں اکیلے بیعت کی توفیق پائی اور مخالفت کے باوجود استقامت دکھائی۔ خلافت سے بہت محبت تھی۔ بہترین داعیہ الی اللہ تھیں۔ اپنی زندگی میں ساٹھ بیعتیں کروائیں۔ جماعتی کاموں کی خاص لگن تھی۔ بائیس سال بطور صدر لجنہ خدمت کی توفیق پائی۔ چندہ جات سال کے شروع میں ہی ادا کر دیا کرتیں تھیں۔ تین دفعہ جلسہ سالانہ یوکے میں شمولیت کی۔ فلاحی کاموں میں خاص دلچسپی تھی۔ مقامی قبرستان کیلئے راستے کا اپنی جیب سے انتظام کروایا۔ بڑی مہمان نواز اور مخلص خاتون تھیں۔ آپ موصیہ تھیں۔ آپ کے پسماندگان میں چھ بیٹیاں ہیں۔

(7) مکرم ڈاکٹر شبیر احمد صاحب ناصر (ابن مکرم مولوی بشیر احمد صاحب بانگڑوی مرحوم درویش قادیان)

14رمئی 2016 کو 70 سال کی عمر میں سڑک حادثے میں وفات پاگئے۔ اناللہ وانا الیہ راجعون۔ آپ نے مدرسہ احمدیہ قادیان سے فارغ التحصیل ہونے کے بعد کچھ عرصہ وہیں بطور استاد خدمت کی توفیق پائی۔ بعد میں ڈاکٹری کی پریکٹس شروع کردی۔ مرحوم کو تبلیغ کا بڑا شوق تھا۔ مسلسل کئی روز تک اپنا کلینک بند کر کے تبلیغی سفر پر نکل جاتے جس کی وجہ سے کئی سعید روحوں کو قبول حق کی توفیق ملی۔ مالی تحریکات میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیتے۔ قادیان میں انصار اللہ میں مختلف عہدوں پر خدمت کی توفیق پائی۔ صدر حلقہ نور بھی رہے۔ صوم وصلوٰۃ کے پابند، خوش مزاج، ہمدرد اور خلافت سے والہانہ محبت رکھنے والے نیک انسان تھے۔ مرحوم موصی تھے۔ پسماندگان میں ایک بیٹی اور تین بیٹے یادگار چھوڑے ہیں۔ دو بیٹے قادیان میں سلسلہ کی خدمت کی توفیق پا رہے ہیں۔

(8) مکرمہ نسیم اختر صاحبہ

(زوجہ مکرم چوہدری فتح محمد صاحب)

22رمئی 2016 کو 90 سال کی عمر میں وفات پاگئیں۔ اناللہ وانا الیہ راجعون۔ پاکستان ہجرت کے بعد اپنے خاندان میں اکیلی احمدی خاتون تھیں۔ عہد بیعت پر وفاداری سے قائم رہیں۔ پابند صوم وصلوٰۃ، مہمان نواز اور بڑی نیک باوفا خاتون تھیں۔ خلافت سے بے حد محبت تھی۔ ایم ٹی اے پر خطبات اور دیگر پروگرام شوق سے دیکھا کرتی تھیں۔ آپ خدا کے فضل سے موصیہ تھیں۔ پسماندگان میں ایک بیٹا اور پانچ بیٹیاں یادگار چھوڑی ہیں۔ آپ مکرم رشید احمد صاحب زیروی مرحوم واقف زندگی کی والدہ تھیں۔

(9) مکرم شریف احمد بھٹی صاحب (آف کینیڈا)

29راپریل 2016 کو 76 سال کی عمر میں کیلگری میں وفات پاگئے۔ اناللہ وانا الیہ راجعون۔ آپ تہجد گزار، صوم وصلوٰۃ کے پابند اور باقاعدگی سے صدقہ وخیرات ادا کرنے والے نیک انسان تھے۔ مجلس خدام الاحمدیہ فیصل آباد میں ضلع وشہر کی سطح پر نیز ربوہ میں مختلف جماعتی خدمات کی توفیق پائی۔ آپ خدا کے فضل سے موصی تھے۔ پسماندگان میں اہلیہ کے علاوہ ایک بیٹا، چار بیٹیاں اور کئی پوتے پوتیاں اور نواسے نواسیاں یادگار چھوڑے ہیں۔

(10) مکرم معروف احمد صاحب (ابن مکرم محمد حنیف جٹ صاحب آف شیندرہ، ضلع پونچھ، جموں کشمیر)

آپ گذشتہ دنوں ایک ایکسیڈنٹ میں بقضائے الٰہی وفات پاگئے۔ اناللہ وانا الیہ راجعون۔ مرحوم تعلیم مکمل کرنے کے بعد ایک پرائیوٹ کمپنی میں ملازمت کر رہے تھے۔

اللہ تعالیٰ تمام مرحومین سے مغفرت کا سلوک فرمائے اور انہیں اپنی رضا کی جنتوں میں جگہ دے۔ اللہ تعالیٰ ان کے لواحقین کو صبر کرنے اور ان کی خوبیوں کو زندہ رکھنے کی توفیق دے۔ آمین

......☆......☆......☆......

MBBS IN BANGLADESH
Your Safe & Affordable Destination For Pursuing MBBS Is Bangladesh
ADMISSION IN PVT MEDICAL COLLEGES SESSION 2016
BANGLADESH MEDICAL COLLEGE
JAHRUL ISLAM MEDICAL COLLEGE
AD-DIN WOMEN'S MEDICAL COLLEGE
MONNO MEDICAL COLLEGE
ENAM MEDICAL COLLEGE
GREEN LIFE MEDICAL COLLEGE
Salient Features:
Recognised By MCI IMED & BM&DC
Lowest Packages Payable In Installments
Excellent Faculty & Hostel facility
Package Starts From 33,000 USD
(20.00 Lacs Approx.) With Hostel.
Contact With Original Certificates & Passport
NEEDS EDUCATION KASHMIR
An ISO 9001 - 2008 Certified Consultancy
Qureshi Building, Opp. Akhara Building, Next Building To KBD Book Shop, Near Budshah Bridge, Sgr.-190001
Mob.: 09596580243 | 09419001671
Email: needseducation@outlook.com
H/o:- 69/C 5th floor, Panthapath Dhaka
Saba Ads #9906928638

وصایا منظوری سے قبل اس لیے شائع کی جاتی ہیں کہ اگر کسی صاحب کو کسی وصیت پر کوئی اعتراض ہو تو وہ تاریخ اشاعت سے ایک ماہ کے اندر دفتر ہذا کو مطلع کرے۔ (سیکرٹری بہشتی مقبرہ قادیان)

مسل نمبر 7880: میں ریحانہ سلطانہ زوجہ مکرم محمد اکرم صاحب، قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری عمر 52 سال تاریخ بیعت 1975، ساکن بھرتپورہ تحصیل ترواڑا ضلع سیوان صوبہ بہار، بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 30راپریل 2016 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت جائداد مندرجہ ذیل ہے۔ زیور طلائی: کان کی بالی 1 جوڑی، ناک کا کوکا 1 عدد، (وزن 3 گرام)، زیور نقرئی: پازیب 1 جوڑی، انگوٹھی 1 عدد (وزن 40 گرام)۔ میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہوار -/1000 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔ گواہ: ظہیر احمد بھٹی الامۃ: ریحانہ سلطانہ گواہ: محمد ظفر الحق

مسل نمبر 7881: میں زبیدہ خان زوجہ مکرم اشتیاق خان صاحب، قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری عمر 40 سال پیدائشی احمدی، ساکن الکھ نندا ضلع ساؤتھ دہلی صوبہ دہلی، بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 24رمارچ 2016 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت جائداد مندرجہ ذیل ہے۔ زیور طلائی: گلے کی چین 1 عدد، طلائی سیٹ (بشمول گلے کا ہار، انگوٹھی وکان کی بالیاں) 1 عدد، ہاتھ کے کڑے 2 عدد، کان کی بالیاں 1 جوڑی، انگوٹھی 4 عدد، گلے کا منگل سوتر 1 عدد (کل وزن 120 گرام)، زیور نقرئی: کڑے 4 عدد، پازیب 1 سیٹ، گلے کی چین اور لاکٹ 1 عدد اور چاندی کا سیٹ 1 عدد (بشمول گلے کا ہار۔ کان کی بالیاں) کل وزن 200 گرام۔ میرا حق مہر: 10 تولہ (120 گرام) سونا ہے جو بذمہ خاوند ہے۔ میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہوار 600 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔ گواہ: ارادت احمد الامۃ: زبیدہ خان گواہ: فضل احمد

مسل نمبر 7882: میں اُمّ سلمہ پی، زوجہ مکرم شوکت علی وی.پی صاحب، قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری، عمر 47 سال تاریخ بیعت 1985، ساکن valiyapeedukakkal ڈاکخانہ edathanattikara، بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 19راپریل 2016 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت جائداد مندرجہ ذیل ہے۔ حق مہر: -/21,000 روپئے۔ میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہوار -/300 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: شوکت علی وی.پی الامۃ: اُمّ سلمہ پی گواہ: شبیل وی.پی

مسل نمبر 7883: میں ندرت پروین بنت مکرم غلام احمد اسماعیل صاحب، قوم احمدی مسلمان طالبہ علم عمر 18 سال پیدائشی احمدی، ساکن پتھاپیریم ضلع مالاپورم صوبہ کیرالہ، بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 17راپریل 2016 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت جائداد مندرجہ ذیل ہے۔ 1 عدد چین مع لاکٹ 6.685 گرام، 1 جوڑی بالی 2.509 گرام۔ میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہوار -/300 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: احمد رشید الامۃ: ندرت پروین گواہ: غلام احمد اسماعیل

مسل نمبر 7884: میں جمیلہ بیگم زوجہ مکرم بشیر احمد آغا صاحب، قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری عمر 61 سال پیدائشی احمدی، ساکن ہاری پاریگام تحصیل اونتی پورہ ضلع پلوامہ صوبہ جموں کشمیر، بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 5رفروری 2016 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت جائداد مندرجہ ذیل ہے۔ زیور طلائی 2 عدد بالی۔ میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہوار -/1000 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔ گواہ: ظفر اقبال لون الامۃ: جمیلہ بیگم گواہ: محمد الیاس ملک

مسل نمبر 7885: میں اسماعیل نوری ولد مکرم مولوی عبد القادر صاحب درویش مرحوم، قوم احمدی مسلمان پیشہ ملازمت عمر 65 سال پیدائشی احمدی، ساکن حلقہ ناصر آباد ڈاکخانہ قادیان ضلع گورداسپور صوبہ پنجاب (حال جرمنی)، بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 23رمارچ 2016 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت جائداد مندرجہ ذیل ہے۔ جرمنی میں ایک عدد رہائشی مکان کل رقبہ (رہائشی) 170sqm (زمین) 205 مربع فٹ (مشترکہ پراپرٹی خاکسار کی اہلیہ کے ساتھ)۔ میرا گزارہ آمد از ملازمت ماہوار 1853 یورو ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔ گواہ: اکرام اللہ چیمہ العبد: اسماعیل نوری گواہ: عبد اللہ واگس ہاؤزر

EDITOR
MANSOOR AHMAD
Mobile. : +91-82830-58886
e -mail : badrqadian@rediffmail.com
website : www.akhbarbadrqadian.in
www.alislam.org/badr

REGISTERED WITH THE REGISTRAR OF THE NEWSPAPERS FOR INDIA AT NO RN 61/57

ہفت روزہ بدر قادیان

The Weekly **BADAR** Qadian

Distt. Gurdaspur (Pb.) INDIA Qadian - 143516

Postal Reg. No. GDP/001/2016-18 Vol. 65 Thursday 11 Aug 2016 Issue No. 32

MANAGER : NAWAB AHMAD
Tel. : (0091) 1872-224757
Mobile : +91-94170-20616
e -mail:managerbadrqnd@gmail.com
ANNUAL SUBSCRIPTION : Rs. 550/-
By Air : 50 Pounds or 80 U.S. $
60 Euro or 80 Canadian Dollar

اللہ تعالیٰ کے فضل سے دنیا کے ہر ملک میں افراد جماعت کا یہ مزاج بن چکا ہے کہ جماعت کے ہر طبقے اور ہر عمر کے افراد نے جلسہ سالانہ کے مہمانوں کی خدمت کرنی ہے

یہ وہ مزاج ہے جو اللہ تعالیٰ کے فضل سے دنیا کے ہر ملک میں رہنے والے احمدی کا ہے
چاہے وہ افریقن ہے یا انڈونیشین ہے یا جزائر کا رہنے والا ہے یا مغرب کے ترقی یافتہ ممالک کا رہنے والا ہے

خلاصہ خطبہ جمعہ سیّدنا حضرت امیر المؤمنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ 5راگست 2016 بمقام مسجد بیت الفتوح، لندن

تشہد، تعوذ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: انشاء اللہ تعالیٰ اگلے جمعہ سے جماعت احمدیہ برطانیہ کا جلسہ سالانہ شروع ہو رہا ہے۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے جلسہ سالانہ میں شمولیت کے لئے دنیا کے مختلف ممالک سے مہمانوں کی آمد شروع ہوگئی ہے۔ اللہ تعالیٰ جلسہ سالانہ کی انتظامیہ کو جلسے پر آنے والے مہمانوں، چاہے وہ دنیا کے مختلف ممالک سے آنے والے ہیں یا برطانیہ کے مختلف علاقوں سے آنے والے ہیں ان کی احسن رنگ میں خدمت کی توفیق عطا فرمائے۔ جوں جوں شامل ہونے والوں کی تعداد بڑھ رہی ہے جلسے کے انتظامات بڑھ رہے ہیں خدمت گاروں کی بھی زیادہ ضرورت ہوتی ہے اور اللہ تعالیٰ کے فضل سے بغیر کسی دقت کے اور خوشی سے بچے بھی نوجوان بھی عورتیں بھی مرد بھی اپنے آپ کو خدمت کے لئے پیش کرتے ہیں اور اکثریت نوجوانوں اور بچوں کی بھی یہ خدمت سرانجام دے کر سمجھ رہی ہوتی ہے کہ یہ اللہ تعالیٰ کا بڑا فضل اور احسان ہے کہ اس نے ہمیں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے مہمانوں کی خدمت کی توفیق عطا فرمائی اور اللہ تعالیٰ کے فضل سے دنیا کے ہر ملک میں یہ افراد جماعت کا مزاج بن چکا ہے کہ جماعت کے ہر طبقے اور ہر عمر کے افراد نے جلسہ سالانہ کے مہمانوں کی خدمت کرنی ہے۔

یہ وہ مزاج ہے جو اللہ تعالیٰ کے فضل سے دنیا کے ہر ملک میں رہنے والے احمدی کا ہے۔ چاہے وہ افریقن ہے یا انڈونیشین ہے یا جزائر کا رہنے والا ہے یا مغرب کے ترقی یافتہ ممالک کا رہنے والا ہے جب دنیا کی ترجیحات سکولوں کالجوں میں چھٹیوں کے دوران کھیلنا کودنا اور سیریں کرنا ہے، جب دنیاوی نوکریاں کرنے والوں کی ترجیحات نوکریوں سے رخصت ملنے پر آرام کرنا اور خاندان کے ساتھ رخصتیں گزارنا ہے اس وقت ایک احمدی کی ترجیحات مختلف ہیں۔ اگر ان رخصتوں میں جلسہ سالانہ آ رہا ہے تو ان دنوں میں پڑھے لکھے بھی اور اَن پڑھ بھی افسر بھی اور ماتحت بھی پیشہ ور ماہرین بھی اور عام مزدور بھی اور طالبعلم بھی اپنے آپ کو رضا کارانہ طور پر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے مہمانوں کی خدمت کے لئے پیش کرتے ہیں۔

حضور انور نے فرمایا: یاددہانی کروانا اور ہوشیار کرنا بھی اللہ تعالیٰ کا حکم ہے اس لئے میں ہر سال جلسہ سے ایک جمعہ پہلے اس کی طرف توجہ دلاتا ہوں۔ قرآن کریم میں بھی اللہ تعالیٰ نے مہمانوں کے ذکر میں حضرت ابراہیم علیہ السلام کی مہمان نوازی کا ذکر کرکے مہمان نوازی کی اہمیت بتائی ہے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی مختلف موقعوں پر مہمان نوازی کی اہمیت اور اس وصف کو بیان فرمایا ہے۔ اس زمانے میں ہمیں حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے بھی اس طرف خاص توجہ دلائی ہے بلکہ اپنی بعثت کے مقاصد میں سے ایک مقصد دین کی خاطر سفر کر کے آنے والے مہمانوں کی مہمان نوازی کو بھی قرار دیا ہے۔ آج دنیا کے کونے کونے میں جلسوں کے انعقاد یہ نظارہ دکھاتے ہیں کہ لوگ کثرت سے آتے ہیں اور روحانی اور جسمانی مائدہ حاصل کرتے ہیں اور یہاں خلیفہ وقت کی موجودگی میں برطانیہ میں اس وجہ سے دنیا کے کونے کونے سے مہمان آتے ہیں اور صرف اس لئے کہ علم دین حاصل کریں اور اپنی روحانی پیاس بجھائیں۔ آج حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے غلام اللہ تعالیٰ کے ارشاد کے مطابق بے لوث اور بے غرض اور بغیر تھکے اور بغیر ماتھے پر بل لائے ان مہمانوں کی خدمت کر رہے ہیں اور یہی ہمارا فرض ہے کہ ان مہمانوں کی خدمت کریں اور جلسہ کے انتظامات کو احسن رنگ میں انجام دینے کی کوشش کریں۔ جلسے پر غیر احمدی اور غیر مسلم بھی آتے ہیں اور ہمیشہ کارکنوں کے کام سے متاثر ہوتے ہیں اور اس بات پر حیران ہوتے ہیں کہ کس طرح چھوٹے چھوٹے بچے اپنی ذمہ داری ادا کر رہے ہیں اپنے ذمہ لگائی گئی ڈیوٹی کو سرانجام دے رہے ہیں۔

حضور انور نے فرمایا: بہت سے اس بات کا اظہار کرتے تھے کہ بچے کھانے کی ڈیوٹی پر کھانا کھلا رہے ہوتے تو انتہائی بشاش چہرے کے ساتھ۔ اگر جلسے کی مارکی میں پانی پلا رہے ہوتے تو انتہائی کھلے ہوئے چہرے کے ساتھ۔ بار بار ضرورت کا پوچھتے پانی کا پوچھتے اور یہ صرف خاص مہمانوں کے لئے ہی نہیں بلکہ ہر مہمان کے لئے یہ کارکنوں کا سلوک تھا اور یہی وہ وصف ہے خدمت کے جذبے کا جو صرف جماعت احمدیہ کے ہر کارکن کا خاصہ ہے اور ہونا چاہئے۔ پس اس خاص وصف کو ہر کارکن نے ہمیشہ زندہ رکھنا ہے چاہے وہ کسی بھی شعبہ میں کام کر رہا ہو۔ ہمارے جلسے کے مہمان جب آتے ہیں تو ان کا واسطہ مختلف شعبوں سے پڑتا ہے۔ انتظامیہ کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی اس بات کو یاد رکھنا چاہئے کہ اپنے بھائی کو مسکرا کر ملو اور یہ صدقہ ہے۔ پھر ایک موقع پر یہ بھی فرمایا کہ معمولی سی نیکی کو بھی حقیر نہ سمجھو۔ اپنے بھائی سے خندہ پیشانی سے پیش آنا بھی نیکی ہے۔ دیکھیں اسلام کی تعلیم کیسی خوبصورت تعلیم ہے۔

پھر راستہ دکھانا بھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ایک صدقہ ہے۔ جو شعبہ اس کام کے لئے مقرر ہے اس کو بھی اس بات کا خیال رکھنا چاہئے کہ سفر کر کے آئے مسافر سے ایک تو خوش اخلاقی سے ملیں پھر معاونین کے ذریعہ انہیں ان کی رہائش کی جگہوں پر پہنچائیں خاص طور پر جب عورتیں اور بچے ہوتے ہیں۔

پھر کھانے کی مہمان نوازی کا تعلق ہے۔ اس میں کھانا کھلانے والے افسران اور معاونین اس بات کا خیال رکھیں کہ مہمان سے خوش اخلاقی سے پیش آنا ہے۔ خوش اخلاقی سے پیش آنا مہمان کا حق ہے اور میزبان کا فرض ہے۔ کھانا ایک ایسی چیز ہے جس میں کھانا کھلانے والے کا نامناسب رویہ یا معمولی سا بھی غیر ضروری تبصرہ یا کوئی بات کہہ دینا مہمان کے جذبات کو چوٹ لگاتا ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ تو مہمانوں کی مہمان نوازی کرتے وقت ایسے نمونے دکھاتے تھے جو ہمیشہ سنہری حروف میں لکھے جائیں گے۔

اللہ تعالیٰ کے فضل سے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ساتھ اللہ تعالیٰ کے وعدے کے مطابق دنیا میں اب ہر جگہ جہاں جماعتیں مضبوط بنیادوں پر قائم ہیں لنگر چل رہے ہیں اور خاص طور پر جلسے کے دنوں میں تو اس کا خاص اہتمام ہوتا ہے۔ ہم نے تو صرف اتنی خدمت کرنی ہے کہ لنگر سے کھانا لیکر مہمان کے سامنے پیش کر دینا ہے اور مہمان سے خوش خلقی سے پیش آنا ہے اور اس بات پر اللہ تعالیٰ خوش ہو جاتا ہے کہ اس نے جلسے پر آنے والے دین کے لئے سفر کر کے آنے والے مہمانوں کی خدمت کی اور اگر صحیح طور پر مہمان نوازی نہ ہو تو ناراضگی کا بھی اظہار ہوتا ہے اللہ تعالیٰ کی طرف سے۔ ایک موقع پر بعض مہمانوں سے غیر معمولی سلوک کیا گیا اور بعضوں کو نظرانداز کیا گیا۔ یہ سب کام حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے زمانے میں جو بھی انتظام تھا ضیافت کے کارکن تھے انہوں نے کیا تو اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو رات کو خبر دی کہ رات ریا کیا گیا ہے بناوٹ کی گئی ہے اور صحیح طرح مہمانوں کی خدمت نہیں کی گئی۔ بعض مسکین کھانے سے محروم رہے ہیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اس بات پر بڑے ناراض ہوئے اور پھر انتظام اپنے ہاتھ میں لیا بلکہ یہ بھی روایت میں ہے کہ ان کارکنوں کو چھ مہینے کے لئے قادیان سے ہی نکال دیا۔ پس ہر جلسے پر آنے والا مہمان جلسے کا مہمان ہے۔ ہر ایک سے اچھا سلوک کرنا ہر ایک سے خوش خلقی سے پیش آنا ضروری ہے۔

پھر ساتھ ہی یہ دعا بھی کرتے رہنا چاہئے کہ اللہ تعالیٰ ہماری اس چھوٹی سی خدمت کو جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے مہمانوں کی کر رہے ہیں اسے قبول بھی فرمائے اور ہمارے کام ہر قسم کی ریاء سے خالی ہوں اور خالصۃً للہ ہوں۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے وقت مہمانوں کی بعض دنوں میں اتنی کثرت ہو جاتی تھی کہ رہنے کے لئے انتظام بھی مشکل لگتا تھا کیونکہ قادیان چھوٹی سی جگہ تھی لیکن حضرت مسیح موعود علیہ السلام اللہ تعالیٰ کے اس ارشاد کے مطابق کہ پریشان نہیں ہونا اور تھکنا نہیں بے تکلفی کے ماحول میں جو بھی سہولت مہمانوں کے لئے ہو سکتی تھی فرمایا کرتے تھے۔ بعض دفعہ ایسے موقعے بھی آئے کہ سردیوں میں مہمانوں کی زیادتی کی وجہ سے اپنے اور اپنے بچوں کے گرم بستر آپ نے مہمانوں کو مہیا کر دیئے۔

حضور انور نے فرمایا: تربیت کا شعبہ اس لحاظ سے بھی فعال ہونا چاہئے کہ لوگوں کو اور جلسہ میں جو شامل ہونے کے لئے لوگ آتے ہیں ان کو جلسے کی اہمیت کی طرف توجہ دلاتے رہیں۔ بیشک کارکن جب اپنے آپ کو خدمت کے لئے پیش کرتا ہے تو اس کا فرض ہے کہ وہ بے نفس ہو کر کام کرے اور اللہ تعالیٰ کے فضل سے عموماً کارکن جیسا کہ میں نے پہلے بھی کہا اس جذبے سے کام کرتے ہیں لیکن بعض غلط رویہ بھی دکھا جاتے ہیں انہیں ہمیشہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی یہ نصیحت یاد رکھنی چاہئے جو میں نے پہلے بھی بیان کی کہ ہر حالت میں خوش اخلاقی کا مظاہرہ ہونا چاہئے۔ اسی طرح ہر کارکن کو عموماً ہر وقت ہوشیار بھی رہنا چاہئے۔ سکیورٹی صرف سکیورٹی والوں کا کام نہیں ہے بلکہ ہر شعبہ کا ہر کارکن اپنے ماحول میں نظر رکھنے والا ہونا چاہئے۔ کارکنوں کو یہ بھی یاد رکھنا چاہئے کہ جلسہ ختم ہونے کے بعد صرف وائنڈ اپ کے کارکن ہی وہاں نہ موجود ہوں صرف بلکہ ہر کارکن کو اس وقت تک جلسہ گاہ میں رہنا چاہئے جس کی بھی وہاں ڈیوٹی ہے جب تک کہ کوئی بھی مہمان وہاں موجود ہے یا جب تک ان کے متعلقہ افسران کو رخصت نہیں دے دیتے کہ اب آپ فارغ ہیں چلے جائیں۔ سب سے بڑھ کر کارکنوں کو بھی اور عمومی طور پر تمام افراد جماعت کو بھی یہ دعا کرنی چاہئے کہ اللہ تعالیٰ ہر ایک کو احسن رنگ میں اپنے فرائض ادا کرنے کی توفیق عطا فرمائے تمام کارکن جو اس وقت وہاں کام کر رہے ہیں جلسہ گاہ میں ان کو ہر طرح سے محفوظ رکھے بعض دفعہ بڑے بھاری بھاری کام کرنے پڑتے ہیں اور بعض دفعہ چوٹ وغیرہ لگنے کا بھی خطرہ ہوتا ہے۔ اللہ تعالیٰ ہر لحاظ سے ہر ایک کو محفوظ بھی رکھے۔

اللہ تعالیٰ جلسے کو ہر لحاظ سے بابرکت اور کامیاب بھی فرمائے۔ کسی بھی مخالف اور بدفطرت کے شر سے اللہ تعالیٰ جماعت کو ہر طرح محفوظ رکھے اور اللہ تعالیٰ ہر کارکن کو توفیق دے کہ وہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے جلسہ پر آئے ہوئے مہمانوں کی احسن رنگ میں خدمت سرانجام دیتے رہیں اور خوش خلقی سے خدمت سرانجام دیتے رہیں۔

کارکنان جو خدمت کے اعلیٰ معیار حاصل کئے ہوئے ہیں جن معیاروں پر وہ پہنچے ہوئے ہیں اس سے بلند معیار ہر دفعہ پیش کرنے والے ہوں اور اس دفعہ بھی پہلے سے بڑھ کر خدمت کرنے والے ہوں۔ اس میں کبھی کمی نہیں ہونی چاہئے ہر قدم جو ہے ہمارا آگے بڑھنے والا ہونا چاہئے اور جب ایسی خدمت ہوتی ہے تو اللہ تعالیٰ پھر پیار کی نظر بھی ڈالتا ہے۔ اللہ تعالیٰ سب کو اس کی توفیق دے۔

......☆......☆......☆......

Printed & Published by: Jameel Ahmed Nasir on behalf of Nigran Board of Badar. Name of Owner: Nigran Board of Badar. And printed at Fazle-Umar Printing Press. Harchowal Road, Qadian, Distt. Gurdaspur-143516, Punjab. And published at office of the Weekly Badar Mohallah - Ahmadiyya, Harchowal Road, Qadian Distt. Gsp-143516, Punjab. India. Editor:Mansoor Ahmad